الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ

جلد نمبر ۲ شمارہ ۸

مذہبِ اہلِ سنت کا ترجمان
ومسلکِ رضویت کا نقیب

ماہنامہ ارشدیہ

جمادی الاولیٰ ۱۴۴۳ھ دسمبر، جنوری ۲۰۲۱ء

بانی وسرپرستِ اعلیٰ

اسیر تحفظِ ناموسِ رسالت مآب ﷺ ارشد العلماء والمشائخ حضرت مولانا پیر ابو البرکات

محمد ارشد سبحانی

مجددی، نقشبندی، اویسی، رضوی، قادری المعروف سرکار پیر سبحانی لجپال مدظلہ النورانی
تلوکرانوالہ شریف (فاضل) بھکر
وخانقاہِ سراجیہ کندیاں شریف (میانوالی) پنجاب

نائب مدیرِ اعلیٰ
نجم الاسلام علامہ
اسلام الدین احمد
انجم فیضی، ارشدی

مقامِ اشاعت

ممبئی مہاراشٹر، انڈیا

مدیرِ اعلیٰ
خلیفۂ حضور ارشدِ ملت
حضرت مفتی منظور احمد
یار علوی، ارشدی، فیضی، ممبئی

تزئین وسیٹنگ: محمد عامر حسین مصباحی ومحمد نظام الدین مصباحی

اَغِثۡنَا یَارَسُوۡلَ اللّٰہِ عَلَیۡكَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ

یاحضرت سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی شئیا للہ

زیرِ سایہ کرم: خانقاہِ اجمیر معلیٰ، مارہرہ مطہرہ، بریلی شریف، کچھوچھہ مقدسہ

بفیضانِ کرم:
حضور اعلیٰ حضرت الشاہ
امام احمد رضا خان
محدثِ بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

بظلِ عنایت:
مفسرِ اعظم پاکستان، شارحِ صحاحِ ستہ
حضرت علامہ ومولانا ابو الصالح مفتی محمد
فیض احمد اویسی، رضوی، قادری
محدثِ بہاول پوری، نور اللہ مرقدہٗ

بظلِ سیادت:
مخدوم المشائخ، حضرت خواجہ ابو الانوار
محمد عبد المعید سبحانی
مجددی، نقشبندی الحسنی مدظلہ العالی
سجادہ نشیں: مرشد آباد شریف

بظلِ عاطفت:
نیر العارفین، سراج السالکین، سلطان المناظرین
مفسرِ قرآن خواجہ ابو الرضا اللہ بخش نیر چشتی
مجددی قدس سرہٗ العزیز

شمس الطریقہ، بدر الشریعہ، غیظ الوہابیہ
خلیفہ مجاز فیض یافتگان خلفائے اعلیٰ حضرت، ارشد المشائخ حضور ارشدِ ملت حضرت مولانا
پیر ابو البرکات محمد اَرشَدْ سُبحانی
مجددی، نقشبندی، اویسی، رضوی قادری المعروف سرکار پیر سبحانی لجپال، مدظلہ العالی
تلوکر نوالہ شریف فاضلِ بھکر پنجاب
وخانقاہِ سراجیہ کندیاں شریف (میانوالی) پنجاب

بظلِ سایہ کرم:
محب العلماء والمشائخ، نور ملت حضرت مولانا ابو الوفا
نور محمد بھوروی، مجددی، نقشبندی، قادری
نور اللہ مرقدہٗ (خانقاہِ سراجیہ نوریہ کندیاں شریف)
ضلع، میانوالی، پنجاب

مذہبِ اہلِ سنت کا ترجمان
ومسلکِ رضویت کا نقیب

ماہنامہ ارشدیہ

جلد ۲ / شمارہ ۷

اعزازی مجلسِ ادارت

حضرت علامہ مفتی محمد عتیق اللہ صدیقی
ارشدی، پتھریاں کلاں

مفتیٔ اعظم اتراکھنڈ حضرت علامہ
مفتی ذو الفقار خان نعیمی
ارشدی ککرالوی

نگراں: خلیفۂ تاج الشریعہ وارشدِ ملت
مفتی شاکر القادری فیضی صاحب قبلہ

مدیرِ اعلیٰ: خلیفۂ ارشدِ ملت، صاحبِ فتاویٰ یار علویہ
مفتی منظور احمد یار علوی، فیضی صاحب قبلہ

نائب مدیرِ اعلیٰ: نجم الاسلام حضرت علامہ
اسلام الدین احمد انجم فیضی، قادری صاحب قبلہ

مشیرِ اعلیٰ: نازشِ شعر وسخن حضرت علامہ
غلام غوث اجملی، ارشدی صاحب قبلہ

مدیر معاون: خلیفۂ حضور ارشدِ ملت حضرت مولانا
محمد شریف الحق رضوی، مدنی، ارشدی، کٹیہاری

مدیر وتزئین کار: خلیفۂ حضور ارشدِ ملت حضرت مولانا
محمد نظام الدین مصباحی، نوری، دربھنگہ (بہار)

مدیر مسئول: خلیفۂ حضور ارشدِ ملت حضرت مولانا
محمد عارف رضا نعیمی، رضوی ارشدی، مراد آبادی

مدیر اعزازی: خلیفۂ حضور ارشدِ ملت حضرت مولانا
محمد شاہد رضا منظری، ارشدی، اتر دیناج پوری

مجلسِ مشاورت:

حضرت الشاہ نور الدین غوث الہاشمی سہروردی، (ملتان)
حضرت پیر قاضی نذیر الدین الہاشمی صاحب گجرات
حضرت علامہ رمضان حیدر فردوسی، جونکا شریف، جھارکھنڈ
حضرت مفتی غلام ربانی فائق مصباحی نیپال
حضرت مفتی منصور عالم مصباحی ، نیپال
حضرت مفتی عبدالستار قادری ، کلکتہ
حضرت علامہ قاری غلام مرتضیٰ برکاتی ، مصباحی
حضرت مولانا عامر حسین مصباحی ، رسول گنج عرف کوئلی
حضرت علامہ ضیاء المصطفیٰ فیضی، ارشدی اڑیسہ
حضرت مفتی نور محمد قادری ، ارشدی، پیلی بھیت شریف
حضرت علامہ فداء المصطفیٰ صمدی، پھپھوند شریف
حضرت مولانا محمود الحسن قادری، ارشدی
حضرت مولانا سہیل اختر رضوی ، ارشدی مدھوبنی
حضرت مولانا حکیم انور علی ثقافی، ارشدی دربھنگہ

مجلس برائے تحقیقات

حضرت علامہ مفتی مبارک حسین ارشدی، ازہری، قاہرہ مصر
حضرت علامہ ڈاکٹر مفتی طاہر القادری فیضی، ارشدی، بستی
حضرت علامہ مفتی اسماعیل خان امجدی، دولھاپور، پہاڑی
حضرت مفتی محمد اختر علی واجد القادری ارشدی، میرا روڈ ممبئی
حضرت علامہ مفتی مظہر علی رضوی، ارشدی، دربھنگہ
حضرت مفتی امین القادری رضوی، ارشدی، مراد آباد
حضرت مفتی احمد رضا قادری مصباحی، کالپی شریف

کمپوزنگ وتزئین:

حضرت مولانا نظام الدین مصباحی، مدھوبنی
حضرت مولانا عامر حسین مصباحی، کوئلی

فہرست مضامین

اداریہ

مسلم معاشرے کی بربادیاں اور ان کا سد باب

ازقلم:- اسلام الدین احمد انجم فیضی قادری ارشدی [9792016141]*

موجودہ نسل اور نئی پود کو غلط راہ پر ڈالنے کے لئے یوں تو معاشرہ میں ایک دو نہیں سیکڑوں برائیاں جنم لے چکی ہیں۔ اور لے رہی ہیں دن بدن ان کی تعداد میں اضافہ ہی ہوتا جارہا ہے مگر اس سلسلہ میں جو چیزیں بنیادی کردار اور اہم رول ادا کر رہی ہیں۔ وہ مغربی کلچر۔ انگریزی اسکول۔ سنیما گھر ٹیلی ویژن اور نیم عریاں لباس ہیں جن کے منفی ردعمل اور برے اثرات سے پوری قوم معصیت کاریوں میں گرفتار ہو چکی ہے۔

ہمارے مسلم نوجوان بھائی جو قوم وملک کی بنیادیں ہیں اس قدر گندی اور غلیظ ذہنیت رکھتے ہیں کہ وہ ایک راہ چلتی عورت کو بہن اور بیٹی تصور نہیں کرتے۔ وہ ایک ماں۔ بہن۔ بیٹی کا تعاقب کرتے ہیں۔ اس پر آواز کستے ہیں۔ وہ ہر عورت کو ایک ہی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ جن میں نفس پرستی اور شہوانیت کا عنصر غالب رہتا ہے وہ یہ نہیں سوچتے کہ پردے میں یا بے پردہ جاتی ہوئی عورت کسی کی بہن ہے۔ کسی کی بیٹی ہے؟

وہ اس کو محض ایک کھلونا بنا کر کھیلنا پسند کرتے ہیں آج بہت سے مرد اپنے ساتھ اپنی بیٹی۔ بہن۔ اور بیوی کو کلبوں۔ ہوٹلوں اور تفریح گاہوں میں بے پردہ لئے پھرنے پر فخر محسوس کرتے ہیں جو حقیقت میں موجودہ زمانے کی مصنوعی خوبصورتی کے منفی اثرات کا نتیجہ ہے وہ اپنی غیرت کے جنازوں کو کندھوں پر لادے ہوئے خود کو مسلمان کہتے ہیں۔ اپنے ہوس سے مظلوم اور غریب عورتوں کو نشانہ بنا کر خود کو مسلمان کہتے ہوئے شرم کیوں نہیں آتی؟ ان مسلمانوں کو جو خدا اور رسول جل وعلا وصلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کو نظر انداز کر کے کافروں کی پیروی کرتے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں خود کو عیاشیوں اور شراب کے جام سے مدہوش کر کے۔ ضمیر واخلاق کو پامال کر کے اپنی گندی زبان اور گندے کردار سے رسول کا امتی ہونے کا دعوی کرتے ہیں ۔لعنت ہے ایسے نام نہاد مسلمانوں پر جو اسلام کی آڑ میں شیطانوں جیسا کام کرتے ہیں۔ جن کا ضمیر عیاشیوں کے بوجھ تلے دب جاتا ہے۔ جن کی عقلیں ہوس کے پردوں کے پیچھے چھپ جاتی ہیں۔ جن کا دل لالچ کی آماجگاہ بن جاتا ہے۔ جن کی روح گندگی اور ذلت کے باعث۔ مرجھا جاتی ہے

آج بھی اس ترقی یافتہ دور میں ایسے سیکڑوں بھیڑئے موجود ہیں جو ایک عورت کی غربت کا فائدہ اٹھا کر اس کو کوٹھوں کے قابل بنادیتے ہیں اور پھر خود کو بہت ہی ہمدرد اور پارسا ظاہر کرتے ہیں بڑے بڑے اہل ثروت جن کی تجوریوں میں سونا چاندی بھرا رہتا ہے۔ ایک غریب کے خون پسینہ کی کمائی چھپی رہتی ہے شیطان کے نائب ہوتے ہوئے بھی خود کو مسلمان اور انسان ظاہر کرتے ہیں حالاں کہ یہ بھیڑیے ہیں جو اپنے سے کمزور کا خون پی جاتے ہیں۔ لعنت ہے ایسے لوگوں پر جو ایک بہن وبیٹی کی عزت سے کھیلتے ہیں۔

فواحش کی بڑھتی ہوئی شرح میں صرف مرد ہی نہیں بلکہ یہ حوا کی بیٹیاں بھی برابر شریک ہیں۔ یہ عورتیں خود کو حسن وعشق کی ملکہ وقت تصور کرتی ہیں۔ جو سر بازار اپنے جسموں پر نیم عریاں لباس پہنے ہوئے دندناتی پھرتی ہیں۔ میک اپ کر کے انداز دلبرانہ دکھا کر مردوں سے خراج تحسین وصول کرتی ہیں آج کل کی بہنیں اور بیٹیاں کالجوں کی آڑ میں عشق ومحبت کے ادھورے فسانے دہرانے والی لیلائیں محض گوشت پوست کا لوتھڑا ہیں جن کو اپنی عزت۔ وقار اور عظمت کا کچھ بھی احساس نہیں۔ ایک وہ عورت تھی جو گرتی ہوئی قوموں کو سہارا دیتی تھی۔ ایک یہ عورت! جو دوپٹے کا بوجھ بھی برداشت نہیں کرسکتی۔ وہ کل کی ایک قابل عزت بیوی اور لائق احترام ماں کس طرح بنے گی؟ جو بہن جو بیٹیاپنا وقار اپنی عزت وعصمت از خود محسوس نہ کرسکے وہ ایک قوم کو کیا سنوارے گی۔ باقی آئندہ۔۔

باقی آئندہ

* بانی وناظم اعلی جامعہ خدیجۃ الکبری مسلم نسواں کالج پیر اادائی گوراچوکی گونڈہ یوپی انڈیا

درس قرآن قسط ۲۱

تفسیر ارشدُ البیان لتفہیم القرآن

(حسب الارشاد حضور عالی وقار ابوالبرکات علامہ ارشد میاں قبلہ مدظلہ العالی علینا ابدا سرمدا)

ازقلم: مفتی منظور احمد یار علوی ارشدی ممبئی انڈیا[9869391389]

سورہ فاتحہ کے مسائل

سورہ فاتحہ کے فضائل کے بعد اب اسکے مسائل کا بیان کیا جاتا ہے صحابہ کرام میں سے اکثر اہل علم جن میں عمر بن خطاب، علی بن ابی طالب، جابر بن عبداللہ اور عمران بن حصین وغیرہم رضی اللہ عنھم شامل ہیں کا اسی پر عمل ہے۔ان لوگوں کا کہنا ہے کہ سورۃ فاتحہ پڑھے بغیر نماز کفایت نہیں کرتی، علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:وقال علی بن ابی طالب: كل صلاة لم يقرا فيها بفاتحة الكتاب فهي خداج غير تمام، وبه يقول: ابن المبارك، والشافعي، واحمد، وإسحاق، سمعت ابن ابی عمر يقول ۔جس نماز میں سورۃ فاتحہ نہیں پڑھی گئی وہ ناقص اور نا تمام ہے۔یہی ابن مبارک،شافعی،احمد اور اسحاق بن راہویہ بھی کہتے ہیں۔حدیث پاک میں مذکور ہے-

[عن عبادة بن الصامت:] لا صَلاةَ لِمَن لَمْ يَقْرَأْ بفاتِحَةِ الكِتابِ البخاری (ت ٢٥٦)، صحيح البخاری ٧٥٦ • صحيح شرح الحديث:-حضرت عبادہ ابن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ اسکی نماز ہرگز درجہ کمال کو نہیں پہونچتی جس نے سورہ فاتحہ نہیں پڑھا سورہ فاتحہ کا نماز میں پڑھنا واجبات نماز سے ہے اگر سہوا ترک ہوا تو سجدہ سہو لازم ہوگا جیسا کہ فتاوی ہندیہ میں ہے(ثم واجبات الصلاة أنواع) (منها)

قراءة الفاتحة والسورة إذا ترك الفاتحة فی الأولیین أو إحداهما يلزمه السهو و إن قرأ أكثر الفاتحة و نسی الباقی لا سهو عليه و إن بقی الأكثر كان عليه السهو إماما كان أو منفردا، كذا فی فتاوى قاضی خان. و إن تركها فی الأخريين لا يجب إن كان فی الفرض و إن كان فی النفل أو الوتر وجب عليه، كذا فی البحر الرائق، و لو كررها فی الأولیين يجب عليه سجود السهو بخلاف ما لو أعادها بعد السورة أو كررها فی الأخريين، كذا فی التبيين.فتاوى الهندية (ج:1، ص:126، ط: دار الفكر بيروت

سورہ فاتحہ کا وجوب سارے ائمہ کے نزدیک مسلم ہے ہر رکعت میں امام ومنفرد پر اسکا پڑھنا واجب ہے ہاں مقتدی پر واجب نہیں ہے جیسا کہ "قراۃ الامام قراۃ لھم" سے ظاہر وباہر ہے

اگر فرض کی ابتدائی دو رکعتوں میں کسی رکعت میں تکرار فاتحہ سہوا ہوا ہے تو سورت ملانے میں تاخیر ہونے کی وجہ سے سجدۂ سہو

واجب ہے، اگر قصداً ہوا تو نماز کا اعادہ واجب ہے، لیکن دوبارہ کتنی مقدار آیت پڑھنے سے سجدہ سہو واجب ہے؟ تو فقہ حنفی میں اس کے متعلق روایات صریح نہیں اکابر علما کے دو قول ہیں

بعض فاتحہ یعنی ایک آیت کے بقدر دوبارہ پڑھنے سے سجدہ سہو واجب ہو جائے گا۔ اکثر علما کا قول ہے کہ اکثر فاتحہ یعنی نصف سے زائد پڑھنے سے سجدہ سہو واجب ہوگا، اس قول میں آسانی ہے۔

اس کے برعکس اگر فرض کی اخیر کی دو رکعت میں سورہ فاتحہ دوبارہ پڑھی یا پہلی ہی دو رکعت میں پڑھی لیکن مسلسل نہیں، بلکہ ایک دفعہ سورت سے پہلے پڑھی پھر دوبارہ سورت کے بعد پڑھی تو سجدہ واجب نہیں۔ بھول سے ایسا ہوا تو کراہت بھی نہیں۔ جان کر کیا تو مکروہ ہے، یہ تفصیل فرض نماز میں ہے۔ سنن ونوافل اور تراویح میں سورۂ فاتحہ یا اس کے کسی جزء کے تکرار سے سجدۂ سہو واجب نہیں ہوتا سورۃ فاتحہ کے کسی حرف کی اصلاح کے لیے لفظ یا آیت کی تکرار کی تو اس صورت میں سجدہ سہو واجب نہیں، جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا کہ اکثر سورہ فاتحہ کی تکرار موجب سجدہ سہو ہے۔

ما فی " الفتاوی الهندية " :ولو كررها : (أي الفاتحة) فی الأولیین یجب علیه سجود السهو ، بخلاف ما لو أعادها بعد السورة أو كررها فی الأخريين ۔ وكذا فی التبيين ۔ (۱/۱۲۶، كتاب الصلاة ، الباب الثانی عشر فی سجود السهو ، تبيين الحقائق :۱/۳۷۳ ، كتاب الصلاة ، باب سجود السهو ، حاشية الطحطاوی علی مرا قی الفلاح :ص/۴۶۰ ، كتاب الصلاة ، باب سجود السهو ، حلبی كبير :ص/۴۶۰ ، كتاب الصلاة ، فصل فی سجود السهو)ولو كرر الفاتحة او بعضها فی احدى الاولیين قبل السورة سجد للسهو ۔(طحطاوی علی مراقی الفلاح ۴۶۰ باب سجود السهو)ولو قرأها فی ركعة من الأولیین مرتين وجب سجود السهو لتاخير الواجب الخ، وكذا لو قرأ أكثرها ثم أعادها كما فی الظهيرية۔ (شامی زكريا ۲/۱۵۲) ولو قرأ الحمد فی الأخريين مرتين لا سهو عليه۔ (بدائع الصنائع ۱/۴۰۶)

وينبغی أن يقيد ذٰلك بالفرائض؛ لأن تكرار الفاتحة فی النوافل لم يكره، كما فی القهستانی۔ (مجمع الأنهر ۱/۲۲۰)

إذا كرر آية واحدة مرارًا إن كان فی التطوع الذی يصليه وحده فذالك غير مكروه، وإن كان فی الفريضة فهو مكروه ، وهذا فی حالة الاختيار اما فی حالة العذر والنسيان فلا باس به ، تتمات فيما يكره من القرأة فی الصلاة۔ (كبيری : ۴۶۳)

ذكر فی الفوائد لوقرا فی الصلاة بخطا فاحش ثم رجع وقرا صحيحا قال عندی صلاته جائزة وكذلك الاعراب۔ (الفتاوی الهندية : ۱/۸۲ باب زلة القارئ)

درس حدیث

مومن کامل

ازافادات عالیہ:- شیخ الحدیث حضرت علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی علیہ الرحمۃ والرضوان

پیشکش:- محمد نظام الدین مصباحی مدرسہ بدرالعلوم برہی دربھنگہ، (بہار)

عَنْ اَنَس عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّم قَال: لَایُومِنُ اَحَدُکُم حَتّٰی یُحِبُّ لِاَخِیهِ مَایُحِبُ لِنَفسِه (بخاری کتاب الایمان)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی مومن (کامل) نہیں ہوگا جب تک کہ اپنے بھائی (مومن) کیلئے وہی چیز نہ پسند کرے جو اپنی ذات کیلئے پسند کرتا ہے۔

حضرت انس بن مالک:- اس حدیث کے راوی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بہت ہی جلیل القدر اور صاحب فضیلت صحابی ہیں، ان کی کنیت ابوحمزہ ہے اور یہ مدینہ منورہ کے باشندہ انصاری ہیں دس برس کی عمر سے بارگاہ نبوت میں خادم خاص کی حیثیت سے رہے اور دس برس تک مسلسل سفر وحضر میں رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کا شرف حاصل کیا حضور علیہ السلام نے خوش ہوکران کیلئے عمر، مال، اولاد میں برکت کی دعا فرمائی۔

اسی کا مبارک اثر تھا کہ ان کا باغ سال میں دو مرتبہ پھلتا تھا اور باغ کے تمام پھلوں میں مشک کی خوشبو آتی تھی چند بیویوں اور باندیوں کے شکم سے انکے ایک سو بیٹے ہوئے سو برس کی عمر پائی سن ۹۳ھ میں "بصرۃ" کے اندر آپکی وفات ہوئی مشہور باکرامت محدث حضرت محمد بن سیرین رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ نے آپکو غسل دیا اور بصرہ میں حجاج بن یوسف گورنر کے محل کے قریب میں آپ مدفون ہوئے۔

آپ سے بکثرت حدیثیں مروی ہیں صرف صحاح ستہ میں دو ہزار دو سو چھیاسی/ 2286 / حدیثیں آپکی روایت کی ہوئی مذکور ہیں اور بخاری شریف میں آپکی مرویات کی تعداد دو سو اکیاون/ 251 / ہے (فیوض الباری) مگر علامہ قسطلانی نے تحریر فرمایا ہیکہ بخاری شریف میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت کی ہوئی دو سو اڑسٹھ حدیثیں ہیں (ارشاد الساری)

شرح حدیث:- یہ حدیث درحقیقت اس سے پہلے والی حدیث کا تتمہ اور تکملہ ہے اور سلسلہ حقوق العباد کی دوسری کڑی ہے پہلی کڑی تو یہ تھی کہ ایک مسلمان پر لازم ہیکہ وہ اپنی زندگی کا یہ دستور بنالے کہ میری ذات سے کسی مسلمان کو کسی طرح کا کوئی ایذا نہ پہونچے اور دوسری کڑی یہ ہیکہ مسلمان اس زریں اصول کو اپنا ضابطہ حیات بنالے کہ جو کچھ اور جیسے سلوک ومعاملات کو اپنے لئے پسند کرتا ہے وہی دوسرے مسلمان کیلئے بھی پسند کرے مثلا ہر شخص اپنی ذات کیلئے یہ پسند کرتا ہیکہ کوئی مجھ کو نقصان نہ پہونچائے، کوئی میری بے آبروئی نہ کرے، کوئی میرے ساتھ بدسلوکی اور بدمعاملگی نہ کرے کوئی مجھے دھوکہ اور فریب نہ دے کوئی مجھ کو اور میرے رشتہ داروں اور محبت والوں کو نہ ستائے یونہی ہر شخص اپنے لئے یہ پسند کرتا ہیکہ مجھے عزت وآبرو، مال ودولت اور تندرستی اور سلامتی ملے میری ہر چیز اچھی ہو میری زندگی اچھی گزرے مجھے ہر طرح کا آرام وراحت ملے وغیرہ وغیرہ۔

اب اس حدیث کی روشنی میں ہر شخص پر لازم ہیکہ وہ اپنی ذات کیلئے جو کچھ اور جن جن چیزوں کو پسند کرتا ہے وہی ہر مسلمان کیلئے پسند کرے اور ظاہر ہیکہ جب کوئی مسلمان طرز فکر اور اس طریقہ کو اپنی زندگی کا دستور حیات بنالے گا رو پھر وہ کسی مسلمان کی کبھی بھی کوئی حق تلفی نہیں کرے گا حرص وحسد، بغض وکینہ، نفاق وشقاق اور جنگ وجدال کشت وقتال وغیرہ تمام اخلاق رذیلہ سے آئینہ کی طرح صاف وشفاف ہوجائیگا مسلم معاشرہ آرام۔وراحت اور امن وچین کی ایک جنت بن کر ساری دنیا باعث کشش اور تمام اقوام عالم کیلئے جاذب نظر بن جائیگا اور امن کی متلاشی اور سکون اطمینان کی بھوکی پیاسی دنیا کو اسلامی معاشرہ کے دامن رحمت میں ملے گی اور پھر ہم مسلمان اس منزل میں ہوں گے کہ علی الاعلان ساری دنیا میں یہ اعلان نشر کرسکینگے

کہدو یہ ایٹم وسائنس کے متوالوں سے	❁	تھاملو دامن حق، اب بھی سنبھل جاؤگے
گر کیا تم نے محمد کی اطاعت سے گریز	❁	اپنی بھڑکائی ہوئی آگ میں جل جاؤگے

فوائدومسائل

(۱)اس حدیث کوامام مسلم، ترمذی، نسائی نے اپنی اپنی کتابوں کے کتاب الایمان میں نقل فرمایا ہے

(۲)اس حدیث میں لایومن کا لفظ آیا ہے جس کا ترجمہ یہ ہوتا ہیکہ اس وقت تک کوئی مومن ہوگا ہی نہیں جبتک کہ وہ اپنے مسلمان بھائیوں کیلئے وہی چیز پسند نہ کرے جو اپنے لئے ہسند کرتا ہے مگر اس بات پر تمام شارحین حدیث کا اتفاق ہیکہ اس حدیث میں لفظ کاملہ یا اسکا ہم معنی کوئی لفظ پوشیدہ ہے اور حدیث کا مطلب یہ ہیکہ اس وقت تک کوئی کامل ومکمل مسلمان نہیں ہوگا جبتک کہ وہ اپنے مسلمان بھائیوں کیلئے وہی سب کچھ نہ پسند کرے جو اپنی ذات کیلئے ہسند کرتا ہے۔

اس حدیث میں لفظ کاملا پوشیدہ ماننا ضروری ہے کیونکہ ظاہر ہیکہ اگر کسی مسلمان میں یہ وصف نہ پایا جائے تو ہرگز ہرگز وہ دائرہ اسلام سے خارج نہیں ہوسکتا اس خوبی کے نہ رہنے کی صورت میں بھی اگر کوئی شخص تمام ضروریات دین پر ایمان رکھتا ہے تو وہ مسلمان ہی کہلائے گا یہ اور بات ہیکہ اسکے اسلام کی خوبیوں میں کچھ نقصان رہے گا اور وہ حسن اسلام کے کمال سے محروم رہے گا لہذا کامل ومکمل درجے کا مسلمان نہیں کہلائے گا۔ـــ

آج بھی ہوجو ابراہیم سا ایمان پیدا
آگ کر سکتی ہی انداز گلستاں پیدا

درس فقہ

ہندہ کا انتقال ہو گیا ہے اور اس کے ذمے قضا نمازیں باقی رہ گئی ہیں تو کفارہ کیسے ادا کیا کریں؟

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سوال:-کیا فرماتے ہیں علماء کرام ومفتیان عظام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہندہ نے بیماری کی حالت میں آٹھ دن کی نماز ادا نہیں کر پائی اور انکا انتقال ھو گیا دریافتِ امر یہ ہیکہ وہ قضا نمازیں جو انکے ذمہ رہ گئی اسکا کیا ھو گا کیا اس کا کوئی راستہ ھے؟ بحوالہ مدلل و مفصل جواب ارسال فرما کر شکریہ کا موقع عنایت فرمائیں۔

سائل: محمّد ربیع الاسلام (آباد پور

وعلیکم السلام ورحمتہ اللّٰہ وبرکاتہ

الجواب بعون الملک الوھاب

ہندہ نے اگر مال چھوڑا ہے یا وصیت کرگئی ہے کہ میری قضا نمازوں کا فدیہ ادا کردینا تو اس صورت میں اب فی نماز ایک ایک صدقۂ فطر خیرات کریں ایک صدقۂ فطر کی مقدار تقریباً دو کلو پچاس گرام گیہوں یا اُس کا آٹا یا اس کی رقم ہے اور ایک دن کی چھ نمازیں ہیں پانچ فرض اور ایک وتر واجب اسی حساب سے فدیہ ادا کردیں۔(احکامِ نماز حنفی صفحہ ۲۰/)

بہار شریعت میں ہے کہ جس کی نمازیں قضا ہوگئیں اور انتقال ہوگیا تو اگر وصیت کر گیا اور مال بھی چھوڑا تو اس کی تہائی سے ہر فرض ووتر کے بدلے نصف صاع گیہوں یا ایک صاع جَو تصدق کریں اور مال نہ چھوڑا اور ورثاء فدیہ دینا چاہیں تو کچھ مال اپنے پاس سے یا قرض لے کر مسکین پر تصدق کر کے اس کے قبضہ میں دیں اور مسکین اپنی طرف سے اسے ہبہ کردے اور یہ قبضہ بھی کرلے پھر مسکین کو دے یونہیں لوٹ پھیر کرتے رہیں یہاں تک کہ سب کا فدیہ ادا ہوجائے اور اگر مال چھوڑا مگر وہ ناکافی ہے جب بھی یہ کریں اور اگر وصیت نہ کی اور ولی اپنی طرف سے بطور احسان فدیہ دینا چاہے تو دے اور اگر مال کی تہائی بقدر کافی ہے اور وصیت یہ کی کہ اس میں سے تھوڑا لے کر لوٹ پھیر کر فدیہ پورا کرلیں اور باقی کو ورثاء یا اور کوئی لے لے تو گنہگار رہا (حوالہ: بہار شریعت حصہ چہارم صفحہ ۴۴/ بحوالہ درمختار وردالمحتار جلد اول صفحہ ۶۸۷/)

اور فتاویٰ رضویہ شریف میں ہے کہ ہر دن کی نماز کے لئے آٹھ سو دس تولے گیہوں کہ سو روپے بھر کے سیر سے کچھ کم نو سیر ہوئے یا سولہ سو بیس تولہ جو یا ان کی قیمت ادا کریں، کُل کے ادا کی طاقت نہ ہو تو جس قدر پر قدرت ہو محتاج کو دے کر قابض کردیں، یہ پھر اُن کو ہبہ کردے، یہ قبضہ کر کے پھر کفارہ میں محتاج کو دیں وہ بعد قبضہ پھر اُن کو ہبہ کردے، یہ پھر ہبہ کر کے کفارہ میں دیں یونہی دَور کرتے رہیں یہاں تک کہ ادا ہوجائے (فتاویٰ رضویہ جلد ۸/ صفحہ ۱۵۴/)(واللہ ورسولہ اعلم بالصواب)

کتبہ: ابو حامد محمد شریف الحق رضوی ارشدی

الجواب صحیح وصواب والمجیب مصیب ومثاب حررہ مہتاب احمد نعیمی فقط۔ خادم دارالافتاء جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان

درس فقہ

مسبوق اپنی فوت شدہ کی ادا میں ثناء پڑھے گا یا نہیں؟

السلام وعلیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان کرام اس مسئلہ ذیل کے بارے میں اگر امام کے ساتھ تیسری رکعت میں شامل ہوا تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی چھوٹی ہوئی رکعت میں ثنا پڑھ سکتا ہے کہ نہیں۔اس کا جواب عنایت فرمائیں مہربانی ہوگی

سائل: محمد نیاز احمد

وَعَلَيْكُم السَّلَام وَرَحْمَةُ اَللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ

الجواب بعون الملک الوهاب

مسبوق فوت شدہ رکعت کی ادا میں منفرد ہے پہلے ثنا نہ پڑھی تھی اس وجہ سے کہ امام قرأت کر رہا تھا یا رکوع میں تھا ثنا پڑھتا تو رکوع نہ ملتا غرض کسی وجہ سے نہ پڑھی تھی تو مسبوق منفرد اب ثنا پڑھے اور قرأت سے پہلے تعوّذ بھی پڑھے جس کی کچھ رکعتیں چھوٹ جاتی ہیں اسے مسبوق کہتے ہیں مسبوق کے بارے میں اس تعلق سے مسئلہ یہ ہے کہ:مسبوق اپنی فوت شدہ کی ادا میں منفرد ہے کہ پہلے ثنا نہ پڑھی تھی اس وجہ سے کہ امام بلند آواز سے قرأت کر رہا تھا یا امام رکوع میں تھا اور یہ ثنا پڑھتا تو اسے رکوع نہ ملتا یا امام قعدہ میں تھا غرض کسی وجہ سے پڑھی نہ تھی تو اب پڑھے اور قرأت سے پہلے تعوذ پڑھے۔(بہار شریعت حصہ سوئم صفحہ ۱۱۰ / بحوالہ عالمگیری جلد اول صفحہ ۹۱ / ردالمحتار صفحہ ۵۵۷ /)

فتاویٰ رضویہ شریف میں ہے **والمسبوق من سبقه الامام بها او ببعضها وهو منفرد حتی یثنی ویتعوذ ویقرؤ فیما یقضیه فمدرك ركعة من غیر فجر یأتی بركعتین بفاتحة وسورة وتشهد بینهما وبرابعة الرباعی بفاتحة فقط اه ملتقطا۔**(فتاویٰ رضویہ جلد ۷ /صفحہ ۲۴۲ /)

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ: ابوحامد محمد شریف الحق رضوی

الجواب صحیح وصواب والمجیب مصیب ومثاب حررہ مہتاب احمد نعیمی فقط۔خادم دارالافتاء بجمعیت اشاعت اہلسنت (پاکستان)

درس تصوف

ہفت اُصولِ تصوّف

از رشحاتِ قلم: شمسُ الطریقہ، بدرُ الشریعہ، بے تاج بادشاہ، ساقی میخانہ تصوّف، شہبازِ طریقت، ارشدُ المشآئخ، حضور ارشد ملّت، حضرت پیر ابُو البرکات محمد ارشد سُبحانی مدظلہ النُّورانی (بانی وسرپرستِ اعلیٰ ماہنامہ ارشدیہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دُنیائے تصوّف کے عظیم رہنما حضرت سیّدنا شیخ عبداللہ تُستری رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلکِ تصوّف کی تشریح کرتے ہُوئے فرماتے ہیں کہ "ہمارے مسلک کے اصول سات ہیں"

(۱)-التمسّک بکتاب اللہ (کتاب اللہ سے مضبوط تعلق)

(۲)-اقتداء برسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (پیروی رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم)

(۳)-اکل الحلا ل (رزق حلال)

(٤)-کف الاذی (ایذارسانی سے پرہیز)

(٥)-اجتناب الاثام (گناہوں سے بیزاری اور نفرت)

(٦)-التوبہ (اللہ پاک کی طرف رجوع)

(۷)-اداء الحقوق (اللہ عزوجل اور اس کے بندوں کے حقوق کی ادائیگی)

اسی بات کو بعض صوفیا کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے دوسرے لفظوں میں یُوں بیان فرمایا ہے کہ

(۱)-اداء الفرائض (فرائض کی ادائیگی اور حقوق کی رعایت)

(۲)-اجتناب المحارم (خدا تعالیٰ جل جلالہ کی حدود کی پاسداری، مُنکرات سے پرہیز اور محرمات کی پابندی)

(۳)-قطع العلائق (دُنیا اور اہلِ دُنیا سے دل ہٹا کر خدا کے لئے یکسو ہو جانا، اور تمام رشتوں کو چھوڑ کر خدا سے رشتہ جوڑ لینا)

(٤)-معانقۃ الفقر (آسائش کے بجائے آزمائش کی زندگی بسر کرنا، مصائب وآرام کا خوش دلی سے استقبال۔

(٥)-ترک الطلب (دل کو آرزؤں سے خالی کر لینا، اُمیدوں کو مُختصر کرنا اور اللہ تعالیٰ عزوجل کے علاوہ کسی سے حاجت برآری کی توقع نہ رکھنا)

(٦)-انقطاع الی اللہ تعالیٰ (سب سے کٹ کر اللہ تعالیٰ جل جلالہ کا ہو جانا، اللہ عزوجل کے لئے کٹنے اور جُڑنے کا جذبہ پیدا کر لینا)

درس عملیات

معلومات برج اور بگڑے کام بنانے کا عمل

ازقلم: استاذ العالمین حضرت مفتی محمد شاکر القادری فیضی*

==========❀❀❀==========

اعداد کے ذریعہ معلوم کرنے کا طریقہ:- اعداد کے ذریعہ برج کیسے معلوم کریں؟ کہ کس نام کا کون سا برج ہے کیونکہ کچھ عملیات و نقوش میں برج کی بھی ضرورت درپیش ہوتی ہے تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے نام کے اعداد مع والدہ کے نام کے جمع کر کے 12 سے تقسیم کر دیں۔ تقسیم کے بعد 1 باقی رہے تو برج حمل ہے۔ 2 باقی رہے تو برج ثور ہے۔ 3 باقی رہے تو برج جوزا ہے۔ 4 باقی رہے تو برج سرطان۔ 5 باقی رہے تو برج اسد ہے۔ 6 باقی رہے تو برج سنبلہ ہے۔ 7 باقی رہے تو برج میزان ہے۔ 8 باقی رہے تو برج عقرب۔ 9 باقی رہے تو برج قوس۔ 10 باقی رہے تو برج جدی۔ 11 باقی رہے تو برج دلو ہے۔ اگر صفر (0) باقی رہے تو برج حوت ہے۔

اس کی ترکیب اس طرح ہے

اعداد۔علی حسین ۔238

اعداد۔رخسار ۔1061

میزان۔ 1299

تقسیم

108)1299(12

12

99

96

3

تقسیم کے بعد 3 باقی رہنے کا مطلب یہ ہیکہ علی حسین بن رخسار کا برج "جوزا" ہے ۔

برج کی معلومات سے کیا فائدہ مل سکتا ہے یہ ماہر عاملین سے پوشیدہ نہیں۔ اسکی قدرے تفصیل ہماری مطبوعہ کتاب شمع شبستان اولیاء میں موجود ہے۔

* بانی؛ دارالعلوم فیضان تاج الشریعہ اودے پور راجستھان

کام بنتے بنتے بگڑنے والے معاملات سے نجات کا عمل:- اگر کسی کے کام بنتے بنتے بگڑ جاتے ہوں اور ایسا لگتا ہو کہ یہ کام ضرور ہوجائے گا مگر عین وقت پر وہ کام نہیں ہوتا بلکہ بگڑ جاتا ہے تو ایسی صورت میں چاہئے کہ اس آیت کریمہ

"لَآ إِلَٰهَ إِلَّآ أَنتَ سُبْحَٰنَكَ إِنِّي كُنتُ مِنَ ٱلظَّٰلِمِينَ"

کو بکثرت پابندی سے ورد میں رکھنے سے یہ شکایت ختم ہوجائے گی، اور ہر کام وقت پر ہوتا رہے گا

اگر کوئی کام بنتے بنتے بگڑ جاتے ہوں یا کام ہونے میں تاخیر ہوتی ہو تو ان اسمائے مبارک کو کثرت سے چلتے پھرتے پڑھتے رہنے سے ان شاء اللہ عزوجل ضرور کام جلد بننے شروع ہوجائیں گے ۔

اسمائے مبارکہ

"یَا حَیُّ یَا حَلِیمُ یَا عَزِیزُ یَا کَرِیمُ"

جس قدر خلوص کے ساتھ پڑھیں گے اتنا ہی زیادہ جلد فائدہ ہوگا-

اگر کسی اہم کام کیلئے کسی کے پاس جانا ہو تو 441 مرتبہ مذکورہ اسمائے مبارکہ کو پڑھ کر جائیں ان شاء اللہ ضرور کامیابی ملیگی اور مقصد پورا ہوگا-

اگر کوئی ضروری کام یا کسی سے بات منوانی ہو تو 313 مرتبہ

یَا حَیُّ یَا قَیُّوم

کو پڑھ کر جانے سے خاطر خواہ رزلٹ ملے گا، اگر سامنے والا اسی وقت جواب نہ دے اور دوسرے دن بلائے تو دوسرے دن 626 مرتبہ مذکورہ اسم باری تعالیٰ کو پڑھ کر جائیں ان شاء اللہ عزوجل کامیابی ملے گی- اگر سامنے والا انکار بھی کرنا چاہیے تو اس ورد کی برکت سے تو وہ انکار کرنے سے باز رہے گا-

اگر کوئی اہم کام کسی سے کروانا ہو اور وہ کرنے میں ٹال مٹول کرتا ہو تو ایک نقش "ھفت سلام" کا ساعت مشتری میں باوضو حالت میں لکھ کر اپنی اوپر کی سامنے والی جیب میں رکھ کر جائیں کام ھوجائے گا۔

ان شاء اللہ عزوجل

اگر کوئی کام جو ہر حالت میں ہونا ضروری ہو تو اس کام کو کرنے سے پہلے 1001 مرتبہ کوئی بھی درود شریف پڑھ کر اکیس مرتبہ " آیتہ الکُرسی" پڑھیں پھر اپنے کام کیلئے روانہ ہوں ان شاء اللہ عزوجل آپ کا کام ہر حالت میں ہوجائے گا بشرطیکہ وہ جائز ہو-

جاری ہے

پیش کش: عطائے مسعود محمد فیضان رضا قادری

ردقادیانیت ومرزائیت قسط نمبر 7

خنجرِ ارشدیت برگردنِ منکرینِ ختمِ نبوت

ازقلم: ابوحامد محمد شریف الحق رضوی ارشدی مدنی کٹیہاری *

هُوَالْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ (القرآن الکریم)

وہی ہیں اول وہی ہیں آخر وہی ہیں باطن وہی ہیں ظاہر — انہیں سے عالم کی ابتدا ہے وہی رسولوں کی انتہا ہیں

صحیحین میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس نبیٔ محترم رسولِ مکرم رحمتِ عالم نورِ مجسم شفیع معظم محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نحن الاٰخرون السابقون یوم القیٰمة (صحیح البخاری 'کتاب الجمعه' باب فرض الجمعه' قدیمی کتب خانہ کراچی '1/120/ صحیح مسلم 'کتاب الجمعه' باب فضیلة یوم الجمعة' قدیمی کتب خانہ کراچی '1/282/) یعنی: ہم زمانے میں سب سے پچھلے اور قیامت میں سب سے اگلے ہیں۔

مسلم وابن ماجہ حضرت ابوہریرہ وحضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضور پرنور شافع یوم النشور احمد مجتبیٰ رسولِ مرتضیٰ محمد مصطفیٰ محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نحن الاٰخرون من اهل الدنیا والاولون یوم القیٰمة التقضی لهم قبل الخلائق (صحیح مسلم 'کتاب الجمعه' باب فضیلة الجمعة' قدیمی کتب خانہ کراچی '1/282/) یعنی: ہم دنیا میں سب کے بعد اور آخرت میں سب پر سابق ہیں تمام جہان سے پہلے ہمارے لیے حکم ہوگا۔

دارمی ابن مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس رحمت عالم نور مجسم محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

ان الله ادرك بی الاجل المرجو واختیار فی اختیارا فنحن الاٰخرون ونحن السابقون یوم القیٰمة - (کنز الاعمال بحوالہ الدارمی حدیث 32080 / موسسۃ الرسالۃ بیروت 11 / 442 /) بے شک اللہ مجھے مدت اخیر وزمانۂ انتظار پر پہنچایا اور مجھے چُن کر پسند فرمایا تو ہمیں سب سے پچھلے اور ہمیں روزِ قیامت سب سے اگلے۔ ﷺ۔

آخرِ زمان اور اولین یومِ قیامت:- اسحٰق بن راہویہ مسند اور ابوبکر بن ابی شیبہ استاذ بخاری و مسلم مصنف میں مکحول سے راوی امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک یہودی پر کچھ آتا تھا لینے کے لیے تشریف لے گئے اور فرمایا: لا والذی اصطفیٰ محمدا علی البشر لاافارقك۔ یعنی: قسم اس کی جس نے محمد ﷺ کو تمام آدمیوں سے برگزیدہ کیا میں تجھے نہ چھوڑوں گا۔

یہودی بولا: واللہ! خدا نے انہیں تمام بشر سے افضل نہ کیا امیر المومنین نے اسے تپانچہ مارا وہ بارگاہِ رسالت میں نالشی آیا حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: عمر! تم اس تپانچہ کے بدلے اسے راضی کردو (یعنی ذمی ہے) اور وہاں اے یہودی! آدم صفی اللہ ابراہیم خلیل اللہ نوح نجی اللہ، موسیٰ کلیم اللہ، عیسیٰ روح اللہ ہیں وانا حبیب اللہ اور میں اللہ کا پیارا ہوں ہاں اے یہودی! اللہ نے اپنے دو ناموں پر میری امت کے نام رکھے اللہ سلام ہے اور میری امت کا نام مسلمین رکھا اور اللہ مومن ہے اور میری امت کو مومنین کا لقب دیا ہاں اے یہودی! تم زمانے میں پہلے ہو ونحن الاٰخرون السابقون یوم القیٰمة اور ہم زمانے میں بعد اور روز قیامت میں سب سے پہلے ہیں ہاں ہاں جنت حرام ہے انبیاء پر جب تک میں اس میں جلوہ افروز نہ ہوؤں اور حرام ہے امتوں پر جب تک میری امت نہ داخل ہو ۔ ﷺ (المصنف لابن ابی شیبۃ کتاب الفضائل حدیث 11851 / ادارۃ القرآن والعلوم اسلامیہ کراچی 11 / 511 / بحوالہ فتاویٰ رضویہ جلد نمبر 15 / صفحہ 660 / 661 / ناشر رضا اکیڈمی ممبئی)

* امام وخطیب نوری رضوی جامع مسجد وخادم دار العلوم نوریہ رضویہ رسول گنج عرف کوئلی ضلع سیتامڑھی بہار

درس طب

عجیب دماغی مسائل اور ان کا حل

از قلم:- حکیم حدیث القادری ڈایریکٹر نور فارما اورنگ آباد بہار

آج آپکے سامنے کچھ عجیب امراض کا ذکر ہوگا آپ نے دیکھا ہوگا بعض لوگ مختلف عجیب عادات کے شکار ہوتے ہیں، بعض لوگ بار بار نوٹ گننے کی عادت میں مبتلا ہوتے ہیں، کئی ایک ہاتھ میں تسبیح رکھنے کے عادی ہیں پڑھتے بھی کچھ نہیں، کئی ایک بیٹھے بیٹھے خود سے باتیں کرنے کے عادی ہیں بس خیالی گھوڑے دوڑا رہے ہوتے ہیں، بعض بار بار انگلیاں چٹخا رہے ہوتے ہیں، کچھ لوگ بار بار کروٹیں بدلنے کے عادی ہیں، کئی لوگ کھانا اتنی سپیڈ سے کھانے کے عادی ہیں جیسے کئی روز سے بھوکے ہیں، بعض بات بات پہ ایک آنکھ دبانے کے عادی ہو چکے ہیں۔

بالکل اسی طرح کچھ لوگ ڈرنے کے بھی عادی ہیں جیسے بہروپیوں سے ڈرنا جبکہ انہیں علم بھی ہوتا ہے کہ یہ بہروپیا ہے بہروپیا نے خواہ آوارہ گرد کا روپ دھار رکھا ہے یا مذہبی رنگ دے رکھا ہو بس ان سے ڈرنا ہی ان کا کام ہے جبکہ انہیں اچھی طرح علم ہے کہ یہ بہروپیا ہے ان کی روحانی طاقتوں سے یا خفیہ طاقتوں سے ڈرنا یا کسی شخص کو جیسے عامل ٹائپ ہوتے ہیں ان کی خفیہ طاقتوں سے ڈرنا یا کسی عام آدمی سے ویسے ہی خوف کھاتے رہنا، چند لوگوں میں کھڑے ہو کر بات نہ کر سکنا، خوف آ جانا یا ہکلا جانا امتحان یا انٹرویو سے ڈرنا اونچائی سے ڈرنا ہوائی جہاز میں سفر سے ڈرنا یا اونچی دیوار پہ چلنے سے ڈرنا کئی منزلہ بلند عمارت میں جاتے ہوئے ڈرنا بعض پانی سے ڈرتے ہیں، یہ سب وہم کی علامات ہیں یہ میں نے چند مثالیں دی ہیں، کچھ عادات کی دی ہیں کچھ خوف کی حالت کی دی ہیں۔

یہ سب وہم ہیں آج تک ایک مقولہ مشہور عام ہے کہ وہم کا علاج حکیم لقمان کے پاس بھی نہیں تھا یا وہم کا کوئی علاج نہیں ہے لیکن جدید دور میں ہر طریقہ علاج نے اس موضوع پہ تحقیقات کی ہیں اور سب علامات کو علیحدہ علیحدہ تقسیم کر کے مختلف امراض کا نام دیا ہے میں نے ان میں ایک ہی مزاج میں جو علامات آتی ہیں محض ان کا ذکر کیا ہے باقی بھی دماغی امراض جیسے جنوں وحشی پن اذیت پسند ہونا یہ الگ سے امراض ہیں ان کا ذکر پھر کبھی ہوگا یاد رہے وہم جیسی مرض صرف انسانی ہی نہیں ہے جانوروں میں بھی دیکھی ہے، ایک کیس کا احوال لکھے دیتا ہوں جسے راہ چلتے میں نے خود دیکھا ہے۔

ایک خچر جو مسلسل چھڑیاں نکال رہا تھا چھڑیاں نکالتے ہوئے اس کی ٹانگیں تک زخمی ہو چکی تھی وہ ایک ریڑھے میں جتا ہوا تھا مالک اسے مسلسل پیٹ رہا تھا گالیاں نکال رہا تھا میں بڑے غور سے دیکھتا رہا آخر اس نتیجے پہ پہنچا کہ یہ جانور خوفزدہ ہے یہ محض دفاع میں ٹانگیں چلا رہا ہے اب مالک کو بات سمجھائی اسے جانور سے پیار اور ہمدردی جتلانے کا کہا آنکھوں پہ پٹی باندھنے کا کہا خیر میں نے جانوروں کا علاج تو کیا نہیں کبھی اب یہ میرا کیس نہیں تھا۔ ہمارا موضوع انسانی ہے ہم بات اسی پہ کریں گے جانوروں کا علاج معالجہ جانوروں کے ڈاکٹر وطبیب ہی کریں۔

ہاں ایک بات ہو رہی ہے پہلے چند ایک امراض تھی جو انسانوں اور کئی ایک جانوروں میں مشترکہ نظر آتی تھیں آہستہ آہستہ کافی امراض انسانوں اور جانوروں میں مشترکہ ہو چکی ہیں جہاں تک میری سوچ ہے یہ سب امراض جو مشترکہ ہیں وہ ان جانوروں سے انسان میں بطور عذاب منتقل ہوئی ھیں جنھیں حرام قرار دیا گیا ہے یا اسلام انہیں نجس جانوروں میں شمار کرتا ہے میں چند ایک نام گنواں دیتا ہوں

آپ ان پہ سوچتے رہیں اور اسلام کی فضلیت کو سمجھ پرکھ لیں ۔ باؤلا پن ۔ کتا ۔ نیولا ۔ انسان ۔ طاعون ۔ پسو ۔ چوھا ۔ انسان ۔ ایڈز ۔ بندر انسان، وغیرہ وغیرہ اب تو مذید بڑھ گئ ہیں

اب کرونا کے بعد کسی اور خطرناک وبائی مرض کا انتظار کریں تاریخ بھی اٹھا کر دیکھ لیں جب بھی کوئی عالمی وبائی مرض آتی ہے تو اس کے بعد دوسری وبائی مرض بھی آیا کرتی ہے بس دعا کریں اللہ تعالی سب کو اپنے حفظ وامان میں رکھے اور ایسے امراض سے بچائے رکھے خیر مذکورہ مرض کے علاج کے بارے میں بات کرتے ہیں، یہ اعصابی یعنی بلغمی مزاج کا مرض وعلامات ہیں، ان کا بہترین علاج عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی دوائین دیں

حب برہمی دوالمسک جواہردار، جوارش مقوی عضلاتی غدی دیں

حب برہمی، برہمی بوٹی پانچ تولہ ۔۔ وج ترکی دوتولہ دارچینی تین تولہ ھلیلہ سیاہ دوتولہ پیس کرنخودی گولیاں بنالیں دو گولی تین بار ہمراہ پانی دیں

جوارش مقوی عضلاتی غدی ۔۔ لونگ دارچینی جائفل جاوتری تخم حرمل ۔ ازراقی مدبر ۔ مگھان ۔ سنبل الطیب ۔ خولنجان ۔ ہم وزن پیس کر تین گنا شہد میں قوام کرلیں چیچ دو وقت دیں

نوٹ :- یہاں ایک اور بات یاد آئی رعشہ مرض جس میں ہاتھ، سر وغیرہ کانپنے لگتے ہیں بدن کی حرکات غیر منظم ہوجاتی ہیں اس مین اعصاب کا عضلات پہ کنٹرول نہیں رہتا جدید تحقیق میں ایک کیمیائی مادہ ڈوپامین جوف دماغ میں خارج ہوتا ہے جو عضلات کی اختیاری حرکات کو کنٹرول کرتا ہے اگر یہ نہ نکلے یا کم نکلنا شروع ہوجائے تو عضلات غیر منظم یا کنٹرول میں نہیں رہتے جبکہ نظریہ میں اسی حالت کو ہم اعصابی تحریک سے پیدا شدہ علامات کہتے ہیں جس سے عضلات حالت تسکین میں چلے جاتے ہیں یاد رکھیں یہان ایک نقطہ سمجھا رہا ہوں جو آپ کو کسی بھی کتاب میں نہیں ملے گا بلکہ پہلی دفعہ آپ وہ خوش نصیب لوگ ہیں جن کو س بات کا پتہ چل رہا ہے رعشہ مرض عموما ٹھنڈے علاقون میں زیادہ ہوا کرتی ہے جبکہ ملک کے باقی علاقوں میں بھی خال خال مریض دیکھنے کو ملیں گے خیر اس پہ طویل بحث تو پھر کبھی کرونگا یہاں صرف یہ بات سمجھانا مقصود ہے کہ مضمون کے شروع میں جو علامات وہم کی مین نے لکھی ہیں یا خوف کی لکھی ہیں یہ مرض رعشہ پیدا ہونے کی بھی ابتدائی علامات ہیں یعنی جب یہ مرض رعشہ کسی کو پیدا ہوتی ہے تو اسے شروع شروع میں کسی نہ کسی وہم کا شکار ہونا پڑتا ہے یا کسی نہ کسی خوف کا شکار ہونا پڑتا ہے یعنی رعشہ مرض کی ابتدائی منزل ہے اور مرض رعشہ اچانک نہیں آیا کرتی یہ آہستہ آہستہ پہلے ان علامات سے ھی شروع ھوا کرتی ہے یا آپ یوں بھی کہہ سکتے ہیں وہم مرض کی انتہائی شدید حالت کو ہم مرض رعشہ کہتے ہیں ان تمام علامات میں ابتدائی طور پر ڈوپامن مادہ میں کمی آنا شروع ہوجاتی ہے اس مرض رعشہ کا بھی علاج یہی ہے جو میں نے لکھا ہے بس اس میں چند ایک مذید ادویات کا استعمال کرلیں یعنی اگر قبض ہے تو قبض کشا کوئ دوا دے دیں غدی عضلاتی ملین ایک گولی ساتھ دن میں دوتا تین بار دیں حب مقوی دیں جس کا نسخہ مندرج ہے کشتہ فولاد چار تولہ ازراقی مدبر تین تولہ رائی بارہ تولہ پیس کرنخودی گولیان بنالیں ایک ایک گولی تین بار دیں اگر ان گولیوں میں تخم ریحان تین تولہ بھی شامل کرلیں تو یہ دوا صرف مرض رعشہ کے لئے بہت مقوی دوا بن جاتی ہے ۔

٭صدر المدرسین جامعہ قادریہ مدینۃ العلوم گلڑیا معافی مرادآباد، یوپی، الہند

ماہ جمادی الاول کے اعراس وخاص تاریخیں

من جانب:-مولانا محمد سہیل اختر رضوی ارشدی، مدھوبنی (بہار)

1	مفتی رضوان الرحمن علیہ الرحمہ مالوہ	2	حضرت علامہ آسی علیہ الرحمہ۔۔غازی پوری
5	حضرت خلیفہ ہارون رشید علیہ الرحمہ	6	مجاہد ملت علامہ حبیب الرحمن رئیس اعظم علیہ الرحمہ اڑیسہ
6	حضرت خواجہ حسن علیہ الرحمہ بھینسوڑی شریف	7	حضرت رکن الدین عشق علیہ الرحمہ پٹنہ
8	حضرت محدث سورتی علیہ الرحمہ پیلی بھیت	8	حضرت خواجہ سید امیر شاہ کلال علیہ الرحمہ
9	قطب وقت حضرت عبداللطیف علیہ الرحمہ ستھن شریف	12	حضرت برہان ملت علیہ الرحمہ۔جبل پور
13	حضرت خواجہ پیر حسن سواگ مجددی سواگ شریف لیہ پنجاب	16	حضرت سید بدیع الدین مدار علیہ الرحمہ مکنپور شریف
17	حجۃ الاسلام حضرت مفتی حامد رضا علیہ الرحمہ بریلی شریف	18	حضرت سید کمال شاہ علیہ الرحمہ لنکا پتی اودے پور
19	شیخ المشائخ سید عبدالقادر علیہ الرحمہ	20	حضرت مولانا رضا علی خاں علیہ الرحمہ بریلی شریف
20	حضرت عبدالرحیم محبوب اللہ قادری رفاعی علیہ الرحمہ سورت	21	حضرت عبدالرحیم محبوب اللہ قادری رفاعی علیہ الرحمہ سورت
22	کبیر الاولیاء حضرت سید احمد رفاعی رضی اللہ عنہ	24	حضرت سیدنا قاسم بن محمد بن ابوبکر رضی اللہ عنہم
25	حضرت حاجی شاہ محمد ظہیر علیہ الرحمہ کانپور	26	حضرت خواجہ سیف الدین مجددی سرہندی رضی اللہ عنہ
27	حضرت مولانا غلام ربانی فائق علیہ الرحمہ گھوسی	28	حضرت سیدنا خواجہ ابراہیم بن ادھم رضی اللہ عنہ
29	صحابی رسول حضرت سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ تعالی عنہ	29	شیخ الاسلام حضرت علامہ انوار اللہ فاروقی حیدرآباد

فضائل سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ اوران کاپاکیزہ سیرت وکردار

مضمون نگار:۔محمد افتخار حسین رضوی۔محلہ اردو کالونی،ٹھاکر گنج،کشن گنج بہار،الھند

قارئینِ کرام! آج میں تاریخ اسلام کے اس عظیم الشان،عظیم المرتبت،باعظمت و بابرکت،عبقری شخصیت بے مثال عاشق رسول،حیرت انگیز جاہ وجلال،رعب ودبدبہ،اعلیٰ ترین فہم وفراست اور سیاسی تدبر کے مالک،جلیل القدر صحابی کی داستان حیات چھیڑنا چاہتا ہوں جنہیں دنیا خلیفہ ثانی سیدنا حضرت عمر بن خطاب فاروق اعظم کے نام سے جانتی اور پہچانتی ہے،جنکی تابناک سیرت اور درخشندہ کردار کے یادگار اور روشن گوشوں سے تاریخ کے صفحات چمک رہے ہیں۔ابمورخین اور مصنفین نے بے شمار کتابیں تحریر فرماکر سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے فضائل وکمالات،سیرت وکردار، اور انکے دینی و مذہبی،سیاسی وسماجی،رفاہی وفلاحی خدمات کو قیامت تک کے لیے محفوظ کردیا ہے۔بلاشبہ امیر المومنین سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے بے شمار فضائل ومناقب خصائل وشمائل اور کرامات و کمالات ہیں۔جنکو احاطہ تحریر میں لانا ناممکن ہے،سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ تاریخ اسلام کے وہ بطل جلیل ہیں جن کا نام سن کر قیصرو کسریٰ پر لرزہ طاری ہوجاتا تھا۔آپ کے مجاہدین کے گھوڑوں کے سموں کی ٹاپ سے ایوانِ باطل لرز جایا کرتے تھے۔

آپ کے رعب ودبدبہ سے شیطان بھی خائف تھا اور آپ رضی اللہ عنہ کے راستے سے دور ہوجاتا تھا اسی لئے حضور نبی اکرم رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے عمر (رضی اللہ عنہ) جس راستہ پر چلتا ہے شیطان اس راستے سے دور ہوجاتا ہے۔

اسی طرح متعدد فرامینِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی عظمت وشان کا پتہ چلتا ہے،جن میں سے چند فرامینِ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ ہیں ”عمر سے بہتر کسی انسان پر آج تک سورج طلوع نہیں ہوا“ (سنن ترمذی ج ٥ ص ٣٨٤ الحدیث ٣٧٠٤) جس سے عمر ناراض ہوجائے اس سے اللہ تعالیٰ بھی ناراض ہوجاتا ہے“ (جمع الجوامع ج١ ص٧٤ الحدیث ٤٣٤) ”میرے بعد اگر کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر ہوتا“ (سنن ترمذی) ”جس نے عمر سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے عمر سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا“ (الشفاج ٢) ”اللہ تعالیٰ نے عمر کی زبان اور قلب پر حق کو جاری فرمادیا ہے“ (سنن ترمذی)

القابات فاروق اعظم

پیارے اسلامی بھائیو! امیر المومنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی ذات سے اسلام کو بے شمار فوائد حاصل ہوئے،آپکی سرپرستی اور آپ کے دور خلافت میں اسلام اور مسلمانوں کو بہت زیادہ ترقی حاصل ہوئی اسی لئے علمائے اہلسنت کثّرھُمُ اللہ تعالیٰ نے ازراہ عقیدت کثیر القابات سے فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو ملقب کیا ہے۔اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام اہلسنت مجدد دین وملت

عاشق ماہ نبوت پروانہ شمع رسالت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن نے فتاویٰ رضویہ شریف میں مختلف مقامات پر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو امیر المومنین، ۲ غیظ المنافقین، ۳ امام العادلین، ۴ اسلام کی عزت، ۵ اسلام کی شوکت، ۶ اسلام کی قوت، ۷ اسلام کی دولت، ۸ اسلام کے تاج، ۹ اسلام کی معراج، ۱۰ عِزُّ الاِ سلام وَالْمُسلِمِین (اسلام اور مسلمانوں کی عزت)، ۱۱ سَیِّدُ الْمُحَدَّثِین کے مقدس القابات سے یاد فرمایا ہے۔ ذکورہ القابات کے علاوہ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے درج ذیل مزید مختلف القابات بھی ہیں۔ ۱۔ مُتَمِّمُ الْاَرْبَعِین، ۲۔ اَعْدَلُ الْاَصْحَاب، ۳۔ امام العادلین ۴۔ مراد رسول ۵۔ مفتاح الاسلام ۶۔ شہید المحراب ۷۔ شیخ الاسلام ۸۔ سَیِّدُ الْخَائِفِین ۹۔ فاتح اعظم ۱۰۔ مُشِیرِ رسول ۱۱۔ محب المسلمین ۱۲۔ حُجَّۃُ اللہِ علی العالمین وغیرہم۔

ولادت باسعادت والدین اور نام ونسب

خلیفہ دوم امیر المومنین سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی ولادت باسعادت عام الفیل کے تیرہ سال بعد 583 عیسوی میں ہجرت کے تقریباً 41 سال قبل مکہ مکرمہ میں ہوئی، آپ کے والد کا نام خطاب اور والدہ کا نام حنتمہ بنت ھاشم ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کا اسم گرامی عمر اور کنیت ابو حفص ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ حق کو باطل سے جدا اور فرق کرنے والے تھے اس لئے اللہ تعالیٰ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ سے آپ رضی اللہ عنہ کو فاروق کا لقب عطا ہوا، تمام القابات میں سب سے نمایاں اور مشہور لقب فاروق ہی ہے، زمین پر آپ رضی اللہ عنہ کا نام فاروق ہے، جنتی درخت کے پتوں پر آپکا نام عمر فاروق لکھا ہے۔ قیامت میں بھی آپ کو فاروق کے نام سے پکارا جائے گا۔

سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا حلیہ اور سراپا مبارک

آپ رضی اللہ عنہ کی رنگت بہت سفید تھی، بلکہ ایسی سفید تھی جیسے چونا ہوتا ہے اور لگتا تھا کہ آپ رضی اللہ عنہ کے جسم مبارک میں خون ہی نہیں ہے۔ آپ لمبے قد والے اور بھاری جسم والے تھے، آپ کی آنکھیں لال سرخ اور بہت ہی پتلے اور کمزور تھے، داڑھی مبارکہ گھنی اور گھنگریالی تھی، آپ کی مونچھیں درمیان سے پست اور دائیں بائیں کافی بڑھے ہوئے تھے، جب انہیں جلال آتا تو اپنی مونچھوں کو تاؤ دیتے تھے، حضرت سیدنا اسلم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ امیر المومنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو جلال آتا تو اپنی مونچھوں کو اپنے منہ کے طرف کرتے اور ان میں پھونک مارتے۔

سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی بعض خصوصیات

آپ رضی اللہ عنہ دور جاہلیت کے تمام تعلیم وتربیت، علوم وفنون اور امور شرافت سے آراستہ تھے جیسے پڑھنا لکھنا، نسب دانی، سپہ گری، پہلوانی، شہسواری، سفارت کاری، فن شاعری، اور خطابت وغیرہ۔

آپکی ازواج اور اولاد وامجاد:- امیر المومنین سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی کل آٹھ ازواج اور دو باندیاں ہیں، ان سے پیدا ہونے والی اولاد کی تعداد چودہ ہے جن میں دس بیٹے اور چار بیٹیاں ہیں تفصیل درج ذیل ہے۔

(1) پہلا نکاح اور اس سے اولاد:- امیر المومنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا پہلا نکاح حضرت سیدتنا زینب بنت مظعون رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہوا تھا، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی لاڈلی شہزادی تمام مسلمانوں کی ماں حضرت سیدتنا حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدنا عبدالرحمن اکبر رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے

تھے۔

(2) **دوسرا نکاح اور اس سے اولاد:۔** امیر المومنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے دوسرا نکاح حضرت سیدتنا جمیلہ بنت ثابت رضی اللہ عنہا سے کیا، ان سے صرف ایک بیٹے حضرت سیدنا عاصم رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے، اسی وجہ سے حضرت جمیلہ بنت ثابت رضی اللہ عنہا کو اُمِّ عاصم کہا جاتا ہے، جو آپکی کنیت ہے۔

(3) **تیسرا نکاح اور اس سے اولاد:۔** امیر المومنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا تیسرا نکاح سیدتنا حضرت فاطمۃ الزھراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور مولیٰ علی شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم کی لاڈلی شہزادی سیدتنا حضرت اُمِّ کلثوم بنت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہا سے ہوا۔ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے سیدنا مولیٰ علی رضی اللہ عنہ کو نکاح کا پیغام بھیجا اور ارشاد فرمایا کہ اے علی! آپ اپنی بیٹی کا نکاح مجھ سے کر دیجیے کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ کل بروز قیامت ہر نسب اور رشتہ منقطع ہو جائے گا سوائے میرے نسب اور رشتے کے (لہذا آپ مجھے اپنا رشتہ دار بنا لیجیے) تو مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے اپنی بیٹی سیدتنا اُمِّ کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح آپ سے فرما دیا، ان سے ایک بیٹے سیدنا حضرت زید اکبر رضی اللہ عنہ اور ایک بیٹی حضرت سیدتنا رقیہ رضی اللہ عنہا پیدا ہوئیں۔

(4) **چوتھا نکاح اور اس سے اولاد:۔** امیر المومنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا چوتھا نکاح مُلَیکَہ بنت جَرْوَل بن خُزَاعِیہ سے ہوا۔ کنیت اُمِّ کلثوم ہے، آپ کی یہ زوجہ مشرکہ تھی۔ اس لئے آپ رضی اللہ عنہ نے اسے غزوہ حدیبیہ کے سال طلاق دے دی۔ اس سے آپ رضی اللہ عنہ کے دو بیٹے حضرت سیدنا عبید اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدنا زید اصغر رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے۔

(5) پانچواں نکاح اور اس سے اولاد:۔ امیر المومنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا پانچواں نکاح ''قُرَیبَہ بنت بَنُو اُمَیَّہ'' سے ہوا۔ آپ رضی اللہ عنہ کی یہ زوجہ اس وقت مشرکہ تھی اس لئے آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو طلاق دے دی۔ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے طلاق دینے کے بعد حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان سے نکاح کر لیا تھا، اس وقت آپ رضی اللہ عنہ ایمان نہیں لائے تھے، بعد میں صلح حدیبیہ کے موقع پر یہی قُرَیبَہ بنت بَنُو اُمَیَّہ اسلام لے آئی تھیں۔

(6) **چھٹا نکاح اور اس سے اولاد:۔** امیر المومنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے چھٹا نکاح سیدتنا اُمِّ حکیم بنت حارث بن ہشام رضی اللہ عنہا سے ہوا، ان سے ایک بیٹی سیدتنا فاطمہ بنت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہا پیدا ہوئیں۔

(7) **ساتواں نکاح اور اس سے اولاد:۔** امیر المومنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا ساتواں نکاح حضرت سیدتنا عاتکہ بنت زید رضی اللہ عنہا سے ہوا۔ ان سے ایک بیٹے حضرت سیدنا عیاض بن عمر رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے۔

(8) **آٹھواں نکاح اور اس سے اولاد:۔** امیر المومنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا آٹھواں نکاح حضرت سیدتنا سعیدہ بنت رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہوا۔ ان سے ایک بیٹے حضرت عبداللہ اصغر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدا ہوئے۔

باندیاں

(1) **سیدتنا حضرت فُکَیہَ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ان سے اولاد:۔** حضرت فکیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی

اللہ تعالیٰ عنہ کی باندی ہیں، ان سے ایک بیٹے سیدنا حضرت عبدالرحمن اصغر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ایک بیٹی حضرت سیدتنا زینب بنت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہا پیدا ہوئے۔

(2) سیدتنا حضرت لُہیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ان سے اولاد:۔ حضرت لُہیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی باندی تھیں، ان سے ایک بیٹے حضرت سیدنا عبدالرحمن بن عمر اوسط رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدا ہوئے۔

حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت اور تجہیز و تکفین

سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ایک دفعہ جیسے ہی فجر کی نماز پڑھانا شروع کیے تو صف میں شامل ابولُؤلُؤ فیروز نام کا ایک نصرانی یا مجوسی غلام نے ایک تیز دھار دار زہر آلود خنجر سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر قاتلانہ حملہ کر دیا اور تین شدید وار کیا، جس سے آپ زخمی حالت میں نیچے تشریف لائے۔ ابولُؤلُؤ آپ کو زخمی کر کے بھاگ کھڑا ہوا، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، ''اس کتے کو پکڑو۔۔اس نے مجھے قتل کر دیا ہے'' پوری مسجد میں شور برپا ہو گیا، لوگ اس کے پیچھے بھاگے تو اس نے تقریباً بارہ افراد کو زخمی کر دیا۔ جن میں سے چھ افراد بعد میں شہید ہو گئے۔ ایک صاحب نے اس پر کپڑا ڈال کر اسے دبوچ لیا۔ جب اسے یقین ہو گیا کہ اب میں فرار نہیں ہو سکتا تو اس نے اسی خنجر سے اپنے آپ کو قتل کر دیا۔

واضح ہو کہ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۲۶ / ذی الحجہ ۲۳ ھجری بروز بدھ کو زخمی ہوئے، اور تین راتیں شدید زخمی حالت میں باحیات رہے اور یکم محرم الحرام ۲۴ ھجری بروز اتوار کو مرتبہ شہادت پر فائز ہوئے۔ اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمیشہ کے لیے دار الفنا سے دار البقا کی طرف کوچ کر گئے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بڑے بیٹے جلیل القدر صحابی سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بیری کے پتوں والے پانی سے تین بار غسل دیا۔

تجہیز و تکفین کے بعد جسد مبارک کو رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک چارپائی پر رکھا گیا اور اسی پر جنازہ پڑھا گیا، حضرت سیدنا صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پہلو میں دفن کر دیا گیا۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے حالات زندگی

از قلم: — امین صدیقی رضوی مراداباد یوپی الھند

سیدنا علی اوسط ابو محمد امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کی ولادت ۳۸ ہجری کو مدینہ منورہ میں ہوئی، آپ کے والد نواسۂ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نانا سیدنا علی المرتضیٰ نانی سیدہ خاتون جنت رضی اللہ عنہا ہیں، آپ کی والدہ فارس کے آخری بادشاہ یزدجرد کی بیٹی تھیں جنکا نام کتابوں میں مختلف ملتا ہے۔

آپ رضی اللہ عنہ نے متعدد صحابہ کرام سے احادیث روایت کی ہیں جن میں سیدنا امام حسن وامام حسین حضرت جابر وحضرت عبداللہ بن عباس حضرت مسور بن مخزومہ حضرت ابو ہریرہ حضرت ام سلمہ وحضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سرفہرست ہیں۔

واقعۂ کربلا کے وقت آپ کی عمر تقریباً ۱۳ سال تھی، تمام حسینی سادات آپکی ہی اولاد سے ہیں، آپ رضی اللہ عنہ جب وضو فرماتے تو آپ کا چہرا زرد پڑ جاتا جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو آپ پر کپکپی طاری ہوجاتی آپ رضی اللہ عنہ سے اس متعلق پوچھا جاتا تو فرماتے کہ تمھیں معلوم ہے میں کس ذات کے سامنے کھڑا ہوں، آپ رضی اللہ عنہ ہر چوبیس گھنٹے میں ایک ہزار رکعت نفل ادا کیا کرتے تھے۔

کسی نے حضرت سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ آپ نے فلاں سے بڑھ کر کسی کو پرہیز گار پایا؟ انھوں نے فرمایا کیا تم نے امام زین العابدین کو دیکھا ہے؟ تو سائل کہا کہ نہیں، تو فرمایا کہ میں نے ان سے بڑھ کر کسی کو بھی پرہیز گار نہیں پایا۔ (حلیۃ الاولیاء: 141 /3، تھذیب الکمال: البدایہ والنہایہ جلد ۱۲ صفحہ ۴۸۲)

ایک مرتبہ آپ رضی اللہ عنہ نے احرام باندھا اور تلبیہ نہیں پڑھی لوگوں نے پوچھا حضور آپ نے تلبیہ کیوں نہیں پڑھی آپ نے فرمایا مجھے ڈر لگتا ہے کہ میں لبیک کہوں اور اللہ کی طرف سے لا لبیک کی آواز نہ آجائے یعنی تیری حاضری قبول نہیں یہ کہ کر آپ نے بلند آواز سے تین مرتبہ تلبیہ پڑھی اسی وقت آپ پر لرزہ طاری ہوگیا اور آپ خوف خدا سے بے ہوش ہوگئے۔ (طبقات امام شعرانی صفحہ ۱۰۰) ایک مرتبہ کنیز آپ کو وضو کروا رہی تھی کہ اس کے ہاتھ سے برتن چھوٹ کر آپ کے چہرے سے ٹکرایا جس سے چہرہ زخمی ہوگیا، آپ رضی اللہ تعالی عنہ نے سر اُٹھا کر اُس کی طرف دیکھا ہی تھا کہ اُس نے عفو ودرگزر کی فضیلت پر مشتمل ایک آیتِ مبارکہ پڑھ دی، جسے سن کر آپ نے نہ صرف اسے معاف کیا بلکہ ارشاد فرمایا: جا! تو اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی رضا کے لئے آزاد ہے۔ (تاریخ ابن عساکر ج ۴ / ۳۸۷)

آپ رضی اللہ عنہ کے فرامین تمام مسلمین کے لیے مشعل راہ ہیں، آپ اکثر فرمایا کرتے تھے جو لوگ خوف کی وجہ سے اللہ کی عبادت کرتے ہیں یہ غلاموں کی عبادت ہے اور جو رغبت کی وجہ سے اللہ کی عبادت کرتے ہیں یہ تاجروں کی عبادت ہے اور اللہ کی محبت و اطاعت اور اسکے شکر میں عبادت کرنے والے ہی حقیقی بندے کہلائیں گے، آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بیوقوف کی دوستی سے اجتناب کر کہ بظاہر تجھے فائدہ پہنچائے گا لیکن اندرونی طور پر تیرا نقصان کرے گا، آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ءہیں فاسق سے دوستی مت کر کہ تھوڑے سے نفع کے لیے تجھے فروخت کردے گا۔

سیدنا امام باقر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میرے والد نے فرمایا قطع رحمی کرنے والے کے ساتھ دوستی نہ کرو کہ میں نے قرآن میں اسے ۳ جگہ ملعون پایا، پھر انہوں نے تین آیات پڑھیں: پہلی قتال والی آیت میں صریح لعنت ہے پھر سورہ رعد کے اندر عموی

لعنت ہے اور سورہ بقر کی آیت میں لازمی طور پر لعنت ہے ثابت ہے کہ یہ ان چیزوں میں سے ہے جو خسارے کو لازم ہیں۔

ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ نے صلہ رحمی کے واجب ہونے اور قطع رحمی کے حرام ہونے پر اپنی تفسیر میں اجماع امت نقل فرمایا ہے، آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جسم اگر بیمار نہ ہو تو وہ مست ومگن ہو جاتا ہے اور کوئی خیر نہیں ایسے جسم میں جو مست ومگن ہو، آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو اللہ کے دیے ہوئے پر قناعت کر لے وہ لوگوں میں سب سے غنی ہوگا، آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اللہ تعالی توبہ کرنے والے گنہگار سے محبت فرماتا ہے۔

ایک مرتبہ بادشاہ کا بیٹا اور اسکا بھائی اور خود بادشاہ یعنی ہشام بن عبد الملک نے اپنے والد یا بھائی کے دور حکومت میں حج کے موقع پر حجر اسود کا بوسہ لینا چاہا تو اس وقت رش کی بنا پر بوسہ لینے میں تکلیف ہوئی بالاخر سپاہیوں کی مدد سے بوسہ لے لیا ابھی فارغ ہی ہوا تھا کہ امام زین العابدین تشریف لائے لوگ ادب کی وجہ سے سائڈ ہو گئے آپ نے باسانی حجر اسود کو بوسہ دیا لوگوں نے ہشام سے پوچھا یہ کون ہیں جاننے کے باوجود کہنے لگا میں انھیں نہیں جانتا اس وقت عرب کا مشہور شاعر فرزدق وہاں موجود تھا اس نے امام زین العابدین کی شان میں 28 اشعار کہے۔ (البدایہ والنہایہ ج ۲ / ۴۹۴)

حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بارے میں عموماً اور حضرات خلفائے راشدین کے بارے میں خصوصاً اہلِ سنت کے ہم مسلک ومشرب تھے اور ائمہ کے بارے میں روافض کے مخصوص عقائد وافکار کا انکار کرتے تھے؛ چناں چہ فضیل بن مرزوق کہتے ہیں کہ میں نے عمر بن علی اور حسین بن علی سے سوال کیا، کہ اہل بیت میں کوئی شخص ایسا بھی ہے جس کی اطاعت فرض قرار دی گئی ہو؟ کیا آپ اس کو جانتے ہیں اور جو اس کو نہ پہچانتا ہو تو کیا وہ جاہلیت کی موت مرے گا؟ تو انھوں نے کہا: اللہ کی قسم! اہل بیت میں ایسا کوئی شخص نہیں جو مفترض الطاعۃ ہو اور جو شخص اہل بیت کے بارے میں ایسی بات کہے وہ کذاب ہے، فضیل کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ روافض یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کے لیے، انھوں نے حضرت امام حسن کے لیے، انھوں نے حضرت امام حسین کے لیے، انھوں نے اپنے بیٹے علی کے لیے اور انھوں نے اپنے بیٹے محمد کے لیے (امامت) کی وصیت کی تھی، عمر بن علی نے جواب میں فرمایا: اللہ کی قسم! میرے والد کا اس حال میں انتقال ہوا ہے کہ انھوں نے دو حرفوں کی بھی وصیت نہیں کی تھی، ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ ہماری طرف جھوٹ منسوب کرتے ہیں، اللہ انھیں ہلاک کرے، اللہ کی قسم! یہ لوگ (روافض) اہل بیت کے نام پر اپنے پیٹ بھرتے ہیں، پھر فرمایا: یہ خنیس پرندے کی بیٹ ہے اور تمہیں معلوم ہے کہ خنیس کون ہے؟ راوی کہتے ہیں میں نے کہا معلیٰ بن خنیس، فرمایا ہاں معلیٰ بن خنیس، پھر فرمایا کہ میں دیر تک سوچتا رہا کہ اللہ نے ان (روافض) کی عقلوں پر پردہ ڈال دیا ہے، یہاں تک کہ معلیٰ بن خنیس نے انھیں گم راہ کر دیا ہے۔ (البدایہ والنہایہ)

اہل بیت کے یہ پاک باز نفوس حضرات صحابہ کرام وخلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے بارے میں اہل سنت کے نہ صرف ہم مسلک وہم مشرب تھے؛ بلکہ ان کا بھرپور دفاع کیا کرتے تھے؛ چناں چہ ابو حازم کہتے ہیں کہ امام زین العابدین سے کسی نے پوچھا کہ حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک کیا مرتبہ تھا؟ انھوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ مبارک کی طرف اشارہ کر کے فرمایا جو تقرب ان کو آج اس روضہ میں حاصل ہے ایسا ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں بھی تھا۔ (تہذیب الکمال، البدایہ والنہایہ) آپ رضی اللہ عنہ کی تاریخ وصال وہجری میں اختلاف ہے صحیح یہ ہے کہ آپ کا وصال 94 ہجری میں ہوا اور تدفین جنت البقیع میں ہوئی۔ تھذیب الکمال، البدایہ والنہایہ

اللہ تعالی ہمیں اہل بیت اطہار وصحابہ کرام کی سچی محبت عطا فرمائے آمین ثم آمین یارب العالمین۔ ۞ ۞ ۞

الخليفة العباسي الخامس

رشحاتِ قلم: سماحۃ الشیخ ،جلالۃ العلم،فقیہ العصر حضرت العلام المفتی ڈاکٹر حافظ محمّد طیب کفیل الاٗ زہری ارشدی*

تلمعُ في التاريخِ أسماء لبعضِ الشخصيّاتِ التي كانَ لها أثرٌ طيّبٌ في حياة الناس، حيث تركت للأجيالِ دروساً، وعِبَراً في القوّة، والعَزمِ، والحكمة، ويُعَدُّ هارون الرشيد، الخليفة العباسيّ الخامس للمسلمين، إحدى هذهِ الشخصيّات وهو أبو جعفر هارون بن محمد المهدى بن أبي جعفر المنصور بن محمد بن علي بن عبدالله بن عباس الهاشمي القرشي، الخليفة العباسي الخامس

ولد هارون الرشيد ببلدة (الري) بطبرستان فى آخر ذى الحجة سنة ١٤٥ھ، وقيل: فى أول المحرم سنة ١٤٦ھ۔ويعود نسبه إلى عبدالله بن عباس الذي لُقّب بترجمان القرآن الكريم ونشأ في دار الخلافة في مدينة بغداد،وترعرع في أحضان عائلة الخلافة ذات الجاه والسلطة؛

وتربى تربية مترفة، وتعلّم على يد مجموعة من العلماء والأئمة الثقات، حيث عيّن له أبوه إمام اللغة والنحو أبو الحسن علي بن حمزة الأسدي المعروف بالإمام الكسائي النحوي؛ ليكون له مدرساً، ومعلماً، وإماماً. فأبوه هو الخليفة العادل أمير المؤمنين محمد المهدي بن أبي جعفر المنصور العباسي الهاشمي، كان والد الرشيد رجلاً شهماً، وفطناً، وعادلاً، يُطيع الله ولا يُخالف سُنّة نبيه أما أُم الرشيد فهي أم ولد الخيزران بنت عطاء الجرشية اليمنية، واتُصفت أمه بالسمعة الطيبة، والعفة، والفطنة، وكانت تتصدّق بجميع دخلها على المحتاجين والفقراء وأخو الرشيد من أبيه وأمه هو أمير المؤمنين موسى الهادي الذي تولّى الحكم بعد أبيه وأخذ عنه صفاته الحسنة؛ فقد كان كأبيه شُجاعاً، وكريماً، وشهماً، وشديداً على الزنادقة

وقد بويع بالخلافة يوم الجمعة ١٢ ربيع الأول سنة ١٧٠ھ في صبيحة الليلة التي مات فيها أخوه الهادي بمدينة السلام وكان عمر الرشيد يومئذ ثنتان و عشرون سنة ۔وأصبحت بغداد خلال حكمه مركزاً تجارياً وحضارياًو مركزاً للعِلم، والعلماء وفي ذلك يقول إبراهيم بن الموصلي

ألم تر أن الشمس كانت سقيمة

فلما ولي هارون أشرق نورها

لقد كان هارون الرشيد إماماً عادلاً، زاهداً، ومُجاهداً، وقد ذكر العديد من الكُتّاب والشعراء ما يصفون به الرشيد من أخلاق حميدة وسُمعة طيبة؛ فقد وُصف الرشيد في كتب الأولين بأنه كان كريماً معطاءً، وكان يتصدّق من ماله كل يوم ألف درهم، وكان يُصلي كل يوم مئة ركعة، كما كان عندما يحج يأخذ معه مئة من الفقهاء وأولادهم وإذا لم يحج تكفّل بنفقة الحجاج وكسوتهم

وكان الرشيد رجلا طيبا و حنوناً سريع الدمعة من خشية الله، وعُرف بورعه الشديد وتواضعه، وشهامته، وكان غيوراً على دينه ومُحافظاً عليه، ومؤدياًللصلوات الخمس في أوقاتها.

قال ابن الخلدون عن خليفة هارون الرشيدكان يصحب العلماء والأولياء و يحافظ على الصلوات والعبادات و يصلي الصبح في وقته ويغزو عاما ويحج عاما "وقال الخطيب البغدادي "كان يصلي في كل يوم مئة ركعة إلى أن فارق الدنيا، إلاّ أن تعرض له علة، وكان يتصدق في كل يوم من صلب ماله بألف درهم" وقال الإمام الذهبي "كان من أنبل الخلفاء و أحشم الملوك، ذا حج و جهاد و غزو و شجاعة و رأي وله نظر جيد فى الأدب والفقه وكان يحب العلماء، ويعظم حرمات الدين، ويبغض الجدل والكلام" و قد قال الفضيل بن عياض عن موته؛ مامن نفس تموت أشد علي موتا من هارون أمير المؤمنين ولوددت أن الله زاد فى عمره من عمرى"

وفاة هارون الرشيد:-توفي الرشيد في مدينة طوس عام ١٩٣ھ بعد أن قضى في الولاية ٢٣ سنة و شهرين و ١٨ يوما وهو ابن خمس و أربعين سنة.

* سپیشلائزیشن: اسلامک شریعہ وقانون الاٗ زہر یونیورسٹی القاہرہ مصر، چیئر مین، پیورسولز ویلفیئر آرگنائزیشن انٹرنیشنل الاٗ زہری اکیڈمی آف اسلامک سائنس

شیخ المشائخ امان اللہ فی الارض حضرت ابراہیم بن ادہم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مقامِ ولایت

از شرفِ قلم:-محمد شاہد رضا قادری منظری، ارشدی، اسلامپور، اتر دیناجپور مغربی بنگال

احبابِ اہلسنت وحامیانِ مسلک اعلیٰ حضرت:-حضرت ابراہیم ادہم فرمانرواں بلخ میں تھے۔اور بڑے شکوہ وجلال کے ساتھ سلطنت کرتے تھے۔۔ایک روز دربار عام میں ایک شخص بے باکی سے اندر چلا آیا، تمام اعیان حکومت، وارکان سلطنت اور خدام میں سے کسی کو جراءت نہ ہوئی جو اسے روکے کہ اس کے چہرے سے ہیبت نمایاں تھیں۔۔تخت کے آگے کھڑا ہو گیا۔تو آپ نے دریافت فرمایا کہ آپ کون ھے، اور کس غرض سے آیا ھے؟ بولا کہ میں اس سرائے میں ٹھہرنا چاہتا ہوں فرمایا کہ یہ تو محل ہے بولا اس سے پہلے اس میں کون رہتا تھا۔فرمایا، میرا باپ ان سے پہلے کہا، میرا دادا اسی طرح، وہ سوال کرتا رہا اور آپ نام بتاتے رہے بولا پھر یہ سرائے نہیں تو اور کیا ہے؟ ایک جاتا ہے دوسرا آتا ہے یہ کہکر وہ باہر نکل گیا اور آپ تخت سے اٹھکر پیچھے گئے اور جاکر پوچھا کہ یہ فرمایئں کہ آپ کون بزرگ، ہیں جواب تھا خضر، یہ سنتے ہی آپ کے قلب میں ایک آگ لگ گئی اس کے بعد آپ گھوڑے پر سوار ہوکر جنگل کیطرف چلے دل میں ایک آگ لگی ہوئی تھی برابر غیبی آواز سنتے چلے جارہے تھے ہرن گھوڑا زمین پوش جدھر دیکھتے یہ صدا سنتے کہ ابراہیم تو اس کام کے لئے پیدا تو نہیں ہوا متنبہ ہوکر سنبھلے، رقت طاری ہوئی دل ٹوٹا اتنا روئے کہ کپڑے تر ہو گئی اب جو دیکھتے ھیں تو بیک وقت لاہوت طے کر کے عالم ملکوت میں تھے توبہ ورقت کے ساتھ ہی حجاب اٹھنے شروع ہو گئی تمام عالم ملکوت نگاہوں کے سامنے تھا اس سلطنت کے مشاہدے نے دنیوی سلطنت کا خواب بھلا دیا ہم عرض کرچکے ہیں کہ دنیائے عرفان کی تجلیات کی جھلک میں وہ سرشاریاں ہیں کہ دینا کی تمام لذات بحیثیتِ مجموعی بھی ان کے مقابلہ میں ٹھہر نہیں سکتیں آپ نے اپنا زرتار لباس اور نگارین تاج چرواہے، کہ لباس میں بدل لیا اور جنگلوں اور وادیوں میں گھومنے لگے معاصی کو یاد کرکے روئے ادھر اودھر دوڑتے پھرتے عجب حالت طاری تھی، دینا اور دنیا والوں سے بیزار تھے۔

مجاہدات ومشاہدات:-احبابِ اہلسنت! بلخ کے مرغزاروں کو چھوڑ گھومتے پھرتے نیشار پور پہنچے یہاں پہاڑ کے اندر مشہور اور خوفناک غار تھا اس کے اندر جا بیٹھے اور نو برس متواتر مجاہدانہ ریاضات کرتے رہے ہر جمعرات کو غار سے باہر آتے جنگل سے لکڑیاں چن کر صبح کو بازار میں فروخت کرآتے، نماز جمعہ پڑھ کر لکڑیوں کی قیمت سے ایک روٹی خریدتے نصف کسی فقیر کو دیدیتے اور نصف خود کھالیتے نو برس گزرنے پر آپ کی شہرت جو ہوئی تو یہاں سے نکل کر غائب ہو گئے شیخ ابو سعید اس غار کی زیارت کو آئے تو معطر پایا فرمائے اللہ کے دوست کے اس میں قیام کا ثمرہ ہے، غار سے نکلے تو جنگل میں حضرت خضر مل گئے ان سے بیعت ہوکر کچھ نعمت باطنی پائی، یہاں سے آپ ہر ہر قدم پر دو دو رکعت پڑھتے ہوئے چودہ برس میں کعبہ شریف پہنچے۔۔مشائخین حرم استقبال کو نکلے آپ جھٹ قافلہ سے آگے بڑھ گئے لوگوں نے پوچھا کیا آپ ہی ابراہیم ہیں فرمایا تم کس زندیق کو پوچھتے ہوانھوں نے ایک تھپڑ رسید کیا تو کون ہے؟ جو ایسے بزرگ، کو زندیق کہتا ہے زندیق تو آپ ہیں فرمایا بالکل درست ہے، نفس سے ہوئے تو بہت خوش تھا کہ مشائخین استقبال کریں گے تھپڑ کھا کے بھی عقل آئی یا نہیں؟ آخر آپ مکہ معظّمہ میں ہی مقیم ہو گئے بہت سے لوگ بیعت ہوئے اور آپ لکڑیاں لاکر فروخت کرتے کھیتوں اور باغوں کی نگرانی

کرتے اوراس کی اجرت سے گزارہ کرتے آپکا بیٹا اپنی ماں کوساتھ لیکر شاہانہ طمطراق سے حج کو گیا آپ لکڑیاں لینے گئے ہوئے تھے بیٹا ملا آپ نے بھی محبت کی نظر سے اس کی طرف دیکھا نداء آئی ہماری دوستی کا مدعی ہوکر غیر کو محبت سے دیکھتا ہے آپ نے دعاء کی اسی وقت بیٹے کی روح قبض ہوگئی۔

فضائل واخلاق: -احبابِ اہلسنت !کسی نے سوال کیا کہ آپ نکاح کیوں نہیں کرتے ؟فرمایا، میرے پاس کیا رکھا ہے جو کھلاؤں کوئی عورت بھی بھوکی ننگی رہنے کے لیئے کسی سے شادی کرے گی؟ایک درویش نے کہا تھا کہ جس شخص نے شادی کی وہ کشتی میں بیٹھ گیا اور جب بچہ پیدا ہوا گویا غرق ہوگیا فرمایا کرتے تھے کہ میں نے سلطنت دیکر درویشی خریدی ہے، پھر بھی اس سودے میں فائدہ ہی فائدہ رہا ہے ایک شخص ہزار درہم لیکر آیا درویشوں سے میں کچھ نہیں لیتا بولا میں تو امیر ہوں فرمایا کیا اس سے زیادہ کی ضرورت نہیں بولا ہے فرمایا تو پھر اسے لے جا تو خود فقیروں کا سردار ہے،اور ایک بزرگ، بیان کرتے ہیں کہ آپ نے پندرہ روز تک محض ریت پر گزارہ کیا کہ پاس کچھ نہ تھا اور ایک سفر میں چالیس روز تک مکہ شریف میں رہے مگر کھجور نہ کھائی دن بھر مزدوری کرتے اور شام کو سب مریدوں پر خرچ کردیتے آپ ایک باغ میں ملازم تھے مالک نے ایک روز شیریں انار مانگے جب وہ کھٹے نکلے تو بولا تجھے ابھی تک ترش وشیریں کا بھی فرق معلوم نہیں ہوا فرمایا آپ نے باغ کی حفاظت کے لئے مقرر کیا ھے نہ کہ انار کھانے کے لیے بولا۔۔ مجھے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ابراہیم ادہم ھیں یہ سنکر آپ باغ سے چلے گئے۔

رزق حلال کی انتہائی اہمیت: -احبابِ اہلسنت !لوگوں نے آپ سے پوچھا اس کی کیا وجہ ہے کہ ہماری دعائیں قبول نہیں ہوتیں فرمایا، وجہ یہی ہے کہ خداوند تعالیٰ عزوجل ورسول ﷺ کو جانتے اور سمجھتے ہوئے بھی ان کی اطاعت اور متابعت نہیں کرتے قرآن پڑھتے ہو اور اس پر عمل نہیں کرتے اس کی نعمتیں کھاتے ہو اور شکر ادا نہیں کرتے دوزخ کو سمجھتے ہو مگر اس کی آگ سے بچنے کی سعی نہیں کرتے جانتے ہو کہ موت آنی والی ہے لیکن اس کا سامان تیار نہیں کرتے اپنے اعزا واحباب کو اپنے ہاتھوں دفن کرتے ہو عبرت پزیر نہیں ہوتے اپنے عیوب ترک نہیں کرتے اور دوسروں کے عیوب دیکھتے رہتے ہو پھر بھلا دعا کیونکر قبول ہو ایک شب کو بیت المقدس میں آپ مقیم تھے کہ چالیس ٹاٹ پوش درویش آئے اور نماز پڑھی ایک بولا آج یہاں ایک اور شخص چھپا ہوا موجود ہے، جو ہم میں سے نہیں ہے ان کے پیر نے کہا ادہم بیٹھا ہوگا۔۔ آج چالیس روز ہوگئے اسے عبادت میں مزہ نہیں آتا آپ یہ سنکر فوراً سامنے آئے اور فرمایا، خدا کے لئے اس کی وجہ تو بتلاؤ فرمایا، فلاں روز تم نے بصرہ میں کھجوریں خرید کر کھائی تھیں اور گری ہوئی کھجور کو اپنی کھجور سمجھکر کھالیا تھا آپ بصرہ پہنچے اور کھجوروں کے مالک سے معافی مانگی وہ کھجور والا یہ قصہ سنکر اتنا متاثر ہوا کہ سب کچھ ترک کر کے فقیر ہوگیا اور ابدال کا رتبہ پایا اسی طرح آپ ایک جوان کے یہاں تین روز مہمان رہے دیکھا واقعی بہت عبادت وریاضت کرتا ہے مگر لذت ندارد آپ اسے اپنے پاس مہمان لے آئے یہاں جو کچھ تھا وہ بھی غارت ہوگیا بولا آپ نے یہ کیا کیا فرمایا، بھائی تیری روزی حلال کی نہیں ہے،حلال اندر گیا تو باطن اصلی حالت میں آگیا شیطانی پردہ پڑا ہوا تھا خوب سمجھ لو کہ تمام کام کی بنیاد ہی حلال روزی ہے۔

آج بھی ہر ایک عدم قبولیت دعاء اور عدم لزت عبادت کا شکوہ کرتا ہے مسلمانوں کو اس سے سمجھ لینا چاہیئے کہ اس کی وجوہات کیا ھیں، نہ طاعت میں دلیری ومستعدی ھے،اور نہ حلال روزی ھے،اور نا احتیاط پھر شکوہ سنجی ہے بے حد احتیاط چاہیئے کہ ہمارے اندر کوئی لقمہ مشتبہ نہ جائے جب تک روزی حلال نہ ہوگی نہ دعائیں قبول ہوں گی۔۔اور نہ ہی عبادت اور نہ ہی بندگی میں کوئی لطف حاصل

ہوگا۔

نکات وتعلیمات:- احبابِ اہلسنت! فرمایا کہ جس کا دل تین مواقع پر حاضر اور رجوع نہ ہو اسے سمجھ لینا چاہیے کہ اس پر دروازے بند ہو چکے ھیں۔ اول: نماز کی حالت میں دوم: کلام اللہ کی تلاوت کے وقت۔ سوم: ذکر واذکار کے عالم میں۔

فرمایا کہ حجابوں کے اٹھ جانے سے سالک کے دل کے دروازے کھل جاتے ھیں اول دو عالم کی سلطنت لیکر بھی اظہار مسرت نہ کرے، دوسرے اگر اس کا سب کچھ چھین جائے تو غمگین نہ ہو تیسرے کسی قسم کی عطاء وتعریف پر فریفتہ نہ ہوں کیونکہ مسرور ہونے سے اس کا حریص ہونا غمگین ہونے سے اسیر مال وزر اور کمین ہونا اور تعریف پر فریفتگی سے کم عقلی ثابت ہوتی ھے، ایک شخص سے فرمایا کہ جماعت اولیاء میں شمولیت کی آرزو ہے، تو دنیا وآخرت کی بال برابر بھی پرواہ نہ کرے، اور خدا کے سوا کسی کا خیال دل میں نہ لائے اور عبادت میں مصروف رہے اور حلال روزی کھائے فرمایا خواہ تجھے صائم الدہر اور قائم اللیل ہونے کا شرف حاصل نہ ہو اور اگر چہ رات بھر نماز پڑھنے اور دن بھر روزہ رکھنے کی توفیق نہ ہو مگر جو کھائے وہ حلال روزی سے پیدا کیا ہوا ہو کسی شخص کو بھی بلند مرتبہ نماز روزے حج اور جہاد سے نہیں ملا بلندی اسے ہی حاصل ہوئی اور معرفت اسے ہی ملی جس نے اپنی روزی کو طیب وطاہر رکھا اور یہ سمجھ لیا کہ وہ کیا کھاتا ہے حرام لقمہ سے نہ دعائیں قبول ہوتی ہیں اور نہ ہی اطاعت وعبادت میں ذوق وشوق پیدا ہوتا ہے؟ یہ کتنی اہم تعلیم ہے، اور آپ روزی حلال پر کتنا زور دے رہے ہیں مسلمانوں کو اسے ہر وقت پیشِ نظر رکھنا چاہیے اور درس عبرت حاصل کرنی چاہیے۔

مرتبہ اور بزرگی:- شیخ المشائخ حضرت ابراہیم ادہم رضی اللہ عنہ آپ امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحبت میں اکثر شریک ہوا کرتے تھے ایک مرتبہ جو گئے تو امام صاحب کے دوستوں نے آپ کو حقارت سے دیکھا لیکن جب امام صاحب نے آپ کو سیدنا ابراہیم کہکر مخاطب کیا تو سب متحیر ہوئے اور پوچھا کہ انہیں یہ سعادت کہاں سے نصیب ہوئی؟ بولے ہم تو اور کاموں میں لگے رہتے ھیں اور آپ رب کی طاعت وعبادت میں مصروف رہتے ہیں حضرت ابراہیم بن ادہم نے سلطنت کی شان وشکوہ چھوڑ کر فقیری اختیار کی فقر وفاقہ میں تمام زندگی بسر کی، محنت ومزدوری سے گزارا کیا بوسیدہ اور دریدہ لباس پہنتے رہے سج دھج اگر چہ بالکل فقیرانہ تھی، تاہم آپ سے ہزار ہا بندگان خدا کو فیض پہنچا۔

سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ اس جماعت کے تمام علماء کے علم کی کلید حضرت ابراہیم ادہم ھیں۔ نہایت متقی زاہد عبادت۔۔ گزار اور صاحب عرفان بزرگ، تھے۔۔ صدیقیت کا مرتبہ رکھتے تھے۔۔ بڑے بڑے مشائخین اور علماء آپ کا ادب کرتے تھے۔۔ آپ کی تعلیمات اور عشقِ الٰہی سب کچھ سبق آموز ھے، ظاہر میں یہ زندگی بہت مشکل اور راہبانہ نظر آتی ھے، لکین عشق میں کس کی حالت درست رہی ھے، اور کسے تن بدن کا ہوش رہا ھے جو آپ کو رہتا۔۔ قیس وفرہاد کو عشقِ مجازی ہی نے دیوانہ بنا رکھا ھے۔۔ آپ تو عاشق ایزادی تھے۔۔ آپ کا انتقال ملک شام میں ہوا۔۔ اور وہیں حضرت لوط علیہ السلام کے جوار میں آپ کا مزار مبارک ھے،

تاریخ وصال۔ ۲۶، ربیع الاول سنہ ۱۶۶، ھجری، ہے، (بحوالہ سیر الاخیار، ومحفل اولیاء ص، نمبر ۴۔ تا ۴۷)

مخدوم الاولیاء حضرت سید علی حسین اشرفی میاں قدس سرہ اور مسلک امام اہلسنت سے عقیدت و محبت

از قلم: محمد نفیس القادری امجدی مدیر اعلی سہ ماہی عرفان رضا مراد آباد*

اس جہان خاکی پر قوم مسلم کا روشن علمی اتہاس اور ان کی قدر و منزلت، بزرگی و عظمت اور فضل و کمال منہ بولتی حقیقت ہے۔ امام اعظم ہوں یا غوث اعظم، امام غزالی ہوں یا امام رازی، محبوب الہی ہوں یا محبوب یزدانی، حضرت سعدی ہوں یا حافظ شیرازی، شاہ عبدالحق محدث دہلوی یا علامہ فضل حق خیرآبادی ہوں، مجدد الف ثانی ہوں یا مجدد اعظم امام احمد رضا محدث بریلوی (رضی اللہ تعالی عنہم) ان نفوس اقدس نے اپنے زمانہ حیات میں وقت کے تقاضوں کے مطابق تعلیمات اسلام کے فروغ و اشاعت میں شہنشاہ عرب و عجم مصطفی جان رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی جانشینی کا حق ادا کیا۔ اولیائے کرام، علمائے دین اور محدثین رضی اللہ تعالی عنہم کی اسی نورانی و عرفانی جماعت کے ایک نایاب و بے بدل موتی اعلیٰ حضرت قدسی منزلت مخدوم الاولیاء، مرشد العالم محبوب ربانی ہم شبیہ غوث الاعظم حضرت سید شاہ ابو احمد المدعو محمد علی حسین اشرف اشرفی میاں الجیلانی علیہا الرحمۃ والرضوان ہیں۔

سوانحی خاکہ:- نام محمد علی حسین، کنیت ابو احمد، خطاب اشرفی میاں۔ آپ کی ولادت باسعادت 22 ربیع الثانی 1266ھ بمطابق 1844ء بروز پیر صبح صادق کے وقت کچھوچھہ مقدسہ میں ہوئی۔ غسل وغیرہ سے فراغت کے بعد آپ کے والد محترم حضرت سید شاہ سعادت علی قدس سرہ نے سب سے پہلے خاندان اشرفیہ کی روایت اولی انجام دی کہ آپ کے دست مبارک میں قلم تھمایا اور اسے پکڑ کے دوات میں ڈبوایا اور اپنے ہاتھ کے سہارے کاغذ ''اسم جلالت'' لکھوا دیا۔ یہ روایت خاندان اشرفیہ میں علم و فضل کی ترسیل و تحصیل کی علامت مانی جاتی ہے۔ اسکے بعد آب زم زم میں ملا ہوا شہد چٹایا اور غوث العالم محبوب یزدانی سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ النورانی کے آستانے کا ''کاجل'' آنکھوں میں لگایا یوں خاندانی روایت کی تکمیل ہوئی (بحوالہ محبوب ربانی ص 30 / 31 / 32 مخلصا) اور مولانا گل محمد خلیل آبادی نے بسم اللہ خوانی کی رسم ادا کرائی۔ مولانا امانت علی کچھوچھوی، مولانا سلامت علی گورکھپوری اور مولانا قلندر بخش کچھوچھوی سے علومِ دینیہ کی تحصیل و تکمیل فرمائی۔ آپ کو بیعت و خلافت 1282ھ میں اپنے برادر اکبر حضرت اشرف حسین کچھوچھوی

(مؤلف انوار اشرفی) سے ہے۔آپ نے تشنگان علوم ومعرفت اور متلاشیان حق کو جامِ معرفت سے سرشار کر کے حق کی راہ دکھائی۔آپ کی ذات مقدسہ سے سلسلہ چشتیہ اشرفیہ کو بڑا فروغ حاصل ہوا۔آپ کی عظیم روحانی شخصیت کو دیکھ کر ہندوستان، پاکستان، بنگلہ دیش، نیپال اور عرب ممالک میں عدن، جدہ، شام، حلب، ترکی، عراق، مصر، یمن کے جید علما وصوفیا نے آپ کے دست حق پر بیعت کی۔حضرت مخدوم سلطان اشرف سمنانی کے بعد سلسلہ چشتیہ اشرفیہ میں آپ جیسا مرجع الخلائق کوئی دوسرا بزرگ نہیں گذرا۔سید شاہ محمد علی حسین اشرفی میاں علیہ الرحمہ کچھوچھوی کو اللہ پاک نے حسن سیرت کے ساتھ حسن صورت میں بھی بلند مرتبہ پر فائز فرمایا تھا۔آپ اعلیٰ اوصاف وخصوصیات کے حامل تھے۔آپ کا وصال 11 رجب المرجب 1355ھ کو ہوا۔مزار آستانہ مخدوم اشرف جہاں گیر میں زیارت گاہ عام وخاص ہے۔(بحوالہ محبوب ربانی ص 31 / 32 مخلصا)

سلسلہ نسب: اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی ابن حاجی سید شاہ سعادت علی ابن سید شاہ قلندر بخش ابن سید شاہ تراب اشرف ابن سید شاہ محمد نواز ابن سید شاہ محمد غوث ابن سید شاہ جمال الدین ابن سید شاہ عزیز الرحمن ابن سید شاہ محمد عثمان ابن سید شاہ ابوالفتح ابن سید شاہ محمد ابن سید شاہ اشرف ابن سید شاہ حسن خلف اکبر حضرت سید شاہ عبدالرزاق نور العین ابن حضرت سید عبدالغفور جیلانی ابن حضرت سید ابوالعباس احمد جیلانی ابن حضرت سید بدرالدین حسن ابن حضرت سید علاء الدین علی جیلانی ابن حضرت سید شمس الدین محمد جیلانی ابن حضرت سید سیف الدین نجی جیلانی ابن حضرت سید ظہیر الدین احمد جیلانی ابن حضرت سید ابونصر محمد جیلانی ابن حضرت سید محی الدین ابی صالح نصر جیلانی ابن حضرت قاضی القضاۃ سید تاج الدین عبدالرزاق خلف اکبر جناب غوث الثقلین سید ابومحمد عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ۔چونکہ اس سلسلہ نسب کی رو سے اعلیٰ حضرت اشرفی میاں حاجی الحرمین سید عبدالرزاق نور العین قدس سرہ کے خلف اکبر کے اولاد میں ہیں اسی لئے آپ کا خاندان سرکار کلاں کے لقب سے ملقب ہے۔(بحوالہ شجرہ سلسلہ عالیہ قادریہ اشرفیہ)

بچپن کا واقعہ: حیات مخدوم الاولیاء میں تحریر ہے: اعلیٰ حضرت مخدوم الاولیاء محبوب ربانی قدس سرہ کے بچپن کا عظیم واقعہ جس نے خاندان والوں کو غرق حیرت کر دیا تھا۔کہ ایک مرتبہ سردی کے موسم میں حضور محبوب ربانی حسب معمول آگ جلا کر ہاتھ تاپ رہے تھے کہ آپ کے خاندان کے مجذوب نسل کے ہم عصر ایک صاحب زادہ آئے اور آپ سے آگ تاپنے کی اجازت طلب کی حضرت محبوب ربانی نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ" پہلے آگ میں اپنا حصہ ڈالو پھر تاپو"۔مجذوب صاحبزادے بولے میرے پاس تو کچھ بھی نہیں صرف یہی شال ہے۔حضرت مخدوم الاولیاء محبوب ربانی نے فرمایا: تو کوئی بات نہیں، یہی شال آگ میں ڈال دو چنانچہ ان صاحبزادے نے بھی بلاچوں وچرا وہی شال آگ میں ڈال دی پھر کیا تھا شال جل کر راکھ ہوگئی اور صاحبزادے بھی اور دوسرے بچوں کے ساتھ اطمینان سے ہاتھ تاپتے رہے۔کچھ دیر کے بعد اٹھ کر وہ صاحبزادے گھر چل دیئے اور روتے ہوئے بزرگوں سے پورا ماجرا بیان کر دیا۔ان کی والدہ نے کہا جاؤ اور علی حسین سے اپنی شال مانگ کر لاؤ۔بھلا جلی ہوئی چیز کو لانے کا سوال ہی کیا تھا۔مگر وہ صاحبزادے بھی پہونچ گئے اور رو رو کر کہنے لگے "مور شال لاؤ، مور شال لاؤ" اعلیٰ حضرت مخدوم الاولیاء نے بھی فرما دیا جاؤ آگ سے کہدو" علی حسین شال مانگتے ہیں" مجذوب صاحبزادے اٹھے اور آگ کے قریب جا کر زور زور سے کہنے لگے: علی حسین میاں کہتے ہیں "شال نکل شال نکل" یہ کہ کر آگ میں ہاتھ ڈال دیا اور شال نکال لی اور خوشی خوشی شال لے کر گھر پہونچے۔ہر شخص حیران وششدر رہ گیا اور ذرا سی دیر میں یہ واقعہ مشہور

ہو گیا اور ہر شخص کی زبان پر یہ واقعہ تھا زمانہ گزر جانے کے بعد آج بھی اس واقعہ کا ذکر جاری ہے۔(بحوالہ حیات مخدوم الاولیاء)

ہم شبیہ غوث اعظم مخدوم الاولیاء سید علی حسین اشرفی میاں قدس سرہ اور امام اہل سنت امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ کے درمیان احترام ومحبت: (1) تاج دار کچھوچھہ مقدسہ شیخ المشائخ ہم شبیہ غوث اعظم مخدوم الاولیاء حضرت مولانا سید علی حسین اعلی حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میرا مسلک شریعت وطریقت میں وہی ہے جو حضور پرنور اعلی حضرت مولانا الشاہ احمد رضا خان صاحب بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے۔لہٰذا میرے مسلک پر مضبوطی سے قائم رہنے کے لیے سیدنا اعلی حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تصنیفات ضرور مطالعہ میں رکھو۔(بحوالہ مجدد اسلام ص 134) سچ ہے کہ بڑے کو بڑے ہی جانتے ہیں:

ایک بار تاج الفحول حضرت مولانا شاہ عبد القادر بدایونی نے اعلی حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی رضی اللہ عنہ کو اپنے والد حضرت شاہ فضل رسول بدایونی قدس سرہ کے عرس پاک میں مدعو کیا۔اعلی حضرت اشرفی میاں کے وعظ کے بعد امام احمد رضا خان بریلوی رضی اللہ عنہ تقریر کے لئے کھڑے ہوئے تو فرمایا کہ ابھی آپ نے علم ومعرفت سے لبریز ایسی تقریر سماعت فرمائی جس سے قلب منور ہوتے ہیں اور سلوک وتصوف کے وہ حقائق ودقائق سُنے جن کا بیان اولیاء اللہ کے شایان شان ہے۔(شیخ اعظم نمبر ص 108 بحوالہ روداد عرس قادری 1327ھ)۔

ویسے" حیات اعلیٰ حضرت" میں حضرت شاہ اسماعیل حسن مارہروی کا بیان موجود ہے کہ امام اہل سنت فاضل بریلوی نے اپنے زمانے کے مقررین وواعظین کے بارے میں اپنا طرز عمل بیان کرتے ہوئے فرمایا:" حضرت (حضور اشرفی میاں) ان میں سے ہیں جن کا بیان میں بخوشی سنتا ہوں۔ورنہ آج کل کے واعظین کا وعظ سننا چھوڑ دیا ہے۔،،(شیخ اعظم نمبر ص 108 بحوالہ حیات اعلی حضرت ص 234) ان دونوں حضرات (اعلیٰ حضرت محدث بریلوی اور اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی رضی اللہ عنہما) کی محبتوں کا اندازہ اس سے بھی لگائیں۔

حضرت شیخ المشائخ سید علی حسین اعلی حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی رضی اللہ عنہ، امام اہل سنت کے عہد مبارک میں جب ریل سے بریلی شریف ریلوے اسٹیشن سے گزرتے تو احتراما کھڑے ہو جاتے اور جب ٹرین بریلی شریف کی حدود سے گزرتی تو بیٹھ جاتے کسی نے عرض کیا حضور آپ بریلی شریف کے حدود سے گزرتے تو آپ کھڑے کیوں ہو جاتے ہیں؟ اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب (بریلی شہر میں) ایک عالم آل رسول کی تعظیم کے لئے کھڑا رہے ہے تو آل رسول کیوں نہ عالم کی تعظیم کے لیے کھڑا ہو۔(سنی آواز جون جولائی 2027 ص 6)

حضور محدث اعظم ہند علیہ الرحمہ مجلہ" اشرفی" میں بعنوان حیات اشرفی میں رقمطراز ہیں: اعلی حضرت اشرفی میاں کا قیام بریلی شریف میں تھا وہیں سے دہلی کو روانگی تھی کیونکہ محبوب الٰہی حضرت نظام الدین اولیاء کے عرس مقدس میں حاضری مقصود تھی۔اعلی حضرت فاضل بریلوی نے ایک درخواست دربار سلطان المشائخ کے لیے لکھ کر دی اس میں اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کو اس طرح مخاطب کیا اشرفی اے رخت آئینہ حسن خوباں اے نظر کردہ وپروردہ سہ محبوباں مجدد اسلام دیکھ رہے تھے کہ محبوب سبحانی غوث اعظم، محبوب الٰہی نظام الدین اولیاء، محبوب یزدانی مخدوم اشرف سمنانی رضی اللہ عنہم کے کرم کی نگاہیں حضور اعلی حضرت اشرفی کو محیط ہیں اور سب کی آغوش رحمت آپ

کے لیے کھلی ہیں۔ آپ کا نورانی چہرہ ایک آئینہ ہے کہ بزرگوں کی تجلیاں اس میں نظر آتی ہیں۔،، (بحوالہ شیخ اعظم نمبر ص 108)

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی اور اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی رضی اللہ تعالیٰ عنھما کے درمیان بہت خوشگوار تعلقات تھے

ایک مرتبہ دونوں بزرگوں کی ملاقات ہوئی اعلیٰ حضرت حضور اشرفی میاں نے اعلیٰ حضرت امام اہل سنت امام احمد رضا خان بریلوی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: مولانا! آپ کو مصطفی رضا خاں کی ولادت مبارک ہو۔،، امام احمد رضا خان بریلوی رضی اللہ عنہ نے بھی آنکھیں بند کئے پھر کھول کر ارشاد فرمایا: "میاں! آپ کو مصطفی اشرف کی ولادت مبارک ہو۔،، کچھ دنوں کے بعد بریلی کے تاجدار کے یہاں چھوٹے صاحبزادے مصطفی رضا خان کی پیدائش ہوئی اور کچھوچھہ کے تاج دار کے یہاں چھوٹے صاحب زادے مصطفی اشرف پیدا ہوئے۔ (بحوالہ شیخ اعظم نمبر 107)

اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کی نگاہ میں امام اہل سنت کا مقام ملاحظہ فرمائیں: - جب امام اہلسنت کا وصال ہوا تو اعلیٰ حضرت اشرفی میاں اپنے دولت کدے پر رونق افروز تھے، وضو فرماتے ہوئے رونے لگے کسی کی سمجھ میں نہیں آیا۔ استفسار پر فرمایا میں فرشتوں کے کندھے پر قطب الارشاد (اعلیٰ حضرت امام اہل سنت) کا جنازہ دیکھ کر رو پڑا ہوں۔ اگلے ہی ہفتے تعزیت کے لئے بریلی شریف روانہ ہو گئے حضرت صدر الافاضل علیہ الرحمہ نے 1341ھ میں مراد آباد کی سرزمین پر آل انڈیا سنی کانفرنس منعقد کرائی تو اس کے خطبہ صدارت میں اعلیٰ حضرت اشرفی میاں نے ارشاد فرمایا: "ان کے (یعنی امام اہلسنت) کے فراق نے میرا بازو کمزور کر دیا۔،، (بحوالہ شیخ اعظم نمبر ص 108)

ان دونوں بزرگوں کی باہمی الفت و محبت کا اندازہ اس سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ امام اہل سنت محدث بریلوی نے اپنے فرزند اکبر حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خان کو اعلیٰ حضرت اشرفی میاں سے سلسلہ منوریہ میں خلافت دلوائی اور اعلیٰ حضرت اشرفی میاں نے اپنے فرزند اکبر سلطان الواعظین عالم ربانی مولانا سید احمد اشرف کو مجدد اسلام اعلی حضرت فاضل بریلوی سے سلسلہ قادریہ سے خلافت دلوائی کیا ایسی یگانگت کی مثال کہیں آسانی سے مل سکتی ہے؟ (بحوالہ شیخ اعظم نمبر ص 109، 108)

حضور اشرفی میاں قدس سرہ اور امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ کے مابین محبت و احترام کا ایسا بابرکت رشتہ تھا۔ جو نصرت و حمایت دین وملت کے لیے تھا اور ان شخصیات کی حیات ہمارے لئے مشعلِ راہ ہے۔

اللہ رب العزت جل جلالہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں ہم سب کے مابین الفت و محبت عطا فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

حجۃ الاسلام علامہ حامد رضا خان علیہ الرحمہ کا علمی مقام

از شرف قلم:-محمد سلیم رضا رضوی برکاتی بریلوی ارشدی*

حجۃ الاسلام علامہ مفتی محمد حامد رضا خاں علیہ الرحمہ کا علمی مقام :- شہزادہ اعلیٰ حضرت استاد محدث اعظم پاکستان مولانا حامد رضا خان قادری رضوی نوری رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی ذات بابرکات کو اللہ تعالیٰ نے بے شمار علوم وفنون اور ان گنت صفات حمیدہ سے مالا مال کیا ہے دیگر خصوصیات کے ساتھ ساتھ آپ کے معمولات میں نعت گوئی کا بھی بڑا حصہ رہا ہے فن شاعری کی بات کی جائے تو نعتیہ شاعری کرنا بھی کمال ومہارت کا کام ہے نعت گوئی ہر ایک کے بس کی بات نہیں جب تک یہ یقین نہ ہو کہ یہ کلام شرعی غلطی سے پاک ہے لہذا ہو سکے تو علمائے کرام بزرگان دین کا ہی کلام پڑھا جائے کہ اس میں عافیت ہے اس ضمن میں امام اہلسنت مولانا شاہ احمد رضا خاں صاحب علیہ الرحمہ کی حدائق بخشش، استاذ زمن حضرت مولانا محمد حسن رضا خاں علیہ الرحمہ کی ، ذوق نعت ،خلیفہء سرکار اعلیحضر ت مداح الحبیب حضرت مولانا جمیل القادری رضوی علیہ الرحمہ کی قبالہ ء بخشش شہزادہ ء اعلی حضرت علامہ مفتی محمد حامد رضا خان علیہ الرحمہ کی بیاض پاک ،خلیفہ سرکار اعلی حضرت صدرالا فاضل حضرت علامہ سید محمد نعیم الدین مرادآبادی علیہ الرحمہ کی ریاض النعیم ،مفسر شہیر حکیم الامت حضرت مولانا مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمۃ اللہ علیہ کی 'دیوان سالک وغیرہ

وارث علم وحکمت اعلیحضر ت حجۃ الاسلام مولانا الشاہ مفتی محمد حامد رضا خاں رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی ولادت باسعادت ربیع الاول ۱۲۹۲ ہجری مطابق ۱۸۷۵ عیسوی محلہ سودہ گران بریلی شریف یوپی ھند میں ہوئی

آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی تعلیم وتربیت اپنے والد ماجد آفتاب علم وحکمت امام اہل سنت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ والرضوان کے زیر سایہ ہوئی۔آپ تمام علوم وفنون میں کامل دسترس اور مہارت تامہ رکھتے تھے آپ اپنے والد گرامی سرکار اعلی حضرت علیہ الرحمہ کے جانشین و وارث وامین تھے آپ کی شخصیت کی حقانیت اسلام کی دلیل تھی آپ نے خدمت دین میں اپنی زندگی کا ہر لحہ صرف کر دیا اپنے درس وتدریس سے ہزاروں تشنگان علوم کو سیراب کیا مفتی اعظم ہند مولانا محمد مصطفی رضا خاں علیہ الرحمہ، شیخ القرآن علامہ عبدالغفور ہزاروی علیہ الرحمہ، شیر بیشہ اہل سنت مولانا محمد حشمت رضا خاں رحمۃ اللہ تعالی علیہ ومحدث اعظم پاکستان مولانا سردار احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ آپ کے اجلہ خلفاء وتلامذہ میں سے ہیں آپ کی تقریر وتحریر سے اسلام وسنیت کی تبلیغ ہوئی اور ناموس مصطفی ﷺ آپ کی زندگی کا اصل مقصد رہا آپ کی زندگی غلبہ اسلام، بلندی پرچم اسلام، دین وسنیت کی نشر واشاعت کے لئے وقف تھی تاحیات تعلیمی تبلیغی سیاسی وسماجی خدمات کے کارہائے نمایا انجام دیتے رہے عرب وعجم کے بڑے بڑے علماء وفضلاء نے آپ کی فصاحت وبلاغت کے جلوہ سامانیوں پرداد دی اور اسناد تحسین سے نوازا۔ دنیائے اسلام میں آپ کی شخصیت عظیم مقام ومرتبہ کی حامل ہے آپ کو خلافت وشرف بیعت نورالعارفین حضرت سید ابوالحسین احمد نوری مارہروی رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے حاصل تھی۔

رکن اعلیٰ آل انڈیا تحریک تحفظ سنیت خانقاہ رضویہ مرکز اہلسنت درگاہ اعلیٰ حضرت بریلی شریف یوپی الھند

گونا گوں مشاغل کے باوجود آپ رحمۃ اللہ علیہ کی قابل صد مبارک باد تصانیف محتاج تعارف نہیں ''الدولۃ المکیہ فی المادۃ الغیبیہ '' جو سرکار اعلی حضرت علیہ الرحمہ کی ایک عظیم تصنیف جو عربی زبان میں ہے اس کا اردو ترجمہ آپ کا علمی وادبی شاہ کار ہے۔

فتاوی حامدیہ آپ کی فقہی شان وشوکت کا بین ثبوت ہے اور کیوں نہ ہو جبکہ حضور آعلی حضرت نے فرمایا ہے

حامد منی انا من حامد حمد سے ہمد کماتے یہ ہی (حدائق بخشس)

اور آپ رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ وقت کے بہترین شاعروں میں سے ہیں بیاض پاک جو آپ کے فن شاعری کی مہارت پر دال ہے جسے آپ نے ۱۴۱۰ ہجری میں لکھا

نبی کی شان میں یوں لب کشا ہوتے ہیں

چاند سے ان کے چہرے پہ گیسوئے مشک فام دو — دن ہے کھلا ہوا مگر وقت سحر ہے شام دو

اب تو مدینہ لے بلا گنبد سبز دے دکھا — حامد و مصطفی تیرے ہند میں ہیں غلام دو

آپ اپنے والد محترم سرکار اعلی حضرت کی شان میں ارشاد فرماتے ہیں

اے رضا مرتبہ کتنا ہوا بالا تیرا	۞	ہند تو ہند عرب میں ہے شہرا تیرا
نام اعلی تیرا حضرت اعلی تیرا	۞	کام اولی ہے تیرا اے شہ والا تیرا
کوئی کیا جانے بڑا کتنا ہے رتبہ تیرا	۞	اصفیا چومنا چاہیں وہ ہے تلوا تیرا
اس زمانے میں کوئی تجھ سا نہ دیکھا نہ سنا	۞	غوث اعظم کی کرامت تھی سراپا تیرا
مسلک حق کی ضمانت ہے تیرا نام رضا	۞	شان تحقیق ادا کر گیا خامہ تیرا
تونے ایمان دیا تو نے جماعت دیدی	۞	اہل سنت پہ ہے احسان یہ آقا تیرا
مصطفی کا ترے خادم ترے حامد کا غلام	۞	خوشتر بندہ دربار ہے تیرا

۱۷ جمادی الاولی ۱۳۶۲ ہجری مطابق 23 مئی 1943 عیسوی کو وصال فرمایا۔ آپ کا مزار مبارک اپنے والد گرامی سرکار امام احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان کے مزار مقدس کی داہنی جانب ہے۔ درگاہ اعلیحضر ت کے نام سے بریلی شریف یوپی الھند میں جو مرکز عقیدت بنا ہوا ہے۔

دعا ہیکہ مولیٰ تعالیٰ ہمیں سرکار حجۃ الاسلام کی مبارک زندگی پر چلنے کی توفیق رفیق عطا فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (بیاض پاک سرکار مفتی محمد حامد رضا خان علیہ الرحمۃ والرضوان)

سیدنا حضور مجاہد ملت علیہ الرحمہ ایک مرد قلندر

از شرفِ قلم* آلِ رسول حضرت علامہ ومولانا سید محمد قربان علی حسنی حسینی قادری جمالی رامپوری

پھر مجاہد سا جری تو بھیج ہم میں اے خدا ظلم کے چنگل سے ملت کو چھڑانے کے لئے

ملت اسلامیہ! وہ لوگ انتہائی خوش نصیب ہیں، جنکے دلوں میں اولیاء کرام کی محبت موجزن ہے، اس لیے کہ اولیاء اللہ کی محبت رضائے الٰہی کے لئے ہے اور ان سے محبت کیوں کرنی چاہیے اور کیسے کرنی چاہیے اور اسکے پیچھے انکی زندگی کو اپنانے کے لئے آخر کار راز کیا ہے اور انکی زندگی کو کیسے ہم ہمیشہ کے لیے محفوظ کر سکتے ہیں جو آنے نسلوں کی لیے بھی مشعل راہ ثابت ہو سکے تو یقینا آپ کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ اسلاف کی حیات وخدمات، کردار وعمل اور ان کی یادوں کے بجھتے ہوئے چراغوں کی لو کو تیز کرنا ہر مومن کی دینی ملی اور اخلاقی فریضے میں داخل ہے۔ اس لئے کہ بدعقیدگی، بدعملی اور بے راہ روی کے ماحول میں ان کی حیات کے تابندہ نقوش دم توڑتے جذبوں ،ٹوٹتے حوصلوں اور منتشر خیالوں کو یقین واعتماد کی منزل عطا کرتے ہیں۔ تاریخ پر جن لوگوں کی گہری نظر ہے وہ اس بات سے خوب اچھی طرح واقف ہیں کہ جب جب تاریکی کے سائے گہرے ہوئے ہیں، آزاد خیالی کا طوفان اٹھا ہے اور آوارگی کے مہلک جراثیم نے صالح نظریات کو متاثر کرنے کی کوششیں کی ہیں۔ تب اللہ رب العزت ایسے مجاہد کو بھیج دیتا ہے۔

حضور مجاہد ملت کی ولادت 8 / محرم الحرام 1322ھ بمطابق 22 / مارچ 1904ء میں ہوئی۔ اور وصال مبارک 6 / جمادی الاول 1401ھ بمطابق 13 / مارچ 1981ء میں ہوا۔ آپ کی 78 سالہ زندگی سے 28 سال تعلیم وتربیت کے لیے نکال دیئے جائیں تو 50 / سال بچ جاتے ہیں۔ یعنی آپ پورے پچاس سال تک پورے ہوش وحواس کے ساتھ مذہب ومسلک اور قوم وملت کی خدمات انجام دیتے رہے۔ ان کے فضل وکمال اور انقلاب آفریں حیات کے ہر ایک پہلو میں انفراد وامتیاز کا عنصر شامل ہے۔ وہ علم وعمل اور اخلاص وتقویٰ کے بامِ رفیع پر فائز تھے اور اپنے وقت کے ممتاز علماء ومشائخ کے جھرمٹ میں صفِ اول کے عالم اور اپنی نگاہِ کیمیا اثر سے دلوں کی دنیا میں انقلاب برپا کر دینے والے مرشدِ کامل تھے۔ آپ علم کے ساتھ عمل اور گفتار کے ساتھ کردار کے بھی غازی تھے۔ آپ دین ودانش کا مرقّع، تقویٰ وطہارت کا پیکر، حسنِ اخلاق کا مظہر، عشق ووفا کا چمکتا آئینہ، عزم وہمت کا کوہِ ہمالہ اور ایوانِ نجدیت میں حق وصداقت کی آواز سے زلزلہ پیدا کرنے والے مردِ مجاہد تھے۔

سیرت مبارکہ کے تابناک پہلو:- سرکار مجاہد ملت اپنی ذات میں ایک انجمن تھے ان کی زندگی کا ہر ایک گوشہ بڑا تہہ دار اور

تابناک ہے ان کی سیرت وکردار میں اسلافِ کرام جیسی معنویت پائی جاتی ہے وہ ہاشمی وعباسی خاندان کے چشم وچراغ تھے ان کی رگوں میں ہاشمی خون موجیں مارتا تھا یہی وجہ ہے کہ ہمت وجرات میں وہ ہمیشہ جلالِ مرتضوی اور قومی وملی قیادت کے معاملے میں اسوۂ شبیری کا نمونہ پیش کرتے رہے حضور مجاہد ملت علیہ الرحمہ کی کتابِ سیرت وکردار کے یہ نہایت درخشاں ابواب ہیں، جن پر شرح وبسط کے ساتھ بہت کچھ لکھا جاسکتا ہے۔

اپنے نفس سے جہاد:- دنیائے اہلِ سنت انھیں ''مجاہدِ ملت'' جیسے مہتم بالشان لقب سے یاد کرتی ہے، جو مبنی برحقیقت ہے۔ وہ اسم بامسمّٰی مجاہد تھے۔ ان کی پوری زندگی فکری وعملی جہاد میں گذری۔ وہ تادمِ حیات جہاد بالنفس اور جہاد باللسان کا مقدس فریضہ بحسن وخوبی انجام دیتے رہے۔

حضرت امام احمد بن حنبل اپنی مسند میں حدیث نقل فرماتے ہیں کہ فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجت الوداع کے موقع پر ارشاد فرمایا: **ألا أخبركم بالمؤمن ؟ من أمنه الناس على أموالهم وأنفسهم ، والمسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده ، والمجاهد من جاهد نفسه في طاعة الله ، والمهاجر من هجر الخطايا والذنوب۔۔**

ترجمہ: کیا میں تمہیں مومن کے بارے میں خبر نہ دے دوں؟ (توسنو) مومن وہ ہے جس سے لوگ اپنی جان اور مال کے معاملے میں امان پائیں اور مسلمان وہ ہے، جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان سلامت رہیں۔ مجاہد وہ ہے جو اطاعتِ الٰہی میں اپنے نفس سے جہاد کرے اور مہاجر وہ ہے جو گناہوں کو چھوڑ دے۔

معلمِ کائنات جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بلاغت آشنا زبانِ مبارک سے ادا ہونے والی یہ حدیث اپنے اندر بڑی وسعت ومعنویت رکھتی ہے۔ یہ حدیث ''جوامع الکلم'' کا ایک دلکش نمونہ ہے، جس میں حقائق ومعارف کا سمندر موجیں ماررہا ہے مومن ومسلم اور مجاہد ومہاجر سے متعلق یہ چند جملے قیامت تک لیے پوری دنیائے انسانیت کے حق میں خضرِ راہ اور مشعلِ ہدایت کا کام انجام دیں گے حضور مجاہد ملت کی شخصیت کے حسن وقبح پہچاننے کا سب سے بڑا معیار قرآن وحدیث اور شریعت کی میزان ہے۔

حدیث جہاد بالنفس کی روشنی میں جب ہم مجاہد ملت علیہ الرحمہ کی کتابِ زندگی کا مطالعہ کرتے ہیں تو ان کی سیرت وکردار کا رخ بڑا حسین وجمیل نظر آتا ہے وہ مومنِ کامل اور مسلمِ کامل کے ساتھ معنوی لحاظ سے ایک باکمال مہاجر اور اولوالعزم مجاہد تھے۔ حضرت مجاہد ملت علیہ الرحمہ سنتِ نبوی کے بڑے زبردست پابند تھے۔ (سنت نبوی کی پیروی اور پابندی ہی اصل تقویٰ ہے) روزمرہ کی زندگی میں کوئی بھی نقل وحرکت سنت کے خلاف نہ تھی۔ کلوخ بالالتزام لیتے تھے۔ عمامہ کے ساتھ نماز پڑھتے تھے۔ عمامہ کبھی بندھا ہوا نہیں رکھتے تھے، بلکہ کھول کر رکھتے تھے۔ کھانا نمک سے شروع کرتے تھے اور نمک پر ختم کرتے تھے سفر وحضر میں نمازِ باجماعت کے سختی سے پابند تھے۔

(ماہنامہ اشرفیہ کا مجاہد ملت نمبر، ص:۱۴۶)

عوام وخواص سمیت آج پوری دنیائے اہلِ سنت حضور مجاہد ملت کی ہمت وجرات، حق گوئی وبیباکی اور ان کے مجاہدانہ تیور کا خطبہ

پڑھتی ہے۔کیوں؟ صرف اس لیے کہ ان کے دل میں خشیتِ الٰہی کا طوفان موجزن تھا اور ان کے سینے میں عشقِ رسالت کا چراغ روشن تھا۔خدا سے ڈرنے والا کسی سے نہیں ڈرتا۔وہ دنیا کی ہر طاقت سے ٹکرا جاتا ہے اور ہر باطل قوت کا پنجہ مروڑ دیتا ہے۔

مجاہد ملت کے دل سے خوفِ خداوندی کے اٹھنے والے طوفان نے بھی یہی کام کیا کہ مخالف ہواؤں اور باطل طوفانوں کا رخ پھیر دیا اور ان کے دل میں روشن شمعِ عشقِ رسالت کی تجلیوں نے انسانی قلوب واذہان کو منور کر دیا۔خدا سے ڈرنے والا سچا عاشقِ رسول کبھی دنیا کی پرواہ نہیں کرتا۔وہ بزدل نہیں، بلکہ دلیر ہوتا ہے۔ان کی فطرت میں روباہی نہیں، بلکہ شیروں جیسی دلیری و بلند حوصلگی ہوتی ہے۔ مجاہد ملت کی رگ رگ میں جذبۂ عشقِ رسول خون بن کر گردش کرتا تھا اور اسی سرمایۂ عشق کو ہتھیار بنا کر وہ زندگی بھر حکومتِ وقت کو چیلینج کرتے رہے۔عظمتِ توحید اور ناموسِ رسالت پر حملہ کرنے والوں کے خلاف جہاد کرتے رہے اور میدانِ مناظرہ میں انہیں پچھاڑتے اور شرمناک ذلتوں سے دوچار کرتے رہے۔انہیں ''قدوۃ الواصلین، برہان العارفین اور سراج السالکین'' کا معزز خطاب اس لیے ملا ہے کہ وہ اپنے وقت کے سچے عاشقِ رسول اور فنافی اللہ وفنافی الرسول کے بامِ رفیع پر فائز تھے۔

آپ مال کے جتنے دھنی اور رئیس تھے، اس سے کہیں زیادہ نفس کے غنی اور رئیس تھے۔آپ کی حیاتِ مبارکہ میں مال پر، غنا پر نفس کا استغنا حاوی اور غالب نظر آتا ہے۔مال کے استحصال اور غنا وثروت میں اضافہ کی طرف کبھی آپ کا رجحان نہ ہوا، بلکہ جو بھی تھا، اسے دین کی راہ میں اور حاجت مندوں کی حاجت روائی میں صرف کرتے رہے۔آپ کا غنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے غنا کی مانند تھا۔اس غنا سے اپنی ذات کو کم اور دوسروں کو زیادہ فائدہ۔کتنے ہی ایسے مدارس ومکاتب ملیں گے، جن کا آپ بھرپور تعاون فرماتے تھے اور عام طور سے علماء چندہ لیتے ہیں، لیکن آپ چندہ دیتے تھے۔آپ نے اپنا سارا اثاثہ اور اپنا تمام مال وزر تعمیرِ مساجد اور فروغِ مدارس کے لیے وقف کر دیا۔

(مجاہد ملت نمبر، ص: ۳۲۳-۳٤۲-۳۸۳)

نفس کا استغنا حاوی اور غالب نظر آتا ہے۔مال کے استحصال اور غنا وثروت میں اضافہ کی طرف کبھی آپ کا رجحان نہ ہوا، بلکہ جو بھی تھا، اسے دین کی راہ میں اور حاجت مندوں کی حاجت روائی میں صرف کرتے رہے۔آپ کا غنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے غنا کی مانند تھا۔اس غنا سے اپنی ذات کو کم اور دوسروں کو زیادہ فائدہ۔کتنے ہی ایسے مدارس ومکاتب ملیں گے، جن کا آپ بھرپور تعاون فرماتے تھے اور عام طور سے علماء چندہ لیتے ہیں، لیکن آپ چندہ دیتے تھے۔آپ نے اپنا سارا اثاثہ اور اپنا تمام مال وزر تعمیرِ مساجد اور فروغِ مدارس کے لیے وقف کر دیا۔

(مجاہد ملت نمبر، ص: ۳۲۳-۳٤۲-۳۸۳)

اللہ عزوجل ہمیں حضور مجاہد ملت علیہ الرحمہ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق رفیق عطا فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حالات بہادر شاہ ظفر بادشاہ ہند

از شرفِ قلم:- محمد مقصود عالم فرحت ضیائی ارشدی ہاسپیٹ کرناٹک الھند

کانٹوں کو مت نکال چمن سے او باغباں
یہ بھی گلوں کے ساتھ پلے ہیں بہار میں

قارئین کرام:- تیموری سلطنت کا اختتام اور مغلیہ سلطنت کے عہد کا آفتاب عالم تاب ۱۵۲۶ میں ظہیر الدین بابر کے توسط سے طلوع پزیر ہوتا ہے اور ۱۸۵۷ میں ابوظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ ظفر پر جا کر غروب ہو جاتا ہے یعنی تقریباً ۳۳۱ سال تک مغلیہ سلطنت عروج و زوال کے ساتھ ہندوستان میں قائم رہتی ہے۔

ہندوستان میں مغلیہ سلطنت کی آخری کڑی جو حکومت ہند کے مسند پر فروکش رہا اس کا تاریخی اسم گرامی ابوظفر اور کامل نام سراج الدین محمد بہادر شاہ تھا اور وہ اردو زبان میں اپنا تخلص ''ظفر'' استعمال کرتے تھے دوسری زبان کی شاعری میں ان کا تخلص ''شوق رنگ'' ہوتا تھا مرزا بطور ٹائیٹل مستعمل ہوتا رہا۔

بہادر شاہ ظفر کی ولادت ۲۴ اکتوبر ۱۷۷۵ء کو دہلی کی سرزمین پر معین الدین اکبر شاہ ثانی کے شاہی گھر لال بائی جو ایک راجپوت خاندان کی شہزادی تھی اس کے بطن سے ہوئی۔

آپ کی تعلیم و تربیت کا محل میں خاص انتظام کیا گیا ابتدائی تعلیم و تربیت اپنے دادا شاہ عالم ثانی کے زیر نگرانی ہوئی شاعری و فن خطاطی کا شوق بھی وہیں سے پیدا ہوا بلکہ کہا جاتا ہے کہ خط نسخ میں ان کا کوئی جواب نہ تھا حافظ محمد خلیل صاحب نے کلام مجید کا درس دیا اتالیق کی ذمہ داری حافظ ابراہیم صاحب نے نبھائی اور انہوں نے فارسی انشا پردازی اور عربی کی تعلیم سے آراستہ فرمایا ذوق، غالب، میر عزت اللہ عشق اور شاہ نصیر جیسے استاد فن سے شاعری میں کمال حاصل کیا انہوں نے اردو، عربی اور فارسی زبان کے ساتھ گھڑسواری تلوار بازی، تیراندازی اور بندوق چلانے میں کافی مہارت حاصل کر لی۔

وہ ایک اچھے صوفی، دیندار، صوم و صلوٰۃ کے پابند انسان تھے اپنے زمانے کے مشہور ادیب و شاعر کی حیثیت سے جانے جاتے تھے اس طرح کئی زبان اور مختلف علوم و فنون میں آفتاب باکمال بن کر چمک رہے تھے اس لئے غالب انہیں ''شاہ دیں دار'' کہا کرتے مذھبی اعتبار سے صوفیانہ مزاج کے حامل اور پیری و مریدی کو حق جاننے والے تھے اور خود بھی حضرت فخر الدین علیہ الرحمہ سے ارادت رکھتے تھے خلفائے راشدین سے محبت و عقیدت ان کے ایمان کا حصہ تھا

ایک مرتبہ سلطان الہند خواجۂ خواجگان۔عطائے رسول۔ہندالولی غریب نواز معین الملۃ والدین حضرت سید حسن سجزی چشتی اجمیری قدس سرہ العزیز کے مزار پاک پر حاضری دی اور دربار کے متعلقین سے سلطنت کی مشکلات اور مصائب سے نجات پانے کیلئے مشورہ مانگا تو ان سے خدام نے کہا کہ ایک صورت ہے آپ فیوض و برکات چشت ہشت بہشت سے مستفیض و مستنیر ہو سکتے ہیں آپ جانتے ہیں کہ محبوب الٰہی قدس سرہ اور ان کے جاں نثار حضور امیر خسرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان محمد شاہ رنگیلا کا مزار ہے جو ایک

مرید صادق اور پیر کامل کے مابین حائل ہے ان کی قبر کشائی فرما کر وہاں سے دوسری جگہ منتقل کر دیا جائے تو دونوں بزرگان کو راحت ملے گی جس سے آپ کی سلطنت کا سورج غروب ہونے سے بچ سکتا ہے بہادر شاہ ظفر نے جواب دیا کہ میں اس کام کو انجام نہیں دے سکتا تا ریخ مجھے مفاد پرست وخود غرض قرار دے گی اور یہ طعنہ دے گی کہ اپنی حکومت بچانے کیلئے اپنے دادا کی قبر اکھاڑ دی اور یہ مجھے گوارہ نہیں۔

بہادر شاہ ظفر کی آٹھ بیویوں کا ذکر ملتا ہے لیکن یہ حتمی تعداد نہیں ہے جن سے سولہ لڑکے اور اکتیس لڑکیاں تھیں اور بعض روایات میں بیس لڑکوں کا تذکرہ ملتا ہے بہادر شاہ ظفر کے دادا کا انتقال ۱۸ نومبر ۱۸۰۶ء کو ہوا تو ان کے والد معین الدین اکبر شاہ ثانی کی تاج پوشی ہوئی اس وقت بہادر شاہ ظفر کی عمر اٹھائیس برس کی تھی اسی عہد میں مغلیہ سلطنت زوال پزیر ہونے لگی تھی بادشاہت کا انحطاط شروع ہو چکا تھا انتظامی امور کا باگ ڈور ایسٹ انڈیا کمپنی کے ہاتھوں میں جا چکا تھا۔ ۱۸۰۰ تک ہندوستان پر کمپنی کی پکڑ مضبوط ہو چکی تھی شاہ ثانی صرف نام کے حکمراں رہ چکے تھے جنوری ۱۸۱۰ میں بہادر شاہ ظفر ولی عہد کے مرتبے پر فائز کئے گئے ۱۸۲۵ میں نواب احمد قلی کی بیٹی سے شادی ہوئی اس وقت اپنی کے پچاس سال میں قدم رکھ چکے تھے۔ ۳ ستمبر ۱۸۳۷ کو ۶۲ سال کی عمر میں تاج پوشی ہوئی اور ہند کی سلطنت برائے نام عطا کی گئی۔

بہادر شاہ ظفر ہندوستان کے ایک ایسے صوفی منش بادشاہ تھے جسے ہندو مسلم یکساں چاہتے تھے اور عزت واحترام کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے وہ اپنے رعایا کے دلوں پر راج کرتے تھے شاعر کی حیثیت سے زیادہ عوام الناس میں مقبول تھے تعصب وتنگ نظری سے قلب وجگر پاک وصاف تھا مذھب سے عشق کے علم بردار تھے خلفائے راشدین کی محبت وعقیدت کو اپنے ایمان کا حصہ تصور کرتے تھے جس پر ان کا یہ شعر دال ہے۔

ابوبکر و عمر عثمان و حیدر کا کیا کہنا	۞	ظفر ہم خاک پا ان چار یار مصطفی کے ہیں
وہ مسلماں ہیں ظفر صاحب ایماں کہ جنھیں	۞	نہ صحابہ سے ہو بغض اور نہ شبیر سے لاگ

یہی وجہ تھی کہ جب انقلاب کا دور شروع ہوا جس کو انگریز غدر کا نام دیتا ہے یہ ۱۸۵۷ کا زمانہ ہے کہ بہادر شاہ ظفر کے ایک آواز پر ہندو مسلم سب انگریز کے خلاف متحد ہو کر اٹھ کھڑے ہوئے اور جنگ آزادی کا طبل بجا دیا اس کے دو سبب بیان کئے جاتے ہیں اول تو یہ ہے کہ کمپنی نے تمام صوبے اور کئی ریاستوں کو اپنی حکومت میں شامل کر لیا جس سے اہل ہند میں شکوک وشبہات پیدا ہوئے دوسرا یہ ہوا کہ ہندوستانی فوجیوں میں جو کارتوس بٹا وہ سور اور گائے کی چربی سے آلودہ تھے جس کو بندوق میں ڈالنے سے پہلے دانتوں سے کاٹنا پڑتا تھا جس سے مذھبی جذبات میں ابال آیا اور آزادی کا فلک شگاف نعرہ بلند ہونے لگا اور اس طرح پہلی جنگ آزادی کا آغاز ہو گیا جس کی قیادت بہادر شاہ ظفر نے کی اس جنگ نے انگریز کے دانت کھٹے کر دیئے مگر چند غداروں کی وجہ سے شکست کا منہ دیکھنا پڑا اور انگریزوں نے دہلی فتح کر لیا اس کے بعد مسلمانوں کی تباہی کا دور شروع ہو گیا بہادر شاہ ظفر گرفتار کر لئے گئے اور ان کے دو بیٹے کے علاوہ سارے بیٹوں کا قتل کر دیا گیا ۱۸۵۷ کے جنگ آزادی کا خاتمہ ہوتے ہی زمام حکومت برطانیہ کے سپرد کر دیا گیا ۲۷ جنوری ۱۸۵۷ کو یورپین فوجی کمیشن دہلی میں جمع ہوا اور سیشن بورڈ تشکیل دے دی گئی ۲۷ جنوری ۱۸۵۷ ہی کو دن کے گیارہ بجے مقدمہ کی سماعت شروع کر دی گئی ۲۹ مارچ ۱۸۵۷ کو قومی مجرم قرار دے کر جلاوطن کر دینے کا حکم سنا دیا گیا۔

بہادر شاہ ظفر کو 17 اکتوبر 1858ء کو سمندری راستے سے رنگون لے جایا گیا۔ان کے ساتھ شاہی خاندان کے 35 مرد اور خواتین بھی تھے۔ ینگون پہنچنے کے بعد وہاں کا انچارج کیپٹن نیلسن ڈیوس دنیا کے تیسری بڑی سلطنت کے آخری سلطان کو ساتھ لئے اپنی رہائش گاہ پر آیا۔نیلسن نے بوڑھے اور بیمار بادشاہ کو اپنے گھر کے پیچھے ایک چھوٹے کمرے میں بند کر دیا۔یہی وہ کمرہ اور قید خانہ تھا جہاں بہادر شاہ ظفر 1862ء تک چار سال رہے۔اسی بند کوٹھری اور تنہائی میں مشہور غزل ''لگتا نہیں ہے دل میرا اجڑے دیار میں''، لکھی۔ بہادر شاہ ظفر کی یہ غزل زندگی کے آخری وقت میں اُن کے دل کا درد بیان کرتی ہے ؂

لگتا نہیں ہے دل میرا اجڑے دیار میں	۞	کس کی بنی ہے عالمِ ناپائیدار میں
بلبل کو باغباں سے نہ صیاد سے گلہ	۞	قسمت میں قید تھی لکھی فصل بہار میں
ان حسرتوں سے کہہ دو کہیں اور جا بسیں	۞	اتنی جگہ کہاں ہے دلِ داغ دار میں
اک شاخ گل پہ بیٹھ کے بلبل ہے شادماں	۞	کانٹے بجھا دیئے ہیں دل لالہ زار میں
عمر دراز مانگ کے لائے تھے چار دن	۞	دو آرزو میں کٹ گئے دو انتظار میں
دن زندگی کے ختم ہیں اور شام ہوگئی	۞	پھیلا کے پاؤں سوئے گے کنجِ مزار میں
کتنا ہے بد نصیب ظفرؔ دفن کے لئے	۞	دو گز زمیں بھی نہ مل سکی کوئے یار میں

آخر 7 نومبر، 1862ء کا وہ خشک دن نکل ہی گیا جس دن بہادر شاہ ظفر کو ظالم انگریز حکمرانوں کی قید سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے آزادی مل گئ۔نیلسن نے بادشاہ کی آخری رسومات کی ادائیگی کا حکم دیا۔اس کے لئے حافظ محمد ابرہیم دہلوی کو بلوایا گیا انہوں نے بادشاہ کو غسل دیا کفن پہنایا بادشاہ کی نماز جنازہ پڑھائی لیکن جب قبر کا مرحلہ آیا تو پورے ینگون شہر میں آخری مغل بادشاہ کے لئے دو گز زمین دستیاب نہیں ہو پائی نیلسن نے سرکاری رہائش گاہ کے احاطے میں قبر کھدوائی اور بادشاہ کو خیرات میں ملی مٹی میں دفن کر دیا گیا اور مغلیہ سلطنت کا آفتاب ہمیشہ ہمیشہ کے لئے غروب ہوگیا

بہادر شاہ ظفر کو ۱۸۵۷ کے جنگ آزادی کا بانی کہنا حق بجانب ہوگا بہادر شاہ ظفر نے بطور یادگار شاعری میں پانچ دیوان چھوڑے جس میں ایک دیوانو غائب ہوگیا چار دیوان پہلی مرتبہ مطبع سلطانی سے چھپ کر شائع ہوئے اس کے بعد مطبع منشی نول کشور لکھنؤ سے چھپے دیوان اول ۱۸۴۵ میں دیوان دوم ۱۸۵۰ میں پھر چاروں دیوان ۱۸۶۱ / ۱۲۷۸ میں میرٹھ سے چھپ کر منظر نامہ پر آیا ۱۸۶۹ میں سب کو ملا کر کلیات ظفر کے نام سے مطبع نول کشور سے شائع کیا گیا نثری تصانیف میں لغت اور اصطلاح دکن تین جلدوں میں ۱۲۲۴ کو مرتب فرمایا جو تالیفات ابوظفری سے منسوب ہوا لیکن اس وقت وہ موجود نہیں ہے دوسری نثری تصنیف ''خیابان تصوف'' اور شرح گلستاں ہے جو ۱۲۵۹ میں طباعت کے مرحلے سے گزر کر منظر شہود پر آئی۔

وضو کے روحانی و سائنسی فوائد

از قلم: محمد عامر حسین مصباحی: مدیر سہ ماہی پیام بصیرت، سیتامڑھی

مقصدِ تخلیق انس وجن اللہ رب العزت کی عبادت ہے اور یہ خالقِ کائنات کا کرم ہے کہ اس نے اپنی عبادت کو بھی انسانی فوائد کا جامع بنادیا ہے۔ نئی نئی تحقیق وریسرچ نے یہ ثابت کردیا ہے کہ اسلامی عبادات مثلاً نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج وغیرہ جیسے امورِ دینیہ میں دینی فوائد کے ساتھ ساتھ بے شمار دنیوی، سائنسی وطبی فوائد مضمر ہیں۔ مگر ابھی ان میں سے سب سے اہم فرض نماز کی کنجی وضو کا تذکرہ مقصود ہے کہ اس سے جسمانی وروحانی اعتبار سے کیا فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

وضو کے روحانی فوائد

﴿عَنْ عَبْدِ اللهِ الصَّنَابِحِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ فَمَضْمَضَ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ فِيْهِ وَاِذَا اسْتَنْثَرَ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ أَنْفِهِ فَإِذَا غَسَلَ وَجْهَهٗ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ وَجْهِهٖ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَشْفَارِ عَيْنَيْهِ فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِ يَدَيْهِ فَإِذَا مَسَحَ بِرَأْسِهٖ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ رَّأْسِهٖ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ أُذُنَيْهِ فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ رِجْلَيْهِ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِ رِجْلَيْهِ ثُمَّ كَانَ مَشْيُهٗ إِلَى الْمَسْجِدِ وَصَلَاتُهٗ نَافِلَةً لَّهٗ " رَوَاهُ مَالِكٌ وَالنِّسَائِىْ﴾

حضرت عبداللہ صنابحی سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جب بندۂ مومن وضو کرتا ہے تو جب کلی کرتا ہے تو خطائیں اس کے منہ سے نکل جاتی ہیں، اور جب ناک میں پانی لے تو خطائیں اس کے ناک سے نکل جاتی ہیں اور جب اپنا منہ دھوتا ہے تو خطائیں اس کے چہرے سے نکل جاتی ہیں حتیٰ کہ اس کی آنکھوں کے پلکوں کے نیچے سے نکل جاتی ہیں، اور جب اپنے ہاتھ دھوتا ہے تو خطائیں ہاتھوں سے نکل جاتی ہیں حتیٰ کہ ہاتھ کے ناخنوں کے نیچے سے نکل جاتی ہیں اور جب اپنے سر کا مسح کرے تو خطائیں اس کے سر سے نکل جاتی ہیں حتیٰ کہ اس کے کانوں سے نکل جاتی ہیں پھر جب پاؤں دھوئے تو خطائیں اس کے پاؤں سے نکل جاتی ہیں حتیٰ کہ پاؤں کے ناخنوں کے نیچے سے نکل جاتی ہیں پھر اس کا مسجد کی طرف جانا اور نماز پڑھنا زیاتی (یعنی مزید ثواب خطاؤں کے جھڑنے کا سبب) ہوتی ہے۔

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: ﴿اِنَّ اُمَّتِیْ يُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرًّا مُّحَجَّلِيْنَ مِنْ آثَارِ الْوَضُوْءِ فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يُّطِيْلَ غُرَّتَهٗ فَلْيَفْعَلْ﴾

قیامت کے دن میری امت اس حالت میں بلائی جائے گی کہ منہ اور ہاتھ پاؤں آثارِ وضو سے چمکتے ہوں گے تو جس سے ہوسکے چمک زیادہ کرے۔(۱) اس طرح بہت سی احادیث اس سلسلے میں وارد ہیں جو وضو کے روحانی فوائد پر مشتمل ہے۔

(۱) (مشکوٰۃ شریف ص:۳۹)

وضو کے طبی و سائنسی فوائد

پہلے ایک نظر مجموعی طور پر وضو کے فوائد پر ڈالتے ہیں پھر یکے دیگرے تفصیلی گفتگو ہوگی۔ ان شاء اللہ عزوجل!
مغربی ممالک میں میں مایوسی یعنی (DEPRESSION) کا مرض ترقی پر ہے، دماغ فیل ہو رہے ہیں، پاگل خانوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ جرمنی کے ڈپلوما ہولڈر ایک پاکستانی فزیوتھراپسٹ کا کہنا ہے، مغربی جرمنی میں ایک سمینار ہوا جس کا موضوع تھا ''مایوسی (DEPRESSION) کا علاج ادویات کے علاوہ اور کن کن طریقوں سے ممکن ہے'' ایک ڈاکٹر نے اپنے مقالے میں یہ حیرت انگیز انکشاف کیا کہ ''میں نے ڈپریشن کے چند مریضوں کے روزانہ پانچ بار منہ دُھلائے کچھ عرصے بعد ان کی بیماری کم ہوگئی۔ پھر ایسے ہی مریضوں کے دوسرے گروپ کے روزانہ پانچ بار ہاتھ، منہ اور پاؤں دُھلوائے تو مرض میں بہت افاقہ ہوا۔ یہی ڈاکٹر اپنے مقالے کے آخر میں اعتراف کرتا ہے، مسلمانوں میں مایوسی کا مرض کم پایا جاتا ہے کیوں کہ وہ دن میں کئی مرتبہ ہاتھ، منہ اور پاؤں دھوتے (یعنی وضو کرتے) ہیں۔(۱)

وضو سے ہائی بلڈ پریشر کا علاج ممکن

ایک ہارٹ اسپیشلٹ کا بڑے وثوق (یعنی اعتماد) کے ساتھ کہنا ہے: ہائی بلڈ پریشر کے مریض کو وضو کراؤ پھر اس کا بلڈ پریشر چیک کرو لازماً کم ہوگا۔ ایک مسلمان ماہرِ نفسیات کا قول ہے: ''نفسیاتی امراض کا بہترین علاج وضو ہے۔'' مغربی ماہرین نفسیاتی مریضوں کو وضو کی طرح روزانہ کئی بار بدن پر پانی لگواتے ہیں۔(۲)

مسواک کے فوائد

وضو کی سنتوں میں ایک سنت مسواک کرنا بھی ہے۔ اگر کوئی وضو سے قبل مسواک کرنے کی عادت بنالے تو سب سے اہم فائدہ جو اس کو نظر آئے گا وہ یہ ہے کہ اس کا منہ اور دانت ہمیشہ صاف ستھرے رہیں گے۔ اس کے علاوہ مسواک سے کیا کیا اہم فائدے ہیں۔ ملاحظہ ہوں۔ علامہ شامی علیہ الرحمہ نے مسواک کے بارے میں تحریر فرمایا ہے کہ مسواک کرنے والے کے لیے مسواک کے مندرجہ ذیل فوائد ہیں۔
بڑھاپے میں تاخیر کرتی ہے۔ ☆ بصارت کو تیز کرتی ہے۔ ☆ مسواک کی بہترین خوبیوں میں سے یہ ہے کہ وہ ہر بیماری کے لیے شفا ہے سوائے موت کے۔ ☆ پل صراط پر چلنے میں تیزی بخشتی ہے۔ ☆ منہ کی صفائی کا ذریعہ ہے۔ رب تعالیٰ کی رضا کا سبب ہے۔ ☆ ملائکہ کو خوش کرتی ہے۔ ☆ منہ کو گندگی کو دور کرتی ہے اور کیڑے لگے ہوئے دانت کو صحیح کرتی ہے۔ ☆ دانتوں کو چمک دار کرتی ہے۔ بصارت کو جِلا بخشتی ہے۔ ☆ مسوڑھوں کو مضبوط کرتی ہے۔ ☆ کھانے کو ہضم کرتی ہے۔ ☆ بلغم کو کاٹتی ہے۔ ☆ نماز کے اجر و ثواب کو بڑھاتی ہے۔ ☆ قرآن کے راستے یعنی منہ کو صاف کرتی ہے۔ ☆ فصاحت کو بڑھاتی ہے۔ ☆ معدہ کو قوت دیتی ہے۔ ☆ شیطان کو ناراض کرتی ہے۔ ☆ نیکیوں میں اضافہ کرتی ہے۔ ☆ صفرا (ایک زرد رنگ کا کڑوا مادہ) کو کاٹتی ہے۔ ☆ بالوں کی جڑوں کو

---

(۱) (نماز کے احکام ص: ۴)
(۲) (وضو اور سائنس ص: ۴)

مضبوط کرتی ہے۔☆ روح کے نکلنے کو آسان کرتی ہے۔(۱)

او پر جن فوائد کا ذکر ہوا اس کے علاوہ بھی مسواک کے بہت زیادہ فوائد ہیں۔ مثلاً اطبا کا کہنا ہے کہ بعض اوقات گرمی اور معدے کی تیزابیت سے منہ میں چھالے پڑ جاتے ہیں اور اس مرض سے خاص قسم کے جراثیم منہ میں پھیل جاتے ہیں، اس کے علاج کے لیے منہ میں تازہ مسواک مَلیں اور اس کا لعاب کچھ دیر تک منہ کے اندر پھراتے رہیں۔ اس طرح کئی مریض ٹھیک ہو چکے ہیں۔(۲)

مزید یہ کہ مسواک دانتوں کو متعدد بیماریوں سے بچاتا ہے، قوتِ حافظہ میں اضافہ ہوتا ہے، دردِ سر دور ہوتا ہے، سر کی رگوں کو سکون ملتا ہے، اس سے بلغم دور، نظر تیز، معدہ درست اور کھانا ہضم ہوتا ہے۔ عقل بڑھتی، بچوں کی پیدائش میں اضافہ ہوتا، بڑھاپا دیر میں آتا اور پیٹھ مضبوط ہوتی ہے۔(۳)

حضرت سیدنا ابنِ عباس سے روایت ہے کہ مسواک میں دس خوبیاں ہیں: منہ صاف کرتی، مسوڑھے کو مضبوط بناتی ہے، بینائی بڑھاتی، بلغم دور کرتی ہے، منہ کی بدبو ختم کرتی، سنت کے موافق ہے، فرشتے خوش ہوتے ہیں، رب راضی ہوتا ہے، نیکی بڑھاتی اور معدہ درست کرتی ہے۔(۴)

اور جو شخص مسواک کرنے کا عادی ہو مرتے وقت اسے کلمہ پڑھنا نصیب ہوگا۔(۵)

لہٰذا اس سنت کو وضو میں بھی اپنانے کی عادت بنالینا چاہیے اور اس کے علاوہ بھی مسواک پر مواظبت کرنا چاہیے تاکہ دارین کی بھلائیوں کا حصول ہو۔

ہاتھ دھونے کے روحانی و سائنسی فوائد

وضو کی ابتدا ہاتھ دھونے سے کی جاتی ہے۔ جہاں یہ ایک سنت ہے وہیں ایک بہت اہم فوائد پر بھی مشتمل ہے۔ دن میں مختلف کاموں کے انجام دیتے وقت بہت سارے گندے جراثیم ہاتھوں میں بیٹھ جاتے ہیں۔ ساتھ ہی مشینی دور میں مشینوں کے ذریعہ کام کرنے کی وجہ سے طرح طرح کمیکلز اور آلودگیاں ہاتھوں میں لگتی ہیں دن میں پانچ مرتبہ ہاتھ دھونے ان آلودگیوں اور ان سے پیدا ہونے والی بیماریوں سے محفوظ رہا جاسکتا ہے۔ اس کے علاوہ ہاتھوں کو متعدد بار دھونے کے مندرجہ ذیل فوائد ہے۔

(۱) ہاتھ دھونے سے ہاتھوں پر موجود جراثیم اور گندگی دور ہوتی ہے۔

(۲) انسان بہت سی پیٹ کی بیماریوں سے محفوظ رہتا ہے کیونکہ ظاہر ہے کہ انسان ہر چیز اپنے ہاتھوں سے ہی کھاتا ہے لہٰذا ہاتھوں کی صفائی ہر قسم کے جراثیم سے چھٹکارا دلاتی ہے۔

(۳) پرانے مسلمان اطبا اور حکما کا کہنا ہے کہ جسم کے جس حصے کو وافر خون ملتا رہے گا وہ حصہ طاقت ور ہوتا جائے گا۔ رب

---

(۱) (برکاتِ شریعت ص:۹۳)

(۲) (وضو اور سائنس ص:۶)

(۳) (حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح ص:۶۹ بحوالہ وضو اور سائنس)

(۴) (جمع الجوامع للسیوطی ج ۵ ص:۲۴۹ بحوالہ وضو اور سائنس)

(۵) (وضو اور سائنس ص:۹)

رحمٰن نے وضو میں تین مرتبہ ہاتھ دھونے کا حکم اس لیے دیا کہ وافر پانی گزرنے سے وہاں پر بدن کی قوتِ مدبرہ اور حس بیدار ہو کیونکہ جب ٹھنڈا پانی وہاں پڑے گا تو زیادہ سے زیادہ خون پانی کے جھٹکے کا مقابلہ کرنے لیے آنا شروع ہوگا یوں تین مرتبہ ہاتھوں کو غسل دینے سے نہ صرف ان کا میل کچیل دور ہوگا بلکہ وافر خون کی آمد سے وہ مضبوط اور خوبصورت ہوں گے۔(۱)

(۴) اچھی طرح سے ہاتھ نہ دھونے اور ناخن صاف نہ رکھنے کی وجہ سے جراثیم اندر رہ جاتے ہیں اور اس بدہضمی کی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔

دن میں متعدد بار ہاتھوں کو دھونے سے مندرجہ بالا فوائد کے علاوہ مختلف بیماریوں سے بھی آدمی محفوظ رہ سکتا ہے۔ کیونکہ جن کے ہاتھ ہمیشہ گندے ہوتے یا ہاتھوں کو ٹھیک سے صاف نہیں رکھتے ان کو ان بیماریوں کے ہوجانے کا قوی اندیشہ ہوتا ہے۔

(۱) ہاتھوں کے گرمی دانے (Prickly heat)

(۲) جلدی سوزش یعنی کھال کی سوجَن(Infection of skin)

(۳) ایگزیما(Eczema)

(۴) پھپھوندی (وہ جراثیم جو کسی چیز کائی کی طرح جم جاتے ہیں) کی بیماری(Diseases of fungus)

(۵) جلد کی رنگ تبدیل ہوجانا وغیرہ(diseases of skinSkin)

مزید یہ کہ وضو کرنے کے وقت ہاتھوں کو دھونے سے انگلیوں کے پوروں میں شعائیں (Rays) نکل کر ایک حلقہ بناتی ہیں جس کی وجہ سے ہمارے اندر گردش کرنے والا برقی نظام تیز ہوجاتا ہے اور برقی رو جس کے الیکٹرک ریز (Electric rays) ایک حد تک ہاتھوں میں سمٹ آتی ہے اس عمل سے ہاتھ خوبصورت ہوجاتے ہیں اور صحیح طریقہ سے وضو کرنے سے انگلیوں میں ایسی لچک پیدا ہوجاتی ہے جس سے آدمی کے تخلیقی صلاحیتوں کو کینوس پر منتقل کرنے کی خفیہ صلاحیتیں بیدار ہوجاتی ہیں۔(۲)

۲۰۲۰ء میں کورونا وائرس کی خطرناک ترین بیماری جس نے کتنوں کی جانیں لے لی اس سے بچنے کی احتیاطی تدابیر ہاتھوں کو بار بار صابن سے دھونے کو خاص اہمیت دی گئی اور بار بار ہاتھوں کو دھونے کی ترغیب دی گئی، دن بھر میں پانچ وقت وضو میں اچھی طرح سنت کے مطابق تین مرتبہ ہاتھ دھونے کی اس سے اہمیت اجاگر ہوتی ہے۔ اور پیارے آقا کی اس پیاری سنت کی افادیت کا لوگوں کو اندازہ ہوا۔ چنانچہ ڈبلیو، ایچ، او، کی سابقہ ڈاکٹر پونم کھیتر پال سنگھ نے کہا ''ہاتھ دھونا ہمیشہ سے بیماریوں کو دور رکھنے کا ایک اثر دار طریقہ رہا ہے۔ یہ ایک ایسا آسان طریقہ ہے کہ جو ہمیں صحت مند اور محفوظ رکھنے میں مددگار رہوتا ہے۔ کرونا وائرس سے بچاؤ کے لیے بھی ہاتھ دھونا ایک بیحد اثر انگیز طریقہ ہے۔'' نیچے اس کے انداز کو پڑھیں۔

यह एक ऐसा हाथ धोना हमेशा से बिमारियों को दूर रखने का एक परभावी तरीक़ा रहा है''
से बचाव के कोविड 19आसान उपाय है जो की हमें स्वस्थ और सुरछित रखने में मददगार होता है

(۱) (اسلامی عبادات اور جدید سائنس ص:۴۵)

(۲) (وضو اور سائنس، برکاتِ شریعت)

”लिए भी हाथ धोना एक बेहद प्रभावी उपाय है

(NEWS18HINDI)

کلی کرنے کے فوائد

ہر آدمی دن بھر میں کم از کم پندرہ سے بیس مرتبہ کلیاں کرنا چاہیے اس سے بہت ساری بیماریوں سے بچنا آسان ہو جاتا ہے۔کیوں کہ ہواؤں کے ذریعے جو جراثیم ہمارے منہ کے اندر جاتے ہیں وہ بار بار کلی کرنے سے صاف ہو جاتے ہیں اسی طرح غذا جو ہم کھاتے ہیں وہ منہ اور دانتوں میں پھنس جاتے ہیں اگر کلی نہ کی جائے تو غذا سڑ کر اس سے پیدا ہونے والے جراثیم دانتوں میں لگ جاتے ہیں اور دانتوں کی مختلف بیماریاں ہو جاتی ہیں۔اگر متعدد بار کلی کی جائے تو منہ کی اچھی طرح صفائی ہو جانے کی وجہ سے یہ خطرہ نہیں ہوتا۔

اس کے علاوہ ان بیماریوں سے بھی حفاظت ہو جاتی ہے۔

(۱) ایڈز (Aids) کہ اس کی ابتدائی علامات میں منہ کا پکنا بھی شامل ہے۔

(۲) منہ کے کناروں کا پھٹنا۔

(۳) منہ اور ہونٹوں کی داد قوبا (Moniliasis)

(۴) منہ میں پھپھوندی کی بیماریاں اور چھالے وغیرہ

اور اگر روزہ دار نہ ہو تو غرغرہ بھی کرے کیونکہ پابندی کے ساتھ غرغرہ کرنے والا گلے کے کینسر سے محفوظ رہتا ہے۔(۱)

کلی کرنے سے منہ کی صفائی ہوتی ہے، بدبو دور ہوتی ہے، دانتوں اور مسوڑھوں کے ساتھ چمٹے ہوئے غذا کے ذرات دُھل جاتے ہیں اور خاص طور پر دانتوں کی بیماری پائیوریا جس نے آج پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے۔دن میں پندرہ مرتبہ کلی کرنے والے اس بیماری سے بھی محفوظ رہتے ہیں۔(۲)

روزانہ پندرہ مرتبہ کلی کرنا باسانی وضو کے ذریعے سے ہی ممکن ہے۔

ناک میں پانی ڈالنے کے فوائد

انسان ناک کے ذریعے سانس لیتا ہے۔اور ایک دن میں ہزاروں مرتبہ ہم باہر کی ہوا اندر اور اندر کی ہوا باہر چھوڑتے ہیں اگر ناک کی صفائی کا خیال نہ رکھا جائے تو ہواؤں کے ذریعے جو جراثیم ناک میں پہنچتی ہے وہ ناک میں پرورش پا کر خطرناک امراض سے دوچار کرتے ہیں۔

” پھیپھڑوں کو ایسی ہوا درکار ہوتی ہے جو جراثیم، دھوئیں اور گرد وغبار سے پاک ہو اور اس میں ۸۰ فی صد رطوبت یعنی تری ہو ایسی ہوا فراہم کرنے کے اللہ نے ہمیں ناک کی نعمت سے نوازا ہے۔ہوا کو مرطوب یعنی نم بنانے کے لیے ناک روزانہ تقریباً چوتھائی گیلن نمی

---

(۱) (ملخص وضو اور سائنس ص:۱۲)

(۲) (اسلامی عبادات اور جدید سائنس ص:۴۶)

پیدا کرتی ہے۔صفائی اور دیگر سخت کام نتھنوں کے بال سرانجام دیتے ہیں۔ناک کے اندر ایک خُرد بینی (Microscopic) جھاڑو ہے۔اس جھاڑو میں غیر مرئی یعنی نظر نہ آنے والے روئیں ہوتے ہیں جو ہوا کے ذریعے داخل ہونے والے جراثیم کو ہلاک کر دیتے ہیں۔ نیز ان غیر مرئی روؤں کے ذمے ایک اور دفاعی نظام بھی ہے جسے انگریزی میں Lysozyme (لیسوزائم) کہتے ہیں، ناک اس کے ذریعے سے آنکھوں کو Infection (یعنی جراثیم) سے محفوظ رکھتی ہے۔الحمدللہ وضو کرنے والا ناک میں پانی چڑھاتا ہے جس سے جسم کے اس اہم ترین آلے ناک کی سفائی ہوجاتی ہے اور پانی کے اندر کام کرنے والی برقی رو سے ناک کے اندرونی غیر مرئی روؤں کی کارکردگی کو تقویت ملتی ہے اور مسلمان وضو کی برکت سے ناک کے بے شمار پیچیدہ امراض سے محفوظ ہوجاتا ہے۔دائمی نزلہ اور ناک کے زخم کے مریضوں کے لیے ناک کا غسل (یعنی وضو کی طرح ناک میں پانی چڑھانا) بے حد مفید ہے۔''(۱)

(۱)　مزید یہ ہے کہ ناک میں پانی ڈالنے سے ناک کی صفائی ہوجاتی ہے۔

(۲)　ناک کی منجمد بلغمی رطوبتیں دفع ہوجاتی ہیں جس سے سانس لینے میں آسانی رہتی ہے۔

(۳)　ناک میں پانی ڈالنے سے دماغ بھی تروتازہ ہوجاتا ہے۔

(۴)　آواز میں گہرائی اور سہاناپن پیدا ہوتا ہے۔

(۵)　دائمی نزلہ اور ناک کے زخم کے مریضوں کے لیے ناک کا یہ غسل بہت مفید اور مجرب ہے۔

(۶)　ماہرین ہائڈروپیتھی یعنی پانی سے علاج کے ماہرین کے نزدیک ناک میں پانی ڈالنا بصارت کو بھی تیز کرتا ہے۔

(۷)　۱۹۹۳ میں ہندوستان میں جذام (LEPROSY) کے متعلق کی جانے والی جدید سروے رپوٹ کے مطابق جذام کے جراثیم (LEPRA) سب سے پہلے ناک ہی کو اپنا مسکن بناتے ہیں۔لہٰذا وہاں ناک کی صفائی کی خصوصی تاکید کی گئی ہے۔ جسے مسلمان دن میں پندرہ بار نماز کے لیے اپناتے ہیں۔

نوٹ:-　ان شاء اللہ مزید فوائد دوسری قسط میں بیان ہوں گے۔ (جاری)

(۱)　(وضو اور سائنس ص:۱۲)

قوم مسلم بیٹیوں کی حفاظت کیسے کرے

مضمون نگار:-محمد افتخار حسین رضوی محلہ اردو کالونیطیب پور ضلع کشنگنج بہار الھند

عہد حاضر کے انتہائی سنگین، ماڈرن وفیشن پرست، بے حیائی و بے شرمی، فحاشیت وعریانیت، شیطانیت ونفسانیت، اور مذہبی و سماجی پابندیوں سے آزاد پراگندہ ماحول میں مذکورہ بالا سوال کی معنویت اور اہمیت بہت زیادہ بڑھ گئی ہے، زیر تحریر عنوان پر توجہ مرکوز کی جائے تو مزید کئی سوالات ذہن وفکر کے کینوس پر ابھرتے ہیں، جن میں سے پہلا سوال تو یہی ہے کہ قوم مسلم کی بیٹیوں کو کون سے خطرات اور نقصانات کا ڈر ہے؟ جن سے انکی حفاظت کی جائے، دوسرا اہم ترین سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ قوم مسلم کی بیٹیوں کی جان خطرے میں ہے یا عزت وآبرو خطرے میں ہے یا ان کا دین وایمان یا انکی اسلامی تہذیب وثقافت خطرے میں ہے۔ یہ ایسے اہم ترین سوالات ہیں کہ جن کے جوابات قوم مسلم کے اربابِ حل وعقد کو بڑی سنجیدگی سے اجاگر کرنے اور اس کے ہر پہلو پر غور کرنے کی ضرورت ہے، کہ آخر وہ کون سے اسباب ووجوہات ہیں کہ جنکی بنا پر آج قوم مسلم کی بیٹیاں سنگین خطرات کی زد میں ہیں؟

پیش کردہ سوالات کے تناظر میں جب حالات حاضرہ کا اور سماجی رجحانات کا جائزہ لیا جائے تو بخوبی اندازہ ہو جائے گا کہ واقعی موجودہ زمانے میں عورتیں اور لڑکیاں محفوظ نہیں ہیں، خاص کر فیشن زدہ بڑے شہروں میں لڑکیاں زیادہ غیر محفوظ ہیں، اکثر وبیشتر خواتین اور دختران ملک وملت کی آبروریزی، اغوا اور قتل کی دلدوز اور سنسنی خیز خبریں الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کی زینت بنتی رہتی ہیں، موجودہ سماجی واخلاقی قدروں اور اور اصول وضوابط سے آزاد بے حیائی اور طوفان بدتمیزی کے پراگندہ ماحول میں عام طور پر خواتین ودختران ملک وقوم جنسی تشدد کی شکار ہوتی ہیں۔ جو ترقی یافتہ مہذب اور متمدن سماج اور معاشرہ کے لئے انتہائی شرمناک اور باعث ذلت ورسوائی ہے، تحفظ نسواں کے تناظر میں جب ہم قوم مسلم کی بیٹیوں کا جائزہ لیتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ قوم مسلم کی بیٹیوں کی عزت وآبرو اور جان بلکہ انکا دین وایمان بھی محفوظ نہیں ہے، جو قوم مسلم کے لئے سنگین لمحۂ فکر یہ ہے۔ یہ معاملہ ہماری غیرت وحمیت کو للکار رہی ہے۔ خاص کر جب سے لو جہاد کا فتنہ نے سر ابھارا ہے قوم مسلم کی بہت سی نادان بیٹیاں کفار ومشرکین کی سازشوں کا شکار ہو کر دائرۂ اسلام سے باہر ہو چکی ہیں، ہندوؤں کی کئی تنظیمیں منصوبہ بند اور منظم طور پر لو جہاد پر کام کر رہی ہیں، اور ہندو نوجوانوں کو باضابطہ تربیت دیکر دولت کا لالچ دیکر میدان میں اتار رہی ہیں، یہ لڑکے مسلمان لڑکیوں کو دھوکا اور فریب سے محبت کے جال میں پھانس کر انہیں مذہب تبدیل کرنے پر مجبور کرتے ہیں، کچھ عرصہ قبل ہی ارتداد کی شکار ہونے والی مختلف مسلم لڑکیوں کے معاملات سوشل میڈیا میں گردش کرتے ہوئے نظر آئے، جس سے مسلم معاشرے میں اور خاص کر مذہبی حلقوں میں بہت بے چینی محسوس کی گئی، اور حقیقت میں یہ وقت اہل ایمان کے لئے سخت ابتلاء وآزمائش کا ہے، اس لئے قوم مسلم کو بیٹیوں کی حفاظت کے لئے فوری طور پر متحرک، فعال اور سرگرم ہونے کی سخت ضرورت ہے، اس سنگین صورتحال کا مقابلہ کرنے اور بیٹیوں کو کفر وشرک سے محفوظ رکھنے کے لئے ضروری اقدامات، عمدہ اور بہترین انتظامات کی شدید حاجت ہے، ورنہ قوم مسلم سنگین اور خطرناک نتائج بلکہ دردناک سزا بھگتنے کو تیار رہیں۔

قوم مسلم اپنے بیٹیوں کی حفاظت کے لئے درج ذیل تدابیر اور تجاویز پر عمل کریں:- (1) گھر میں دینی ماحول بنائیں اور بیٹوں کو

اسلامی تعلیم وتربیت سے آراستہ کریں، انکا ایمان وعقیدہ مضبوط ہو دلوں میں اسلام، اللہ تعالیٰ ورسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام، اولیائے کرام اور علمائے کرام کی محبت ہو، کفار ومشرکین کی نفرت انکے رگ وریشے میں موجود ہو اور خاص طور پر بیٹیوں کو شرعی پردہ کا عادی بنائیں، اور یہ ناقابلِ تردید حقیقت ہے کہ جس بیٹی اور لڑکی کے اندر اسلامی غیرت وحمیت زندہ ہوگی وہ ہرگز ہرگز دین وایمان کا سودا نہیں کر سکتی

(2) مسلمان اپنے گاؤں، محلے اور کمیونٹی میں بلکہ ضلعی، صوبائی اور ملکی سطح پر تحریک تحفظ دخترانِ ملت اسلامیہ چلائیں، تنظیم قائم کریں اور اپنے زیرِ اثر علاقوں میں سخت شرعی اور سماجی قوانین نافذ کریں اور ان پر عمل کریں، خواتین اور دخترانِ ملت کی سرگرمیوں پر سخت نظر رکھیں، جو لوگ اور خواتین اور لڑکیاں ان قوانین کی خلاف ورزی کریں انکا سماجی بائیکاٹ کریں۔

(3) اسکول، کالج اور یونیورسٹی کا مروجہ آزادانہ مخلوط تعلیمی نظام مسلم لڑکیوں کے لئے سخت نقصان دہ ہے، ایسی جگہوں میں تعلیم کے ساتھ ساتھ بے حیا عشقِ مجازی دین بیزاری کا مزاج بھی پروان چڑھتا ہے، نامحرم بلکہ غیر مسلم لڑکے ہماری بیٹیوں کی عزت وغیرت اور شرم وحیا کا جنازہ نکال دیتے ہیں، قوم مسلم کے غیرت مند والدین اور دیگر سرپرستوں سے عاجزانہ درخواست ہے کہ اگر اپنی بیٹیوں کی عزت وآبرو اور جان وایمان کی حفاظت کرنی ہے تو ایسے حیا سوز ماحول سے حتی الامکان اپنی بیٹیوں کو دور رکھیں۔

(4) قوم مسلم کے مذہبی رہنما پیران کرام، علمائے کرام، اور خطباء ومقررین اپنے حلقہ ارادت ودعوت وتبلیغ میں مسلمانوں کے دلوں میں خوف خدا اور غیرت ایمانی اور مذہبی انقلاب پیدا کریں۔ تمام مسلم علاقوں کا دورہ کریں اور وہاں کے سماجی ومذہبی حالات کا جائزہ لیں اور ضرورت کے مطابق انکی بروقت رہنمائی کریں، غفلت میں سوئی ہوئی قوم کو بیدار کریں، ہر فرد ملت کو انکی خاندانی، سماجی اور مذہبی ذمے داری کا احساس دلائیں، خواتین ودختران ملت کی عمدہ تعلیم وتربیت کے لئے شرعی تقاضوں کے مطابق دینی وعصری تعلیمی ادارے کھولیں، اور قوم کی بیٹیوں کو غیر شرعی آزادانہ حیا سوز مخلوط ماحول سے بچائیں۔

(5) خواتین اور بیٹیوں کی عزت وآبرو صرف بیرون خانہ ہی نہیں اندرون خانہ اور گاؤں محلے میں بھی خطرے سے خالی نہیں، جتنے بھی غیر محرم مرد ہوتے ہیں ان سب سے خطرہ ہوتا ہے، لہذا اپنی خواتین اور بیٹیوں کو دور ونزدیک کے تمام غیر محارم مردوں کی قربت اور صحبت سے دور رکھیں۔ بچپن سے ہی اپنی بیٹیوں اور بہنوں کو پردے میں رکھیں، اور بے غیرت بن کر انکے شرم وحیا کا جنازہ نہ نکالیں۔
آج اگر مسلمان لڑکیاں خطرے میں ہیں تو اس کے ذمے دار خود مسلمان ہیں، مسلمانوں نے جیسا ماحول بنایا بیٹیوں کو جس طرح کی تعلیم وتربیت سے آراستہ کیا ویسا ہی انہیں پھل مل رہا ہے۔ اس لئے مسلمان اسلامی فکر اور شریعت مطہرہ کی روشنی میں اپنے اعمال وکردار کا منصفانہ جائزہ لیں، خود احتسابی اور مکافات عمل کے ذریعے ایک صالح، مثالی اور پرامن مسلم معاشرہ کے قیام کی بھرپور کوشش کریں۔ یاد رکھیں جس دن ہم مسلمان ایسا مثالی اسلامی معاشرہ قائم کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے اس دن ہمارا سب کچھ محفوظ ہو جائے گا۔

الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر

بقلم : فضيلة الشيخ مفتي محمد مبارك حسين الأزهري الأرشدي بريلي الشريفة اترابراديش الهند
رقم الهاتف والواتس أب: 919837134736+

الحمد لله والصّلاة والسّلام على رسول الله ﷺ

أما بعد :

فقد قال الله تعالى:(إِنَّ ٱللَّهَ يَأْمُرُ بِٱلْعَدْلِ وَٱلْإِحْسَٰنِ وَإِيتَآيِٕ ذِى ٱلْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ ٱلْفَحْشَآءِ وَٱلْمُنكَرِ وَٱلْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ﴾ [النحل ٩٠]

فلَمّا جاءَ أنَّ هَذا القُرْآنَ تِبْيانٌ لِكُلِّ شَيْءٍ، وهُدًى ورَحْمَةٌ وبُشْرى لِلْمُسْلِمِينَ، حَسُنَ التَّخَلُّصُ إلى تِبْيانِ أُصُولِ الهُدى فى التَّشْرِيعِ لِلدِّينِ الإسْلامِيِّ العائِدَةِ إلى الأمْرِ والنَّهْيِ، إذِ الشَّرِيعَةُ كُلُّها أمْرٌ ونَهْيٌ، والتَّقْوى مُنْحَصِرَةٌ فى الِامْتِثالِ والِاجْتِنابِ، فَهَذِهِ الآيَةُ اسْتِئْنافٌ لِبَيانِ كَوْنِ الكِتابِ تِبْيانًا لِكُلِّ شَيْءٍ، فَهى جامِعَةٌ أُصُولَ التَّشْرِيعِ.وافْتِتاحُ الجُمْلَةِ بِحَرْفِ التَّوْكِيدِ لِلِاهْتِمامِ بِشَأْنِ ما حَوَتْهُ، وتَصْدِيرُها بِاسْمِ الجَلالَةِ لِلتَّشْرِيفِ، وذِكْرُ (يَأْمُرُ) و(يَنْهى) دُونَ أنْ يُقالَ: اعْدِلُوا واجْتَنِبُوا الفَحْشاءَ، لِلتَّشْوِيقِ. ونَظِيرُهُ ماجاء فى الحَدِيثِ الذى رواه الامام مسلم فى صحيحه المسلم ،رقم الحديث :(۱۷۱۵)

إنَّ اللَّهَ يَرْضى لَكم ثَلاثًا ويَكْرَهُ لَكم ثَلاثًا

فلقد يُبيِّن النبى -صلى الله عليه وسلم - أنَّ اللهَ سبحانه وتعالى يَرضى لعبادِه ثلاثًا، ويَكره (وقيل: يَسخط) لهم ثلاثًا.

فيَرضى لهم: أن يَعبُدوه ولا يُشرِكوا به شيئًا، لا شِركًا أكبَر ولا شِركًا أصغَر. وأنْ يَعتصِموا بِحَبْلِ الله جميعًا ولا يَتفرَّقوا، وهو التمسُّكُ بكتابِه والاتِّباع له وعَدَمُ الاختِلافِ.

ويَكرَهُ لهم: قِيلَ وقالَ، وهو فُضولُ ما يَتحدَّث به المُجالِسون مِن قولِهم: قِيلَ كذا، وقالَ كذا؛ فإنَّ ذلك مِن دَواعِي الكَذِبِ وعدمِ التثبُّتِ واعتِقادِ غيرِ الحقِّ، ومِن أسبابِ وُقوعِ الفِتَنِ وتَنافُرِ القُلوبِ، ومِن الاشتِغالِ بالأُمورِ الضّارَّةِ عن الأُمورِ النّافِعة، وقَلَّ أن يَسْلَمَ أحدٌ مِن شيءٍ من ذلك. وكثرةَ السُّؤالِ لِلنّاسِ أموالَهم، أو المَسائِلَ العِلميَّة الَّتِي لا حاجَةَ إليها ولا تعنى الإنسانَ. وإضاعةَ المالِ، أي: إنفاقَه فيما لا يَحِلُّ والإسراف فيه، أو بِتَرْكِ حِفْظِه حتّى يَضِيعَ.

فى الحديثِ: إثباتُ الرِّضا لله عزَّ وجلَّ كما يَلِيقُ به.

وإثباتُ الكُرْهِ لله عزَّ وجلَّ كما يَلِيقُ به.وإثباتُ السَّخَطِ للهِ عزَّ وجلَّ كما يَلِيقُ به،والحثُّ على الجَماعةِ،

والأمرُ بلزومِها.وتَرْكُ الخَوْضِ فى أخبارِ النّاسِ وتَتبُّعِ أحوالِهم وحِكايَةِ أقوالِهم وأفعالِهم.والحثُّ على الحِفاظِ على المالِ وعدمِ الإسرافِ فيه.

والعَدْلُ:هو إعْطاءُ الحَقِّ إلى صاحِبِهِ، وهو الأصْلُ الجامِعُ لِلْحُقُوقِ الرّاجِعَةِ إلى الضَّرُورِيّ مِنَ الحُقُوقِ الذّاتِيَّةِ وحُقُوقِ المُعامَلاتِ، إذِ المُسْلِمُ مَأْمُورٌ بِالعَدْلِ فى ذاتِهِ،

قالَ تعالى:﴿وَأَنفِقُواْ فِي سَبِيلِ ٱللَّهِ وَلَا تُلۡقُواْ بِأَيۡدِيكُمۡ إِلَى ٱلتَّهۡلُكَةِ وَأَحۡسِنُوٓاْۚ إِنَّ ٱللَّهَ يُحِبُّ ٱلۡمُحۡسِنِينَ﴾ [البقرة ١٩٥] اى وأنفقوا المال فى طاعة الله تعالى من الجهاد وغيره، ولا تلقوا بأنفسكم إلى الهلاك، بأن تتركوا الجهاد والبذل فى سبيله، أو بأن تلقوا بأنفسكم فيما يكون سببًا لهلاككم، وأحسنوا فى عباداتكم ومعاملاتكم وأخلاقكم، إن الله يحب المحسنين فى كل شؤونهم، فيعظم لهم الثواب، ويوفقهم للرشاد.

ومَأْمُورٌ بِالعَدْلِ فى المُعامَلَةِ وهى مُعامَلَةٌ مَعَ خالِقِهِ: بِالِاعْتِرافِ لَهُ بِصِفاتِهِ وبِأداءِ حُقُوقِهِ، ومُعامَلَةٌ مَعَ المَخْلُوقاتِ: من أصُول المُعاشَرَةِ العائِلِيَّةِ والمُخالَطَةِ الِاجْتِماعِيَّةِ، وذَلِكَ فى الأقْوالِ والأفْعالِ،

قالَ تَعالى :﴿وَلَا تَقۡرَبُواْ مَالَ ٱلۡيَتِيمِ إِلَّا بِٱلَّتِي هِيَ أَحۡسَنُ حَتَّىٰ يَبۡلُغَ أَشُدَّهُۥۚ وَأَوۡفُواْ ٱلۡكَيۡلَ وَٱلۡمِيزَانَ بِٱلۡقِسۡطِۖ لَا نُكَلِّفُ نَفۡسًا إِلَّا وُسۡعَهَاۖ وَإِذَا قُلۡتُمۡ فَٱعۡدِلُواْ وَلَوۡ كَانَ ذَا قُرۡبَىٰۖ وَبِعَهۡدِ ٱللَّهِ أَوۡفُواْۚ ذَٰلِكُمۡ وَصَّىٰكُم بِهِۦ لَعَلَّكُمۡ تَذَكَّرُونَ﴾ [الأنعام ١٥٢]

فحرَّم الله عزوجل أن تتعرضوا لمال اليتيم - وهو الذى فقد أباه قبل البلوغ - إلا بما فيه صَلاح ونفع له وزيادة لماله حتى يبلغ ويُؤْنَس منه الرُّشد، وحَرَّم عليكم التَّطفيف فى الكيل والميزان، بل يجب عليكم العدل فى الأخذ والإعطاء فى البيع والشراء، لا نكلف نفسًا إلا طاقتها، فما لا يمكن الاحتراز منه من الزيادة أو النقصان فى المكاييل وغيرها لامؤاخذة فيه، وحَرَّم عليكم أن تقولوا غير الصواب فى خبر أو شهادة دون مُحاباة قريب أو صديق، وحَرَّم عليكم نَقْض عهد الله إن عاهدتم الله أو عاهدتم بالله، بل يجب عليكم الوفاء بذلك، ذلك المتقدم أمَرَكم الله به أمرًا مؤكدًا، رجاء أن تتذكروا عاقبة أمركم.

ومِن هَذا تَفَرَّعَتْ شُعَبُ نِظامِ المُعامَلاتِ الِاجْتِماعِيَّةِ مِن آدابٍ، وحُقُوقٍ، وأقْضِيَةٍ، وشَهاداتٍ، ومُعامَلَةٍ مَعَ الأُمَمِ، قالَ تَعالى ﴿ولا يَجْرِمَنَّكم شَنَآنُ قَوْمٍ على ألّا تَعْدِلُوا اعْدِلُوا هو أقْرَبُ لِلتَّقْوى﴾ [المائدة: ٨]

.ومَرْجِعُ تَفاصِيلِ العَدْلِ إلى أدِلَّةِ الشَّرِيعَةِ، فالعَدْلُ هُنا كَلِمَةٌ مُجْمَلَةٌ جامِعَةٌ. فَهى بِإجْمالِها مُناسِبَةٌ أحْوالَ المُسْلِمِينَ حِينَ كانُوا بِمَكَّةَ، فَيُصارُ فِيها إلى ما هو مُقَرَّرٌ بَيْنَ النّاسِ فى أُصُولِ الشَّرائِعِ وإلى ما رَسَمَتْهُ الشَّرِيعَةُ مِنَ البَيانِ فى مَواضِعِ الخَفاءِ، فَحُقُوقُ المُسْلِمِينَ بَعْضُهم عَلى بَعْضٍ مِنَ الأُخُوَّةِ والتَّناصُحِ قَدْ أصْبَحَتْ مِنَ العَدْلِ بِوَضْعِ الشَّرِيعَةِ الإسْلامِيَّةِ.وأمّا الإحْسانُ فَهو مُعامَلَةٌ بِالحُسْنى مِمَّنْ لا يَلْزَمُهُ إلى مَن هو أهْلُها، والحَسَنُ: ما كانَ مَحْبُوبًا عِنْدَ المُعامَلِ بِهِ، ولَمْ يَكُنْ لازِمًا لِفاعِلِهِ، وأعْلاهُ ما كانَ فى جانِبِ اللَّهِ

تَعالى مِمّا فَسَّرَهُ النَّبِي صلى الله عليه واله وسلم بِقَوْلِهِ

الإِحْسانُ أنْ تَعْبُدَ اللَّهَ كَأَنَّكَ تَراهُ فَإنْ لَمْ تَكُنْ تَراهُ فَإِنَّهُ يَراكَ:-ودُونَ ذَلِكَ التَّقَرُّبُ إلى اللّٰهِ بِالنَّوافِلِ، ثُمَّ الإحْسانُ فى المُعامَلَةِ فِيما زادَ عَلى العَدْلِ الواجِبِ، وهو يَدْخُلُ فى جَمِيعِ الأَقْوالِ والأَفْعالِ، ومَعَ سائِرِ الأَصْنافِ إلّا ما حَرَّمَ الإحْسانَ بِحُكْمِ الشَّرْعِ.ومِن أدْنى مَراتِبِ الإحْسانِ ما جاء فى الحَدِيثِ الذى رواه الامام مسلم (ت ۲۶۱)،رقم الحديث : ۲۲۴۵

عن أبي هريرة:أنَّ امْرَأَةً بَغِيًّا رَأَتْ كَلْبًا فى يَومٍ حارٍّ يُطِيفُ ببِئْرٍ، قدْ أدْلَعَ لِسانَهُ مِنَ العَطَشِ، فَنَزَعَتْ له بمُوقِها فَغُفِرَ لَها.غُفِرَلِامْرَأَةٍ مُومِسَةٍ، مَرَّتْ بكَلْبٍ على رَأْسِ رَكِيٍّ يَلْهَثُ، قالَ: كادَ يَقْتُلُهُ العَطَشُ، فَنَزَعَتْ خُفَّها، فأوْثَقَتْهُ بخِمارِها، فَنَزَعَتْ له مِنَ الماءِ، فَغُفِرَ لَها بذلكَ.(رواه البخارى (ت ۲۵۶)، صحيح البخارى ۳۳۲۱)

الرّاحِمونَ يَرحَمُهم الرَّحمنُ، حتّى لو كانتْ رحمَتُهم للحَيوانِ، فضْلًا عَن الإنسانِ، ولا يُوجَدُ ذَنْبٌ يَستعظِمُ على اللهِ سُبحانَه؛ فهو الغَفورُ الرَّحيمُ لمَن تاب وأناب.

وفى هذا الحَديثِ يُخبِرُ النَّبيُّ صلى الله عليه وسلم :-أنَّ اللهَ تعالى غَفَرَ لمُومِسةٍ -وهى المرأةُ الزّانيةُ المجاهِرةُ بالفُجورِ-؛ لأنَّها مَرَّت بكلْبٍ على رَأسِ رِكِيٍّ -أى: بِئرٍ- يَلهَثُ، فيُخرِجُ لِسانَه مِنَ العَطشِ يَكادُ يَموتُ منه، فنَزَعتْ هذه المرأةُ خُفَّها -والخُفُّ: ما يُلبَسُ فى الرِّجلَينِ مِن جِلدٍ رَقيقٍ- ورَبطَتْه بِغطاءِ رَأسِها، فأنْزَلَتْه فى البِئرِ حتّى وَصَلَ إلى الماءِ وامتلأَ، ثُمَّ جلَبَتْ به الماءَ مِنَ البِئرِ وسَقَتِ الكَلْبَ، فغفَرَ اللهُ لها بهذا الفِعلِ؛ لأَجْلِ رَحمتِها بالكَلبِ.

وفى الحديثِ: أنَّ الرِّفقَ والرَّحمةَ لا تَختصُّ بالإنسانِ، بلْ تَتَعدّاه إلى كُلِّ ما فيه رُوحٌ، وتلك مِن أَعظَمِ تَعاليمِ الإسلامِ الحَنيفِ.

وفيه:فضْلُ سَقْيِ الماءِ وكَونُه مِن أعظَمِ القُرُباتِ.وفيه: التَّنفيرُ مِن الإساءةِ إلى البَهائمِ والحَيوانِ.وفيه: أنَّ اللهَ تعالى يَتجاوَزُ عن الكَبيرةِ بالعمَلِ اليَسيرِ تفضُّلًا منه سُبحانَه.

وفِى الحَدِيثِ »إنَّ اللَّهَ كَتَبَ الإحْسانَ عَلى كُلِّ شَيْءٍ فَإذا قَتَلْتُمْ فَأحْسِنُوا القِتْلَةَ، وإذا ذَبَحْتُمْ فَأحْسَنُوا الذِّبْحَةَ «.ومِنَ الإحْسانِ أنْ يُجازِيَ المُحْسَنُ إلَيْهِ المُحْسِنَ عَلى إحْسانِهِ إذْ لَيْسَ الجَزاءُ بِواجِبٍ.فَإلى حَقِيقَةِ الإحْسانِ تَرْجِعُ أُصُولُ وفُرُوعُ آدابِ المُعاشَرَةِ كُلِّها فى العائِلَةِ والصُّحْبَةِ، والعَفْوُ عَنِ الحُقُوقِ الواجِبَةِ مِنَ الإحْسانِ لِقَوْلِهِ تَعالى ﴿والعافِينَ عَنِ النّاسِ واللَّهُ يُحِبُّ المُحْسِنِينَ﴾ [آل عمران: ۱۳۴]،

وفى سُورَةِ الأنْعامِ.وخَصَّ اللَّهُ بِالذِّكْرِ مِن جِنْسِ أنْواعِ العَدْلِ والإحْسانِ نَوْعًا مُهِمًّا يَكْثُرُ أنْ يَغْفُلَ النّاسُ عَنْهُ، ويَتَهاوَنُوا بِحَقِّهِ أوْ بِفَضْلِهِ، وهو إيتاءُ ذِى القُرْبى، فَقَدْ تَقَرَّرَ فى نُفُوسِ النّاسِ الِاعْتِناءُ بِاجْتِلابِ الأبْعَدِ واتِّقاءِ شَرِّهِ، كَما تَقَرَّرَ فى نُفُوسِهِمُ الغَفْلَةُ عَنِ القَرِيبِ والِاطْمِئْنانُ مِن جانِبِهِ، وتَعَوُّدُ التَّساهُلِ فى حُقُوقِهِ، ولِأجْلِ ذَلِكَ كَثُرَ أنْ يَأْخُذُوا أمْوالَ الأيْتامِ مِن مَوالِيهِمْ، قالَ تَعالى ﴿وآتُوا اليَتامى أمْوالَهُمْ﴾ [النساء: ۲]، وقالَ ﴿وآتِ ذا القُرْبى حَقَّهُ﴾ [الإسراء: ۲۶]، ولِأجْلِ ذَلِكَ صَرَفُوا مُعْظَمَ إحْسانِهِم إلى

الأبْعَدِينَ، لِاجْتِلابِ المَحْمَدَةِ، وحُسْنِ الذِّكْرِ بَيْنَ النّاسِ، ولَمْ يَزَلْ هَذا الخُلُقُ مُتَفَشِّيًا فى النّاسِ حَتّى فى الإسْلامِ إلى الآنِ، ولا يَكْتَرِثُونَ بِالأقْرَبِينَ.وقَدْ كانُوا فى الجاهِلِيَّةِ يَقْصِدُونَ بِوَصايا أمْوالِهِمْ أصْحابَهم مِن وُجُوهِ القَوْمِ، ولِذَلِكَ قالَ تَعالى ﴿كُتِبَ عَلَيْكم إذا حَضَرَ أحَدَكُمُ المَوْتُ إنْ تَرَكَ خَيْرًا الوَصِيَّةُ لِلْوالِدَيْنِ والأقْرَبِينَ﴾ [البقرة: ١٨٠]، فَخَصَّ اللَّهُ بِالذِّكْرِ مِن بَيْنِ جِنْسِ العَدْلِ، وجِنْسِ الإحْسانِ إيتاءَ المالِ إلى ذِي القُرْبى، تَنْبِيهًا لِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَئِذٍ بِأنَّ القَرِيبَ أحَقُّ بِالإنْصافِ من غَيْرِهِ، وأحَقُّ بِالإحْسانِ من غَيْرِهِ؛ لِأنَّهُ مَحَلُّ الغَفْلَةِ، ولِأنَّ مَصْلَحَتَهُ أجْدى مِن مَصْلَحَةِ أنْواعٍ كَثِيرَةٍ. وهَذا راجِعٌ إلى تَقْوِيمِ نِظامِ

العائِلَةِ والقَبِيلَةِ تَهْيِئَةً بِنُفُوسِ النّاسِ إلى أحْكامِ المَوارِيثِ الَّتِي شُرِعَتْ فِيما بَعْدُ.وعَطْفُ الخاصِّ عَلى العامِّ؛ اهْتِمامًا بِهِ كَثِيرٌ فى الكَلامِ. فَإيتاءُ ذِي القُرْبى ذُو حُكْمَيْنِ: وُجُوبٌ لِبَعْضِهِ، وفَضِيلَةٌ لِبَعْضِهِ، وذَلِكَ قَبْلَ فَرْضِ الوَصِيَّةِ، ثُمَّ فَرْضِ المَوارِيثِ.وذُو القُرْبى: هو صاحِبُ القَرابَةِ، أيْ مِنَ المُؤْتِي، وقَدْ تَقَدَّمَ عِنْدَ قَوْلِهِ تَعالى ﴿وإذا قُلْتُمْ فاعْدِلُوا ولَوْ كانَ ذا قُرْبى﴾ [الأنعام: ١٥٢] فى سُورَةِ الأنْعامِ.والإيتاءُ: الإعْطاءُ، والمُرادُ: إعْطاءُ المالِ، قالَ تَعالى ﴿قالَ أتُمِدُّونَنِي بِمالٍ فَما آتانِيَ اللَّهُ خَيْرٌ مِمّا آتاكُمْ﴾ [النمل: ٣٦]، وقالَ ﴿وآتى المالَ عَلى حُبِّهِ﴾ [البقرة: ١٧٧] .ونَهى اللَّهُ عَنِ الفَحْشاءِ، والمُنْكَرِ، والبَغْيِ، وهى أُصُولُ المَفاسِدِ.فَأمّا الفَحْشاءُ: فاسْمٌ جامِعٌ لِكُلِّ عَمَلٍ أوْ قَوْلٍ تَسْتَفْظِعُهُ النُّفُوسُ لِفَسادِهِ مِنَ الآثامِ الَّتِي تُفْسِدُ نَفْسَ المَرْءِ

مِنِ اعْتِقادٍ باطِلٍ، أوْ عَمَلٍ مُفْسِدٍ لِلْخَلْقِ، والَّتِي تَضُرُّ بِأفْرادِ النّاسِ، بِحَيْثُ تُلْقِي فِيهِمُ الفَسادَ مِن قَتْلٍ أوْ سَرِقَةٍ أوْ قَذْفٍ أوْ غَصْبِ مالٍ، أوْ تَضُرُّ بِحالِ المُجْتَمَعِ وتُدْخِلُ عَلَيْهِ الِاضْطِرابَ مِن حِرابَةٍ أوْ زِنًى أوْ تَقامُرٍ أوْ شُرْبِ خَمْرٍ، فَدَخَلَ فى الفَحْشاءِ كُلُّ ما يُوجِبُ اخْتِلالَ المُناسِبِ الضَّرُورِيِّ، وقَدْ سَمّاها اللَّهُ الفَواحِشَ، ﴿إنَّما يَأْمُرُكم بِالسُّوءِ والفَحْشاءِ﴾ [البقرة: ١٦٩] فى سُورَةِ البَقَرَةِ، وقَوْلُهُ ﴿قُلْ إنَّما حَرَّمَ رَبِّيَ الفَواحِشَ﴾ [الأعراف: ٣٣] فى سُورَةِ الأعْرافِ وهى مَكِّيَّةٌ.وأمّا المُنْكَرُ: فَهو ما تَسْتَنْكِرُهُ النُّفُوسُ المُعْتَدِلَةُ، وتَكْرَهُهُ الشَّرِيعَةُ مِن فِعْلٍ أوْ قَوْلٍ، قالَ تَعالى ﴿وإنَّهم لَيَقُولُونَ مُنْكَرًا مِنَ القَوْلِ وزُورًا﴾ [المجادلة: ٢]، وقالَ ﴿وتَأْتُونَ فى نادِيكُمُ المُنْكَرَ﴾ [العنكبوت: ٢٩]، والِاسْتِنْكارُ مَراتِبُ، مِنها مَرْتَبَةُ الحَرامِ، ومِنها مَرْتَبَةُ المَكْرُوهِ، فَإنَّهُ مَنهِيٌّ عَنْهُ، وشَمِلَ المُنْكَرُ كُلَّ ما يُفْضِي إلى الإخْلالِ بِالمُناسِبِ الحاجِيِّ، وكَذَلِكَ ما يُعَطِّلُ المُناسِبَ التَّحْسِينِيَّ بِدُونِ ما يُفْضِي مِنهُ إلى ضُرٍّ.وخَصَّ اللَّهُ بِالذِّكْرِ نَوْعًا مِنَ الفَحْشاءِ والمُنْكَرِ، وهو البَغْيُ؛ اهْتِمامًا بِالنَّهْيِ عَنْهُ، وسَدًّا لِذَرِيعَةِ وُقُوعِهِ؛ لِأنَّ النُّفُوسَ تَنْساقُ إلَيْهِ بِدافِعِ الغَضَبِ، وتَغْفُلُ عَمّا يَشْمَلُهُ مِنَ النَّهْيِ مِن عُمُومِ الفَحْشاءِ بِسَبَبِ فُشُوِّهِ بَيْنَ النّاسِ، وذَلِكَ أنَّ العَرَبَ كانُوا أهْلَ بَأْسٍ وشَجاعَةٍ وإباءٍ، فَكانُوا يَكْثُرُ فِيهِمُ البَغْيُ عَلى الغَيْرِ إذا لَقِيَ المُعْجَبُ بِنَفْسِهِ مِن أحَدٍ شَيْئًا يَكْرَهُهُ، أوْ مُعامَلَةً يَعُدُّها هَضِيمَةً وتَقْصِيرًا فى تَعْظِيمِهِ، وبِذَلِكَ كانَ يَخْتَلِطُ عَلى مُرِيدِ البَغْيِ حُسْنُ الذَّبِّ عَمّا يُسَمِّيهِ الشَّرَفَ، وقُبْحُ مُجاوَزَةِ حَدِّ الجَزاءِ.فالبَغْيُ: هو الِاعْتِداءُ فى المُعامَلَةِ، إمّا بِدُونِ مُقابَلَةِ ذَنْبٍ كالغارَةِ الَّتِي كانَتْ وسِيلَةَ كَسْبٍ فى الجاهِلِيَّةِ، وإمّا بِمُجاوَزَةِ الحَدِّ فى مُقابَلَةِ الذَّنْبِ كالإفْراطِ فى المُؤاخَذَةِ، ولِذا قالَ تَعالى ﴿فَمَنِ اعْتَدى عَلَيْكم فاعْتَدُوا عَلَيْهِ بِمِثْلِ ما اعْتَدى عَلَيْكم واتَّقُوا اللَّهَ﴾ [البقرة: ١٩٤]، وقالَ ﴿ذَلِكَ

ومَن عاقَبَ بِمِثْلِ ما عُوقِبَ بِهِ ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ لَيَنْصُرَنَّهُ اللَّهُ﴾ [الحج: ٦٠]،
فَهَذِهِ الآيَةُ جَمَعَتْ أُصُولَ الشَّرِيعَةِ فى الأمْرِ بِثَلاثَةٍ، والنَّهْيِ عَنْ ثَلاثَةٍ، بَلْ فِى الأمْرِ بِشَيْئَيْنِ وتَكْمِلَةٍ، والنَّهْيِ عَنْ شَيْئَيْنِ وتَكْمِلَةٍ.رَوى أحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: أنَّ هَذِهِ كانَتِ السَّبَبَ فى تَمَكُّنِ الإيمانِ مِن عُثْمانَ بْنِ مَظْعُونٍ، فَإنَّها لَمّا نَزَلَتْ كانَ عُثْمانُ بْنُ مَظْعُونٍ بِجانِبِ رَسُولِ اللَّهِ -صلى الله عليه وأله وسلم -. وكانَ حَدِيثَ الإسْلامِ، وكانَ إسْلامُهُ حَياءً مِنَ النَّبِي -صلى الله عليه وأله وسلم- وقَرَأها النَّبِيءُ عَلَيْهِ، قالَ عُثْمانُ: فَذَلِكَ حِينَ اسْتَقَرَّ الإيمانُ فى قَلْبِي،
وعَنْ عُثْمانَ بْنِ أبِي العاصِ: » كُنْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ -صلى الله عليه وأله وسلم-
وعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ: أنَّ هَذِهِ الآيَةَ أجْمَعُ آيَةٍ فى القُرْآنِ.
وفِي السِّيرَةِ الحَلَبِيَّةِ أنَّ الشَّيْخَ عِزَّ الدِّينِ بْنَ عَبْدِ السَّلامِ ألَّفَ كِتابًا سَمّاهُ (الشَّجَرَةَ) بَيَّنَ فِيهِ أنَّ هَذِهِ الآيَةَ اشْتَمَلَتْ عَلى جَمِيعِ الأحْكامِ الشَّرْعِيَّةِ فى سائِرِ الأبْوابِ الفِقْهِيَّةِ، وسَمّاهُ السُّبْكِيُّ فى الطَّبَقاتِ (شَجَرَةَ المَعارِفِ) .وجُمْلَةُ يَعِظُكم فى مَوْضِعِ الحالِ مِنِ اسْمِ الجَلالَةِ.والوَعْظُ: كَلامٌ يُقْصَدُ مِنهُ إبْعادُ المُخاطَبِ بِهِ عَنِ الفَسادِ وتَحْرِيضُهُ عَلى الصَّلاحِ، وتَقَدَّمَ عِنْدَ قَوْلِهِ تَعالى ﴿فَأعْرِضْ عَنْهم وعِظْهُمْ﴾ [النساء: ٦٣] فى سُورَةِ النِّساءِ.والخِطابُ لِلْمُسْلِمِينَ؛ لِأنَّ المَوْعِظَةَ مِن شَأْنِ مَن هو مُحْتاجٌ لِلْكَمالِ النَّفْسانِيِّ، ولِذَلِكَ قارَنَها بِالرَّجاءِ بِـ ﴿لَعَلَّكم تَذَكَّرُونَ﴾ .والتَّذَكُّرُ: مُراجَعَةُ المُنْشِيءِ المَغْفُولِ عَنْهُ، أيْ رَجاءَ أنْ تَتَذَكَّرُوا، أيْ تَتَذَكَّرُوا بِهَذِهِ المَوْعِظَةِ ما اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ؛ فَإنَّها جامِعَةٌ باقِيَةٌ فِى نُفُوسِكم.
وقال الله تعالى: ﴿وَلۡتَكُن مِّنكُمۡ أُمَّةٞ يَدۡعُونَ إِلَى ٱلۡخَيۡرِ وَيَأۡمُرُونَ بِٱلۡمَعۡرُوفِ وَيَنۡهَوۡنَ عَنِ ٱلۡمُنكَرِۚ وَأُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلۡمُفۡلِحُونَ (ال عمران : ١٠٣)
وفى الآيَةِ دَلِيلٌ عَلى وُجُوبِ الأمْرِ بِالمَعْرُوفِ والنَّهْيِ عَنِ المُنْكَرِ، ووُجُوبُهُ ثابِتٌ بِالكِتابِ والسُّنَّةِ وهو مِن أعْظَمِ واجِباتِ الشَّرِيعَةِ المُطَهَّرَةِ، وأصْلٌ عَظِيمٌ مِن أُصُولِها، ورُكْنٌ مُشَيَّدٌ مِن أرْكانِها، وبِهِ يَكْمُلُ نِظامُها ويَرْتَفِعُ سَنامُها.وقَوْلُهُ: ﴿يَأْمُرُونَ بِالمَعْرُوفِ ويَنْهَوْنَ عَنِ المُنْكَرِ﴾ مِن بابِ عَطْفِ الخاصِّ عَلى العامِّ، إظْهارًا لِشَرَفِهِما، وأنَّهُما الفَرْدانِ الكامِلانِ مِنَ الخَيْرِ الَّذِى أمَرَ اللَّهُ عِبادَهُ بِالدُّعاءِ إلَيْهِ، كَما قِيلَ فى عَطْفِ جِبْرِيلَ ومِيكائِيلَ عَلى المَلائِكَةِ، وحَذْفِ مُتَعَلِّقِ الأفْعالِ الثَّلاثَةِ؛ أيْ: يَدْعُونَ ويَأْمُرُونَ ويَنْهَوْنَ لِقَصْدِ التَّعْمِيمِ؛ أيْ: كُلُّ مَن وقَعَ مِنهُ سَبَبٌ يَقْتَضِى ذَلِكَ، والإشارَةُ فى قَوْلِهِ: وأُولَئِكَ تَرْجِعُ إلى الأُمَّةِ بِاعْتِبارِ اتِّصافِها بِما ذُكِرَ بَعْدَها ﴿هُمُ المُفْلِحُونَ﴾ أيِ المُخْتَصُّونَ بِالفَلاحِ، وتَعْرِيفُ المُفْلِحِينَ لِلْعَهْدِ أوْ لِلْحَقِيقَةِ الَّتِى يَعْرِفُها كُلُّ أحَدٍ.
:قَالَ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم " مَا مِنْ ذنبٍ أَجْدَرُ أَنْ يُعَجِّلَ لِصَاحِبِهِ الْعُقُوبَةَ فِي الدُّنْيَا مَعَ مَا يُدَّخَرُ لَهُ فِي الآخِرَةِ مِنَ الْبَغْيِ وَقَطِيعَةِ الرَّحِم ".
ولقد استفدت كثيرا من المعلومات أثناء كتابة هذا المقال القيم الذى يتعلق بموضوع :(الأمر بالمعروف والنهى عن المنكر)

فلقد اتفق علماء الأمة على القول بوجوب الأمر بالمعروف والنهى عن المنكر فيما أثر عنهم من الأقوال مستدلين على ذلك بالكتاب والسنة، ومن ذلك على السبيل المثال ما يلى:-

قال ابن حزم: اتفقت الأمة كلها على وجوب الأمر بالمعروف والنهى عن المنكر بلا خلاف من أحد منهم.

كما قمت بسرده فى المقال فمن الواضح أن الله يأمر عباده بالعدل بأن يؤدى العبد حقوق الله وحقوق العباد، وألا يفضّل أحدًا على أحد فى الحكم إلا بحق يوجب ذلك التفضيل، ويأمر بالإحسان بأن يتفضل العبد بما لا يلزمه كالإنفاق تطوعًا والعفو عن الظالم، ويأمر بإعطاء الأقرباء ما يحتاجون إليه، وينهى عن كل ما قبح، قولًا كفحش القول، أو فعلًا كالزنى، وينهى عما ينكره الشرع، وهو كل المعاصى، وينهى عن الظلم والتكبر على الناس، يعظكم الله بما أمركم به، ونهاكم عنه فى هذه الآية رجاء أن تعتبروا بما وعظكم به.

وتذكر أن خيرية هذه الأمة المسلمة أتت من الأمر بالمعروف والنهى عن المنكر، والإيمان بالله، ﴿كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِٱلْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ ٱلْمُنكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِٱللَّهِ﴾، والإنصاف فى الحكم على المجموعات والأفراد مأمور به فى الشرع، ﴿ وَلَوْ ءَامَنَ أَهْلُ ٱلْكِتَٰبِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُم ۚ مِّنْهُمُ ٱلْمُؤْمِنُونَ وَأَكْثَرُهُمُ ٱلْفَٰسِقُونَ﴾

إذا بدأ القتال بان ضعف العدو، ﴿لَن يَضُرُّوكُمْ إِلَّآ أَذًى ۖ وَإِن يُقَٰتِلُوكُمْ يُوَلُّوكُمُ ٱلْأَدْبَارَ ثُمَّ لَا يُنصَرُونَ﴾مر اليوم بمعروف، أو انهَ عن منكر، ﴿كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِٱلْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ ٱلْمُنكَرِ﴾

تذكر معصية أنت متساهل بها، وابتعد عنها لكى لا تقع فى الذلة والمسكنة ﴿ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ ٱلذِّلَّةُ أَيْنَ مَا ثُقِفُوٓاْ إِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ ٱللَّهِ وَحَبْلٍ مِّنَ ٱلنَّاسِ وَبَآءُو بِغَضَبٍ مِّنَ ٱللَّهِ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ ٱلْمَسْكَنَةُ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانُواْ يَكْفُرُونَ بِـَٔايَٰتِ ٱللَّهِ وَيَقْتُلُونَ ٱلْأَنۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۚ ذَٰلِكَ بِمَا عَصَواْ وَّكَانُواْ يَعْتَدُونَ﴾ أرسل رسالة تحذر فيها من أذية العلماء والصالحين؛ فهم ورثة الانبياء، ﴿ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ ٱلذِّلَّةُ أَيْنَ مَا ثُقِفُوٓاْ إِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ ٱللَّهِ وَحَبْلٍ مِّنَ ٱلنَّاسِ وَبَآءُو بِغَضَبٍ مِّنَ ٱللَّهِ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ ٱلْمَسْكَنَةُ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانُواْ يَكْفُرُونَ بِـَٔايَٰتِ ٱللَّهِ وَيَقْتُلُونَ ٱلْأَنۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۚ ذَٰلِكَ بِمَا عَصَواْ وَّكَانُواْ يَعْتَدُونَ﴾

واختم كلامى راجياً من الله تعالى بأن يرزقنا علم الكتاب والسنة والتمسك بمنهجه -صلى الله عليه وآله و صحبه وسلم- مادمنا من الأحياء وأن يتقبل منا صالح الأعمال وأن يجعلنا من الفائزين فى الدارين بجاه سيد الأنبياء والمرسلين صلى الله عليه وعلى آله وصحبه واتباعه أجمعين إلى يوم الدين !

تریپورہ کے فسادات کے سد باب میں حکومت کا رول

فسادات روکنے میں تریپورہ اور بھارت کی موجودہ حکومت کی ناکامی

(از قلم:- قاضی مشتاق احمد رضوی نظامی کرناٹک (9916767092)

تریپورہ میں لگاتار دو ہفتوں تک فسادات ہوتے رہے ہیں۔ غریب مسلمانوں پر ظلم وستم کے بادل گرائے گئے ہیں۔ اگر اس کا مکمل طور پر جائزہ لیا جائے تو اس میں کسی کی طرف سے کوئی دورائے نہیں رہیگی کہ حکومت اور وہاں کی پولیس پرا ساشن فساد پر قابو پانے اور مسلمانوں پر ہوئے مظالم کو روکنے میں مکمل ناکام ہو چکی تھی۔ اگر بالتفصیل تریپورہ کے مظلوم مسلمانوں کی داستان قلمبند کی جائے تو مکمل ایک ضخیم کتاب کی شکل میں لکھا جا سکتا ہے۔ جیسے جیسے تریپورہ کے مسلمانوں پر ہونے والے مظالم کی خبریں سوشیل میڈیا کے ذریعے عام ہوتی گئیں ویسے ویسے ملک کے مسلمانوں کے غم وغصے میں اضافہ ہوتا گیا ادھر سوشیل میڈیا میں تحریری طور احتجاجات شروع ہو گئے راقم نے 23 ستمبر 2021 کو ''آہ تریپورہ کے مسلمان'' نامی پوسٹ بنا کر ملک بھر کے مسلمانوں تک پہونچانے کی کوشش کی جس کو پڑھنے کے بعد مزید لوگوں نے اپنے اپنے طور پر تحریریں لکھنا شروع کیں ''رضا اکیڈمی'' کی جانب سے بھی روزانہ اردو اخبارات میں احتجاجی طور پر پیغامات نشر ہونا شروع ہو گئے۔

دیکھتے ہی دیکھتے جماعت رضائے مصطفے بریلی شریف سے جناب سلمان حسن خان رضوی نائب قومی صدر نے تریپورہ کی حکومت اور پولیس پرا ساشن کی مذمت کرتے ہوئے یہ اعلان کیا کہ اگر تریپورہ کے مسلمانوں پر ہونے والے مظالم کو فوری طور پر روکا نہیں گیا تو ملک بھر میں احتجاجات کئے جائینگے ادھر ممبئ کی سرزمین سے اسیر مفتی آعظم جناب سعید نوری صاحب نے ''رضا اکیڈمی ممبئ'' سے مذمتی بیانات جاری کرنا شروع کر دئے اور ملک گیر پیمانے پر 12 نومبر کو رضا کارانہ طور پر اپنے اپنے کاروباروں کو دکانوں کو بند کرنے کا اعلان بھی جاری کر دیا۔ اس طرح سارے ملک میں جماعت رضائے مصطفے بریلی شریف اور رضا اکیڈمی ممبئ کے ان اعلانات کا اتنا اثر ہوا کہ ملک بھر میں لوگوں نے اپنے اپنے طور پر احتجاجی جلوس اور جلسے کر کے حکومت کو متنبہ کرتے گئے اور صدر مملکت کو میمورینڈم روانہ کرنا شروع کر دئے۔ جس کا یہ اثر ہوا کہ تریپورہ کی حکومت کے کان کھڑے ہو گئے اور وہاں مسلمانوں کو ایک حد تلک راحت ملنی شروع ہو گئ۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ تریپورہ اور بھارت کی موجودہ حکومت تریپورہ کے فساد میں مسلمانوں پر ہونے والے مظالم کو روکنے۔ مساجد کو جلانے۔ غریب مسلمانوں کے گھروں اور دوکانوں میں آگ لگانے۔ غریب مسلمانوں کے ٹھیلے گاڑیوں کی توڑ پھوڑ۔ مدارس میں گھس کر قرآن مقدس کو جلانے۔ اور اس طرح کے بے شمار مظالم کو روکنے میں مکمل ناکام ہو چکی تھی۔ بلکہ سوشیل میڈیا کے ذریعے یہ بھی بتایا جا رہا ہے تریپورہ کے جس شہر میں مسلمانوں کے خلاف ''وشوا ہندو پریشد'' کے بینر تلے چند دہشت گرد گنڈوں نے چار سے پانچ ہزار لوگوں پر مشتمل جلوس نکالا اور اس جلوس میں اسلام اور پیغمبرِ اسلام کے خلاف نعرے لگائے۔ اور اسی جلوس میں ان بھگوا داری گنڈوں نے اپنے ساتھ جے۔ سی۔ پی۔ بلڈوجر کو ساتھ لیکر آئے تا کہ جہاں موقعہ ملے وہاں مساجد اور دکانوں اور مکانوں کو گرایا جائے۔

اس اندوہ ناک خبر کو اسی ملک بھارت کے چند ہندو جو امن پسند ہیں ان لوگوں نے بھی ایک ویڈیو کلپ بنا کر یہ بتا رہے ہیں کہ اُس جلوس میں خود پولیس والوں نے بھگوا داری لباس میں ملبوس ہو کر اسلام اور پیغمبرِ اسلام کے خلاف نعرے لگائے جس کی کئی ایک ویڈیو

کلپس سوشیل میڈیا پر وائیرل ہوچکی ہیں۔اس ویڈیو میں پیغمبرِ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف لگائے گئے نعرے صاف صاف سنائی دے رہے ہیں اور پولیس پر اساشن خاموش تماشائی بنے دکھائی دے رہی ہے معلوم ہونا چاہیئے کہ جہاں کہیں بھی کسی بھی طرح کے احتجاجی جلوس نکالے جاتے ہیں اس کی پرمیشن پولیس پراساشن سے ہی لی جاتی ہے۔اور پولیس ہی کی نگرانی میں اس طرح کے ریلیاں نکالی جاتی ہیں جب وی، ایچ، پی، کے بھگوادھاری گنڈے اپنے اُس ریلی میں اسلام اور پیغمبرِ اسلام کے خلاف نازیبا کلمات پر منحصر نعرے لگارہے تھے تو اسی وقت پولیس پراساشن کو چاہیئے تھا کہ وہ اُن کو روکتے۔اور ساتھ میں جے۔سی۔پی۔ بلڈوجر کو لیکر جو چل رہے تھے اس کو بھی ساتھ لیجانے سے روکتے۔مگراُس ریلی میں دیکھا جاسکتا ہے کہ پولیس کے سامنے رہتے ہوئے بھی وہ لوگ مسلمانوں کے خلاف اور اسلام اور پیغمبرِ اسلام کے خلاف نعرے لگائے۔جس سے لگ رہا ہے کہ یہ دہشتگرد بھگواداری گنڈے پولیس کے ساتھ ملکر فساد کرنے کی پوری تیاری کرکے ہی نکل چکے ہیں۔ بلکہ پولیس کی خاموشی اور اُن کے رویہ کو دیکھ کر بھی یہی لگ رہا ہے کہ یہ خود کھڑے ہوکر ان دہشتگرد بھگواداری گنڈوں اور مسلمانوں کے مابین فساد کروانا چاہتے ہیں۔بتایا جاتا ہے کہ اسی کے بعد ہی وہ وی۔ایچ۔پی۔ کے بھگوادری گنڈے مساجد میں گھس کر قرآن مقدس کو جلایا۔توڑ پھوڑ کی۔مساجد کے اندر رہنے والوں کو مارا پیٹا۔مساجد میں آگ لگائی۔مسلمانوں کے گھروں میں گھُس کر مارا پیٹا دوکانوں میں آگ لگائی اور اس میں حیرانی اور تعجب کی بات یہ ہے کہ یہ سارے کام پولیس کی موجودگی میں کئے جارہے ہیں۔

سوشیل میڈیا کے رپورٹس کے مطابق 16 مساجد کو مکمل جلاکر مہندم کرنے کی کوشش کی گئی۔ جسمیں تین مساجد کو بلڈوجر چلواکر مکمل زمیں بوس کردیا گیا۔انہیں خبروں کو پاکر دہلی سے تحریک فروغِ اسلام کے علماء وعمائدین کا چاررکنی وفد تریپورہ کے اُن علاقوں کا جائزہ لینے گیا تو وہاں کی پولیس انہیں گرفتار کرکے اپنی کسٹڈی میں رکھا اُن پر ایف۔آئی۔آر۔ درج کرکے وہاں کے کورٹ مجسٹریٹ کے سامنے پیش کیا۔

۴ نومبر کو راقم نے اس وفد کی گرفتاری کی خبر سن کر تریپورہ پانی ساگر ضلع کے یس۔پی۔سیوک بے سے تقریباً 10 منٹ بات کی اس وفد کے گرفتاری کی وجہ پوچھی تو انہوں بتایا کہ جس جگہ میں کسی صحافی یا کسی تنظیم وتحریک کے وفد کو جانے کے لئے حکومت نے منع کیا تھا۔یہ لوگ اسی جگہ پر جانے کی ضد کررہے تھے۔اور اس کے ساتھ ساتھ یہ اپنے فیس بک اور سوشیل میڈیا کا استعمال کرکے فوٹو اور ویڈیوس وائرل کرنے کی بھی کوشش کررہے تھے۔اس سے روکنا ہمارا مقصد تھا کیونکہ۔حکومت کا ہمیں یہی آرڈر تھا۔ کیونکہ ہم حکومت ملازم ہیں ہمیں حکومت جس طرح سے گائڈ کرتی ہے ہمیں اسی کے مطابق کام کرنا پڑتا ہے ہم نے اُن تمام ممنوعہ جگھوں پر جانے سے منع اس لئے بھی کررہے تھے کہ فساد ہوکر ابھی حالات سدھرے نہیں تھے ان کو دیکھ کر بھیڑ جمع ہوجاتی تو پھر کچھ شرپسندوں کی بھیڑ بھی جمع ہوجاتی جس سے حالات مزید بگڑنے کا اندیشہ تھا اسی وجہ سے ہم نے ان کو بار بار منع کرتے رہے کہ آپ وہاں نہ جائیں۔

مزید پانی ساگر کے یس پی سیویک بے نے ہمیں یہ بھی بتایا کہ ہم انہیں جس وقت اپنی کسٹڈی میں لیا تھا تو ہم نے انہیں ایک نوٹس دیکر فوراً اُن سب کو واپس دہلی جانے کو کہا۔کہ آپ یہ ہماری طرف سے نوٹس لے لیں اور نوٹس لیکر آپ لوگ یہاں سے چلے جائیں اور اگر آپ لوگ نوٹس نہیں لینگے تو ہمیں مجبوراً آپ سب کو گرفتار کرتے ہوئے 'ایف آئی آر' درج کرکے کورٹ مجسٹریٹ کے سامنے پیش کرنا پڑیگا۔

اگر آپ لوگ نوٹس لیکر چلے جائینگے تو ہم کوئی ایف۔آئی۔آر۔وغیرہ درج نہیں کرینگے اور نہ آپ کو ہم اپنی حراست میں رکھینگے مگر

اس وفد نے ہماری ایک نہ مانی وہ بضد رہکر یہ کہے رہے تھے ہمیں جیل بھیجنا ہے بھیج دو مگر ہم آپ سے نوٹس قبول نہیں کرینگے جب ان لوگوں نے ہم سے نوٹس لینے سے صاف صاف انکار کیا تو ہمیں مجبوراً ان پر یف۔آئی۔آر۔ درج کر کے دوسرے دن کورٹ مجسٹریٹ کے سامنے پیش کرنا پڑا اس پر ہم نے اُس یس۔پی۔سیو یک بے کو بتایا کہ یہ جو وفد اور وفد کے بانی قمر غنی عثمانی تر یپورہ کو آئے ہیں وہ ایک سنجیدہ انسان ہیں۔اُن کے یہاں آنے کا مقصد صرف اور صرف یہ ہے کہ وہ فساد متاثرین کی مدد کر سکیں۔اور جس کسی کا بھی اس فساد میں نقصان ہوا ہے اسکی مدد کریں۔ چاہے مسلمانوں کا نقصان ہوا ہو یا ہندووں کا۔ وہ لوگ تو صرف اس لئے آئے ہیں کہ جس کو بھی ریلیف پہنچانا ہو وہ برائے راست ان تک پہنچائی جا سکے۔ یہ لوگ کوئی فسادی نہیں ہیں اور نہ ہی یہ لوگ اس قسم کے ہیں۔ان سارے لوگوں کا ریکارڈ ہے کہ یہ لوگ ہمیشہ ظلم کے خلاف آواز اُٹھاتے رہے ہیں اور ان حضرات کے اطلاعات کا ہم یہاں انتظار کر رہے ہیں۔ اِن حضرات کے ذریعے سے تر یپورہ کے صحیح حالات کا ہمیں پتہ چلتے ہی ہم لوگ خود بھی ریلیف لیکر آئینگے یا انہیں لوگوں کے ذریعے تر یپورہ کے فساد زدگان کو ریلیف پہنچائینگے نیز ہم نے یہ بھی کہا کہ آپ اپنے ضلع پر اساشن کے ایک ذمہ دار شخص ہیں حکومت کے ایک اہم عہدے پر آپ فائز ہیں آپ اپنے طور پر انسانیت کے ناتے جو بھی اس وفد کی مدد کر سکتے ہیں کریں۔ آپ اپنا ” ایکسٹر آرڈ نری پاور Extraordinary power استعمال کر کے انہیں کسی طرح کی تکلیف نہ ہو اس کا خیال رکھیں۔ چونکہ اُن سے ہماری بات ہو نہیں پا رہی ہے ان سب کے موبائل بھی ضبط کر لئے گئے ہیں۔اس لئے آپ سے ہی ہم ریکویسٹ کر رہے ہیں۔ کہ حتی الامکان اُنکا خیال رکھا جائے اور ہم نے یہ بھی کہا اگر چہ ان لوگوں کے ساتھ وہاں کوئی زیادتی ہوئی یا ان کے ساتھ کسی بھی طرح کا ظلم ہوا تو یہاں دہلی۔ ممبئی۔ یو پی۔کرناٹک۔مہاراشٹرا وغیرہ میں احتجاجات شروع ہو جائینگے تو انہوں نے کہا آپ فکر نہ کریں ہم بھی انسان ہیں اور سامنے والوں کو ہم پہچانتے ہیں وہ جناب ایک اچھے انسان لگ رہے ہیں جب انکے نماز کا وقت ہوا ہم نے ان کو کل نماز پڑھنے کا یہاں اہتمام کر کے دیا ہے جب کہ پولیس اسٹیشن وغیرہ میں یہ سب نہیں ہوتا مگر ہم نے انسانیت کے تقاضوں کا خیال کرتے ہوئے ہم نے ان کے ساتھ اچھا ہی سلوک کئے ہیں۔اور بھی ہم سے جو کچھ ہو سکے گا وہ ہم ضرور کرینگے۔

اس طرح اس وفد پر یف۔آئی۔آر۔ درج کر کے کورٹ پہنچایا گیا ورٹ مجیسٹر یٹ نے اُنہیں 4 نومبر سے 8 نومبر تک کے لئے پولیس کسٹڈی میں رکھنے کا آرڈر سنایا پولیس والوں نے مجسٹریٹ کے آرڈر کے مطابق اُنہیں جیل میں رکھا 8 نومبر کو اُن مظلومین کی دوبارہ سیشن کورٹ میں پیشی ہوئی۔ پہلی بار ضمانت کی عرضی پیش کی گئی۔ضمانت کی عرضی کو خارج کر دیا گیا۔دوبارہ 18 نومبر کو کورٹ میں پیشی ہوئی اس بار بھی اُن کی جانب سے پیش کی گئی ضمانت کی عرضی کو یہ کہکر خارج کر دیا گیا کہ یہ بڑے بااثر لوگ ہیں باہر جائینگے تو یہ ہوگا وہ ہوگا کہکر دوبارہ انہیں کچھ دنوں کے لئے جیل بھیج دیا گیا اسکے بعد دہلی سے سپریم کورٹ کے مشہور وکیل جناب محمود پراچھا صاحب نے تیسری بار کورٹ میں ضمانت کی عرضی داخل کی اور اپیل کی کہ اس مظلوم وفد کی ضمانت کی عرضی پر سنوائی ہو تو اس تیسرے بار کی عرضی پر کورٹ میں سماعت ہوئی اِس وفد کے خلاف جرم ثابت کرنے کے لئے پولیس والوں کے پاس کوئی ٹھوس ثبوت نہیں تھے تو کورٹ نے ضمانت کی عرضی قبول کرتے ہوئے انہیں ضمانت پر رہائی کا آرڈر دیا اسی طرح سے اُن تر یپورہ کے مظلوم مسلمانوں کی خیر خواہی کرنے اور امداد پہونچانے کے لئے ادارہ شرعیہ پٹنہ سے مولانا غلام رسول بلیاوی صاحب بھی پہنچے مگر ان کے ساتھ وہاں کے پر اساشن نے کوئی ایسا معاملہ نہیں کیا جس سے کسی طرح کا سوال اٹھایا جاتا۔

ان کے علاوہ بھی دوسرے مکاتبِ فکر کے لوگ اپنے ساتھ سپریم کورٹ کے وکلاء کو لیکر گئے اُن لوگوں نے بھی فساد زدہ علاقوں کا

دورہ کیا ان کے ساتھ بھی اس طرح کا کوئی معاملہ پیش نہیں آیا اس کے علاوہ سننے میں یہ بھی آیا ہے کہ تریپورہ کے اُن فسادات کا جائزہ لینے سپریم کورٹ دہلی سے گئے چند وکلاء جو وفد کی شکل میں گئے تھے وہاں کی حکومت نے ان پر یو۔اے۔پی۔اے۔ کے قانون کو لاگو کرنے کی دھمکی دی ہے اب اس تبصرے سے پتہ یہ چلتا ہے فسادات کے بعد جو بھی وفد وہاں گئے ہیں تو ان کے ساتھ تریپورہ کی حکومت اور پراساشن کی جانب سے کہیں زیادتی ہوئی ہے تو کہیں اُن کے ساتھ اچھے سلوک بھی کئے گئے ہیں اور کہیں کہیں ان کو حکومت کی جانب سے دھمکیاں بھی ملی ہیں مگر اس کے باوجود اِس سچائی کو کوئی ٹھکرا نہیں سکتا کہ جس وقت وی۔ ایچ۔ پی۔ کے دہشتگرد بھگوا داری گنڈوں نے مسلمانوں کے خلاف ریلی نکالی اور اس ریلی میں اسلام اور پیغمبرِ اسلام کے خلاف نازیبا نعرے لگے۔ ساتھ میں جے۔ سی۔ پی۔ بلڈوجر لیکر گئے۔ مساجد گرائے۔ مدرسوں میں گھس کر قرآن جلایا۔ غریب مسلمانوں کے دوکان جلائے۔ انہیں بے دردی سے مارا پیٹا تو ان حالات میں تریپورہ کی موجودہ حکومت اور وہاں کی پولیس پراساشن مسلمان اور مسلمانوں کی عبادت گاہوں پر ہونے والے ان تمام ظلم وستم کو روکنے میں مکمل طور پر ناکام رہی اس حوالے سے دہلی سپریم کورٹ کے وکلاء کا بھی ایک وفد وکیل احتشام ہاشمی کی قیادت میں تریپورہ پہنچا ہوا تھا۔ اس وفد نے بھی تمام فساد زدہ علاقوں کا دورا کیا۔ اور اس دورے میں جو کچھ انہوں نے اپنا آنکھوں دیکھا حال بیان کیا ہے اور ان کے بیانات سے جو کچھ حقیقت پر مبنی باتوں کا انکشاف ظاہر ہو کر سامنے آیا ہے وہ تمام باتیں بھی قابلِ غور ہیں اس کو سننے دیکھنے کے بعد اور بھی یقین سے کہا جا سکتا ہے کہ واقعی تریپورہ اور بھارت کی موجودہ حکومت تریپورہ کے مسلمانوں پر ہوئے ان تمام مظالم کو روکنے اور مسلمانوں کے عبادتگاہوں کی حفاظت کرنے میں ناکام رہی۔

دہلی سے گئے سپریم کورٹ کے وکلاء کی ٹیم کا یہ کھلم کھلا دعوی رہا کہ تریپورہ کے دنگوں کو لیکر پولیس نے کیوں جھوٹ بولا؟ Fact Findingteam یکٹ فائنڈنگ ٹیم نے تریپورہ کے شہر اگرتالہ میں ایک پریس کانفرنس کر کے یہ بھی کھلے عام دعوی کیا ہے کہ بھگوا داری گنڈے اور دنگائیوں نے پولیس کے سامنے انکی موجودگی ہی میں مسجدیں جلائی! جتنے مظالم تریپورہ کے مسلمانوں پر ڈھائے گئے ہیں وہ سب پولیس اور حکومتی پراساشن کے سامنے ہی ڈھائے گئے ہیں۔ اور ابھی تلک ان دنگائیوں کی گرفتاری کی خبر ملی ہے نہ کسی فساد مچانے اور مسجدوں کو جلانے والوں کے خلاف یف۔ آئی۔ آر۔ درج ہونے کی خبر اس کے باوجود پولیس سفید جھوٹ بول رہی ہے کہ کہیں ایک بھی مسجد جلائی نہیں گئی۔ اب اس وکلاء کے وفد کا وہ سارا بیان جو اگرتالہ تریپورہ میں پریس کانفرنس کرتے ہوئے سپریم کورٹ کے وکیل احتشام ہاشمی نے دیا ہے۔ میں یہاں خوفِ طوالت کے بنا پر اس بیان کو مکمل طور پر تحریر کر نہیں سکتا۔ اس کو اگر قارئین خود دیکھنا اور سننا چاہتے ہیں تو یوٹوب پر جا کر خود دیکھ سکتے ہیں اور سن بھی سکتے ہیں۔

تأثرات

آسمانِ صحافت پر "ماہنامہ ارشدیہ" کا طلوع

رشحاتِ قلم: آلِ نبی پاک ﷺ، اولادِ علی پاک فخرُ السّادات، خلیفہ مجاز حضور مُفسرِ اعظم پاکستان وخلیفہ مجاز بریلی شریف، مُجاہد تحریکِ ختمِ نبوّت، حضرت علامہ پیر سیّد صابر حسین شاہ بخاری قادری مدظلہ العالی (سرپرستِ اعلیٰ ادارہ فروغ افکارِ رضا وسرپرستِ اعلیٰ ماہنامہ الخاتم انٹرنیشنل وختم نبوّت اکیڈمی) برھان شریف ضلع اٹک پنجاب پاکستان

۞۞۞۞۞۞۞۞۞۞۞۞۞۞۞۞۞۞۞۞۞۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ اجمعین

الحمدللہ علی احسانہ، پاک وہند اور بنگلہ دیش میں اہل سنّت میدانِ صحافت میں روز افزوں ترقی پر ہیں۔ ہمارے دیکھتے ہی دیکھتے آسمان کے مطلع صحافت پر ہمارے کئی رسائل وجرائد طلوع ہُوئے ہیں۔ ان ہی رسائل وجرائد میں ایک "ماہنامہ ارشدیہ" بھی فردوسِ نظر ہُوا ہے، جو صفر المظفر 1443ھ/ستمبر، اکتوبر 2021ء پر مشتمل ہے۔ ماشاءاللہ صوروی اور معنوی ہر لحاظ سے یہ شمارہ جاذبِ نظر، دل کش اور پُرکشش ہے، ماہنامہ ارشدیہ کے بانی وسرپرست اعلیٰ (حضور ارشدِ ملّت، ارشدُ العلمآء والمشائخ) **مولانا ابُوالبرکات محمد ارشد سُبحانی مُجددی نقشبندی اُویسی رضوی المعروف سرکار پیر سُبحانی لجپال زید مجدہٗ** ہیں، اس کے مُدیرِ اعلیٰ منظورُ العلماء والمشائخ مولانا مُفتی منظور احمد یار علوی ارشدی زید مجدہٗ ہیں، اس کی مجلسِ مشاورت اور مجلس تحقیقات میں اہل سنّت کے مشاہیر صاحبانِ علم وقلم کے اسمائے گرامی جگمگاتے ہُوئے نظر آتے ہیں، "ماہنامہ ارشدیہ" نے خانقاہ اجمیر مُعلّی، مارہرہ مُطہرہ، بریلی شریف اور کچھوچھہ مُقدسہ کے زیر سایہ اپنا صحافتی سفر شروع کیا ہے۔ ماشاءاللہ یہ روش بہت خوب اور قابلِ تقلید ہے، مُفسرِ اعظم مُصنّف تصانیفِ کثیرہ فیضِ ملّت علامہ مُفتی محمد فیض احمد اُویسی رضوی (مُحدثِ بہاولپوری) رحمۃ اللہ علیہ کی عنایت اور مُحبُّ العلماء والمشائخ مولانا ابُوالوفا نور محمّد بھوروی مُجددی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ (والد ماجد حضور ارشد ملّت قبلہ) کی نظرِ التفات سے جاری وساری ہے۔ ماشاءاللہ اس کی ترتیب وتہذیب اور حُسنِ ترتیب بھی بہت اعلیٰ ہے۔ اس میں ضروریات کے پیشِ نظر درسِ قرآن، درسِ حدیث، درسِ فقہ، درسِ تصوّف، درسِ عملیات، ردّ قادیانیت، درسِ طِب اور اختیاری مضامین میں سے رضویات کے حوالے سے گراں قدر مقالات ومضامین شامل ہیں۔ الُمختصر اگر نہایت کامیابی وکامرانی سے "ماہنامہ ارشدیہ" جاری وساری رہا تو ان شاءاللہ سُنّی صحافت میں یہ بہت جلد اپنا مقام بنالے گا۔

اللہ تعالیٰ اسے حاسدین کے حسد سے اور شیاطین کے شر سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے محفوظ و مامون فرمائے اور اس کے بانی و سرپرستِ اعلیٰ، اراکین مجلسِ مشاورت وتحقیقات کے علم وعمل میں مزید جولانیاں اور روانیاں عطا فرمائے اور ہم سب کو اس سے مُستفیض ہونے کی توفیق رفیق عطا فرمائے۔

آمین ثُمّ آمین یا ربَّ العالمین بجاہ سیّد المرسلین خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وازواجہ وذریتہ واولیاء امّتہ وعلما ملّتہ اجمعین ۞۞۞

تأثراتِ جمیل

ازقلم: خلیفہ حضور ارشد ملّت شیخُ الحدیث والتفسیر مُحدث جلیل، حضرت علامہ الشّاہ مُفتی ابُوالحمزہ محمّد سلمان رضا خان الجامعی الأزہری ارشدی مدظلہ العالی (اُستاذ الحدیث جامعہ اسلامیہ روناہی ضلع فیض آباد یوپی ہند

۞۞۞۞۞۞۞۞۞۞۞۞۞۞۞۞۞۞۞۞۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی وسلم علی حبیبہ الکریم ﷺ

امّابعد: واٹس ایپ کے ذریعے "ماہنامہ ارشدیہ" موصول ہُوا۔ ٹائٹل پیج پر "اَلصّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیکَ یَا رَسُولَ اللہِ (صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم) اور اس کے نیچے "یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاًللّٰہ عزوجل" دیکھ کر محسوس ہوگیا کہ یہ رسالہ عشق ومحبّت کا جام پلانے والا ثابت ہوگا۔ "مجلس مشاورت" میں ملک وبیرون ملک کے اصحابِ قرطاس وقلم کی شمولیت ماہنامے کی اہمیّت ومعنویّت کو اُجاگر کرنے کیلئے کافی ہے۔ اور سونے پر سہاگے کا کام "مجلس برائے تحقیقات" نے کیا ہے۔ "مجلسِ ارادت" کی طویل فہرست کے ساتھ "اعزازی مجلسِ ارادت" نے اس کی معنویت وافادیت کے حسن کو دوبالا کر دیا ہے۔

مسلک اہل سنّت کا ترجمان اور مسلکِ رضویّت کا نقیب وپاسبان "ماہنامہ ارشدیہ" شمارہ: ربیع الاوّل 1443ھ/ اکتوبر نومبر 2021ء پیشِ نظر ہے۔ اس کے **بانی وسرپرست اعلی ارشدُ العلماء والمشائخ حضرت مولانا پیر ابُوالبرکات محمّد ارشد سُبحانی مُجددی، نقشبندی، اُویسی، رضوی، قادری مدظلہ النّورانی** ہیں۔ اور **مُدیر اعلی حضرت مولانا مُفتی منظور احمد یار علوی (ارشدی) ممبئی** اور **نائب مُدیر اعلی حضرت مولانا اسلام الدین احمد انجم فیضی ارشدی صاحبان** ہیں۔

"ماہنامہ ارشدیہ" گونا گوں خوبیوں سے آراستہ وپیراستہ ہے جس سے اس کے ذمہ داران کی عرق ریزی، جاں فشانی اور محنت شاقہ کا اندازہ ہوتا ہے۔ درسِ قرآن، درسِ حدیث، درسِ فقہ کے ساتھ درسِ تصوّف کو خاص اہمیّت دی گئی ہے۔ جو یقیناً عصرِ حاضر کا پُرزور تقاضا ہے! کیونکہ موجودہ معاشرہ جن مخرب اخلاق آلائشوں اور بے عملی کی غلاظتوں سے آلودہ ہے۔ ان کی اصلاح اور طہارت "تصوّف قدیم" کے بغیر مُمکن نہیں نظر آتا ہے۔ تصوّف کو وصفِ قدیم سے اس لئے مُتّصف کر دیا ہے۔ تاکہ تصوّف جدید سے احتراز ہوجائے۔ جس کے پیر وکار طریقت کو شریعت سے جُدا تسلیم کرتے ہیں۔ اور اپنے آپ کو "اہل باطن" گمان کر کے خود کو شرعی احکام سے باز رکھتے ہیں۔ اور علماء کرام کو "اہلِ ظاہر" کہہ کر ان کی تضحیک اور استہزاء کو کارثواب گردانتے ہیں۔ کسی زمانہ میں پیری مُریدی کا نظام جب کہ "تصوّف قدیم" شریعت وطریقت کے حَسین سنگم سے عبارت ہے، جس کے حاملین خال خال نظر آتے ہیں۔

"ماہنامہ ارشدیہ" کے مشمولات اگرچہ مجموعی طور پر لائقِ تحسین آفرین ہیں۔ مگر مقالہ نگار، مُرتبین اور ایڈیٹر حضرات کی خدمات میں چند گزارشات ہیں۔ اُمید کہ بار خاطر نہ ہُوں گے۔

{1} - مقالہ اور مضمون تحقیقی، علمی اور ادبی اوصاف وصفات کا حامل ہو۔

{2}-مقالہ میں وارد قرآنی آیات، احادیث مُبارکہ و دیگر نصوص و اقتباسات کا حوالہ جدید طرز میں دیا جائے۔

{3}-عربی عبارت کو عربی رسم الخط سے مُزیّن کرکے حوالہ قرطاس کیا جائے۔

{4}-احادیث مُبارکہ کو حوالہ حتّی المقدور اصلی ماخذ و مرجع سے دینے کا التزام کیا جائے۔

{5}-درسِ قرآن، درسِ حدیث، درسِ سیرت وغیرہ کو موضوعات کے تحت نئے اسلوب زبان میں قلم بند کیا جائے۔

"درسِ عملیات" کے ضمن میں جو اعمال بیان کئے گئے ہیں۔ان کی خُوبی یہ ہے کہ وہ کسی نہ کسی نماز کے بعد پڑھنے ہیں۔اس طرح مذکورہ اعمال کو اپنانے والا نماز کی جانب بھی مُتوجّہ ہوگا۔ ورنہ بعض عاملین ایسے ہوتے ہیں۔ جو صرف سبز باغ دکھانے کا کام کرتے ہیں۔ عملیات میں "ستارہ" کا کتنا عمل دخل ہے؟ یہ تو ماہر عاملین ہی بتا سکتے ہیں۔تاہم اتنا ضرور عرض کروں گا کہ بعض کتابوں میں "فال" کے کالم میں انسانوں کی تقدیر کو لکھا گیا ہے۔کہ اگر کسی کا ستارہ "مریخ" ہے تو اس کی زندگی ایسے گزرے گی اور اس کی موت فلاں عمر میں ہوگی۔ مشرق کی جانب سفر کرنا مفید ہوگا وغیرہ وغیرہ۔اس کو دیکھ کر ضعیفُ الایمان مسلمان یہ اعتقاد کر بیٹھتا ہے کہ میرے بارے میں جو فال نکلا ہے وہی درست ہے اور اسی کے مطابق ہوتا ہے۔حالانکہ ایسا کچھ نہیں ہے۔وہ صرف اور صرف ظن و تخمین ہے۔

اس لئے میرا ناقص مشورہ یہ ہے کہ اس طرح کی معلومات "ماہنامہ ارشدیہ" کے ذریعے فراہم نہ کرائی جائے۔ بلکہ اس کی جگہ قرآن پاک اور احادیث شریفہ سے ماخوذ عملیات سپرد قرطاس کی جائیں۔ جو قاری کے دل و دماغ میں خوفِ خداوندی، خشیّت ربّانی اور آخرت کی یاد کو راسخ کردیں۔تاکہ وہ حیاتِ سرمدی کی تیاریوں میں مصروف ہوجائے۔

"درسِ طب" میں جو باتیں حوالہ قرطاس کی گئی ہیں۔ان کو زیادہ سے زیادہ عوام تک پہنچانے کی جدوجہد کی جائے۔اور ہمارے سماج اور معاشرے کو جو مہلک مشروبات تباہ و برباد کررہے ہیں ان کے تئیں سماج میں بَیداری پیدا کی جائے۔ کیوں کہ نوجوانوں کا ایک بڑا طبقہ اس دلدل میں بُری طرح گرفتار ہو چکا ہے۔

"میلادِ مصطفی (ﷺ) قبل ولادت مُصطفٰی (صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم) اس عنوان کے تحت مضمون نگار نے اچھی کوشش کی ہے۔مگر طویل تمہید کے باعث اصل مضمون کالعدم ہو گیا ہے۔

مجموعی طور سے "ماہنامہ ارشدیہ" قابلِ ستائش ہے- دُعا ہے کہ یہ رسالہ روز افزوں ترقی کرے۔اور اُمّت مُسلمہ کی دینی، ملّی، روحانی، جسمانی اور سماجی رہنمائی میں کردار ادا کرے۔اس کے جُملہ عہدداران، ممبران اور معاونین بالخصوص مُدیر اعلی سدا بہار رہیں۔ دُنیا و آخرت میں سرخرو و شادکام رہیں۔دل آزاری کیلئے معذرت خواہ ہُوں۔اُمید کہ عفو درگزر سے کام لیں گے۔

تأثرات

ماہنامہ ارشدیہ میری نظر میں

ازقلم: خلیفہ حضور ارشد ملّت، شہزادہ نسیمِ ملّت، مُحقق اَہلسنّت حضرت علامہ الشّاہ ڈاکٹر محمّد طاہرُ القادری کلیم فیضی ارشدی مدظلہ العالی، سجادہ نشین درگاہ حضور نسیمِ ملّت نوراللہ تعالیٰ مرقدہٗ، نگرانِ اعلیٰ ماہنامہ فیضُ الرّسول جدید خانقاہ براؤں شریف، سربراہ ادارہ انوارُ الاسلام سکندر پور ضلع بستی یوپی انڈیا

۞ ۞

خلیفہ اعظم فیض یافتگان خلفائے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا، عاشق غوثُ الورٰی، شمسُ الطریقہ، بدرُ الشریعہ، ارشدُ العلمآء والمشائخ، اسیر تحفّظِ ناموسِ رسالتِ، ارشد ملّت حضرت مولینا پیر ابُوالبرکات محمّد ارشد سُبحانی نوری مُجد دی نقشبندی اُویسی اشرفی رضوی قادری، المعروف پیر سُبحانی لجپال مدظلہ النُّو رانی کی سرپرستی میں نکلنے والا حسین وجاذب قلب ونظر جریدہ" ماہنامہ ارشدیہ" اپنے خدوخال ہی نہیں بلکہ مضامین ومواد کے اعتبار سے بھی لائقِ صد تعریف وتوصیف ہے جس کا ہر شُمارہ حسن وتزئین سے بھی مُرصع اور خُوب سے خُوب تر ہوتا ہے اور اداریہ سے لے کر صفحہ آخر تک علمی ومعلوماتی مضامین کا گُلدستہ ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ" ماہنامہ ارشدیہ" اپنے شاندار وجود کے ساتھ تھوڑے ہی عرصے میں ارباب علم ودانش وصاحبانِ فکر ونظر کے قُلوب واَذہان میں گھر کر چکا ہے- جسے بزرگوں کا فیضان اور خلیفہء اجل واعظم حضور ارشد ملّت مدظلہ الاقدس کی عنایت کہا جائے گا-

"ماہنامہ ارشدیہ" کا پورا عملہ اس کو بہتر سے بہتر بنانے اور سجانے سنوارنے میں بڑی دلچسپی سے کام لیتا ہے اور پچھلے شماروں سے کہیں زیادہ آنے والے شمارے کو اچھا بنانے کے لئے ہمہ دم کوشاں وسرگرداں رہتا ہے فقیر پوری ٹیم کو مُخلصانہ مُبارکباد پیش کرتا ہے اللہ تعالیٰ دن بدن رسالے کو عروج وترقی سے نوازے اور اس میں کام کرنے والوں کو بھاری جزا عطا فرمائے- آمین ثُمّ آمین۔ ۞ ۞

تأثرات

ازقلم:-خلیفہ حضور ارشد ملّت، غازی اسلام، شیخ طریقت، رہبر راہِ شریعت حضرت علامہ پیر محمّد رمضان حیدر فردوسی ارشدی قادری مدظلہ العالی سجادہ نشین خانقاہ فردوسیہ جونکا شریف، ضلع صاحب گنج جھارکھنڈ (انڈیا)

۞ ۞

الحمدللہ ربّ العٰلمین؛ اس دور میں یک ماہی، دوماہی یا پھر سہ ماہی رسالہ یا جریدہ کا پابندی کے ساتھ نکالنا اگرچہ پرنٹ نہ ہو صرف پی ڈی ایف میں ہو جیسا کہ مذکورہ ماہنامہ (ارشدیہ) ہے بڑی بات ہے اس کے لیے تمام ذمہ داران اور مُحرّرین قابلِ تحسین اور لائقِ مُبارکباد ہیں۔ آپ (حضور ارشد ملّت حضرت پیر ابُوالبرکات محمّد ارشد سُبحانی مدظلہ النُّورانی) کی سرپرستی میں نکلنے والا ماہنامہ پابندی سے نکل رہا ہے کئی شمارے کو سرسری دیکھنے، پڑھنے کا شرف حاصل ہُوا ہے۔ الحمدللہ آپ کی محنتیں رنگ لا رہی ہیں۔ مضامین معیاری اور تزئین عمدہ ترین ہوتی ہے۔ اللہ کرے یہ ماہنامہ مقبول عام وخاص ہو اور اصلاح عقائد واعمال نیز ازدیادِ علم ومعرفت کا سبب بھی بنے۔

آمین ثُمّ آمین یا ربّ العٰلمین بجاہ النّبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ بارك وسلم -

حضور ارشد ملت (کلام برصنعت توشیع)

شیخ المشائخ حضرت علامہ پیر ابوالبرکات محمد ارشد سبحانی قادری اویسی مدظلہ النورانی

(از قلم: مفتئ اعظم امریکہ حضور ابوالشعراء علامہ سید اولاد رسول قدسی مصباحی (نیو یارک امریکہ)

حفیظ حق شریعت ہیں ارشد ملت	ح	حصول دیں کی ضمانت ہیں ارشد ملت
ضمیر ان سے ہے بیدار قوم و ملت کا	ض	ضیائے بزم ہدایت ہیں ارشد ملت
وفور عشق شہنشاہِ دوجہاں ہے گواہ	و	وقار قصر سعادت ہیں ارشد ملت
رضا کے مسلک حق کے ہیں داعئ ذیشاں	ر	ربیعِ باغ امامت ہیں ارشد ملت
اصولِ شرعِ مبیں کے ہیں پاسدار و امین	ا	امانِ قلب سلامت ہیں ارشد ملت
رموزِ خُلق و وفا سے ہیں آشنا ایسے	ر	رفیقِ اہل ضرورت ہیں ارشد ملت
شفیق ایسے کہ قرباں ہیں اپنے، بیگانے	ش	شریک درد و مصیبت ہیں ارشد ملت
دروس حق ملا کرتے ہیں ان کی محفل سے	د	درستِ سمت نصیحت ہیں ارشد ملت
مقیم ہیں وہ دلوں میں تمام عاشق کے	م	منیر ذوق نفاست ہیں ارشد ملت
لرزتا جاتا ہے ناپاک باطلوں کا مشن	ل	لوائے حق و صداقت ہیں ارشد ملت
تعلقات ہیں ان کے بلندیوں سے بحال	ت	تمیز قدسیؔ رفعت ہیں ارشد ملت

(از قلم: غلام غوث اجملی پورنوی صدر المدرسین دار العلوم محمدیہ رحمانیہ قادریہ مقام بلہا پوسٹ پنڈول ضلع مدھوبنی بہار

حبیبِ اہلِ محبت ہیں ارشد ملت	ح	حکیمِ دردومصیبت ہیں ارشد ملت
ضعیف ان سے ہیں بازوئے دشمن اسلام	ض	ضرور حامئ ملت ہیں ارشد ملت
وجود ان سے ہی پایا ہے اس رسالے نے	و	وزیر ملک صحافت ہیں ارشد ملت
رمیز راہ طریقت رفیق علم و ادب	ر	رقیمِ عشق و محبت ہیں ارشد ملت
امیر راہ شریعت امین شرم و حیا	ا	انوکھے پیر طریقت ہیں ارشد ملت
رسائی ان کی ہے سرکار فیض ملت تک	ر	رضائے خالق خلقت ہیں ارشد ملت
شبانہ روز زباں پر ہے ان کی نعت نبی	ش	شعاعِ نعت رسالت ہیں ارشد ملت
دیار ارشدی روشن ہے ان کی طلعت سے	د	دقیق وقت کی حاجت ہیں ارشد ملت
ملال کیوں ہو مجھے حالت کشیدہ کا	م	معین وقت ضرورت ہیں ارشد ملت
لحاظ اکبر و اصغر کا خوب کرتے ہیں	ل	لطیف صاحب سیرت ہیں ارشد ملت
تم اجملی نہ کرو خوف کفر و باطل کا	ت	تمہاری طاقت و قوت ہیں ارشد ملت

قارئین کرام سے ایک اہم گزارش

بحکم سرپرست اعلی ماہنامہ ہذا،حضور ارشد ملت حضرت علامہ الشاہ پیر ابو البرکات محمد ارشد سبحانی مدظلہ النورانی۔

قارئین کرام! ماشاءاللہ بڑی مسرت اور خوشی کی بات ہیکہ ماہنامہ ارشدیہ نے سال مکمل کرلیا ہے اور اب جلد دو،شمارہ نمبر نو (ماہ جمادی الاولیٰ کا شمارہ) دیدہ زیب سرورق اور معلوماتی مضامین کے ساتھ آپکے مطالعہ کی میز پر ہے۔اس ماہنامہ میں حالات حاضرہ اور آپ کی ضروریات کے پیش نظر مضامین ومشمولات کو جگہ دی گئی ہے۔گزشتہ شمارہ سے آپ حضرات کی ملی تاثرات نے ہمارے حوصلے مزید بلند کردیے،آپکی دلچسپی اور پذیرائی لائق تحسین وصد مبارک باد ہے امید قوی ہے کہ آئندہ بھی آپ اپنے مفید ونیک مشوروں سے ہمیں نوازتے رہیں گے۔

مجلس ادارہ تحقیقات کی پوری کوشش ہوتی ہے کہ ماہنامہ کو ہر طرح کی کمیوں اور خامیوں سے پاک وصاف رکھا جائے پھر بھی بتقاضائے بشریت کہیں کوئی کمی وبیشی نظر آئے تو آپ اپنی خوش اخلاقی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ادارہ کو مندرجہ ذیل واٹسپ نمبر پر مطلع فرمائیں ہم آپ کے ممنون ومشکور ہوں گے۔ماہنامہ کے لیے منتخب عناوین کے تحت ارباب لوح وقلم وارباب شعر وسخن جو بھی معیاری وتحقیقی لائق وفائق مضامین وکلام ادارہ کو پیش کرتے ہیں کوشش یہی رہتی ہے کہ انہیں شائع کی جائیں لیکن طوالت کا خوف ہمیں مجبور کردیتا ہے اس لیے جن کے مضامین وکلام شامل رسالہ نہ ہو پائیں انہیں آزردہ خاطر ہونے کی ضرورت نہیں ادارہ آپ کے ہر معیاری مضامین وکلام کو محفوظ رکھتا ہے اگر وہ ادارہ تحقیقات کی کسوٹی پر کھرا اترا تو ان شاءاللہ آئندہ ماہ اسے ضرور شامل کیا جائے گا۔اسلامی ماہ وسال کو ملحوظ رکھتے ہوئے علمی ادبی تحقیقی ومعیاری مضامین جو مختصر مگر جامع ہو ہمیں ارسال کریں ماہنامہ کو اس سے زینت بخشی جائے گی۔اور ہم آپکے ممنون ومشکور ہوں گے۔

اخیر میں آپ سے یہی التماس ہیکہ اس ماہنامہ کو زیادہ سے زیادہ خواندہ حضرات تک پہنچائیں امید قوی ہیکہ اس کے مطالعہ سے آپ کے ذہن وفکر اور قلب وجگر روشن منور ومعطر ہو جائیں گے۔ایک خاص بات عرض کررہا ہوں کہ درس طب، ودرس عملیات کے کالم میں روحانی وطبی علاج کی ضرورت محسوس ہو تو اپنے سوالات مندرجہ ذیل واٹسپ نمبر پر ارسال کریں ان شاءاللہ اس فن کے ماہرین آپ کی پریشانیوں کا حل پیش فرمائیں گے اسی طرح دینی وفقہی سوالات کے لیے ہمارے مفتیان کرام آپ کے سوالات کے جوابات قران وحدیث کی روشنی میں عطا فرمائیں گے۔دعا گو ہوں کہ اللہ عزوجل آپ کے ذوق مطالعہ میں وسعتیں،حصول علم دین میں رفعتیں،علم وعمل میں برکتیں عظمتیں عطا فرمائے۔

نوٹ: مضامین وکلام اور مفید مشورے ارسال کرنے کے لیے ذیل میں ماہنامہ کا ای میل آئی ڈی،واٹسپ نمبر پیش ہے ان نمبروں میں سے کسی پر بھی مضمون ارسال کرسکتے ہیں یا ہم سے فون پر رابطہ کریں۔arshadiaofficial@gmail.com

العارض:- بندہ عاصی خاکسار محمد نظام الدین مصباحی نوری ارشدی اویسی خادم التدریس-مدرسہ بدر العلوم برہی دربھنگہ (بہار) معاون مدیر ماہنامہ ھذا-رابطہ نمبر {9199979191}

* نائب مدیر اعلیٰ:-ادیب شہیر نجم الاسلام حضرت علامہ الحاج الشاہ اسلام الدین احمد انجم فیضی ارشدی

رابطہ نمبر [9792016141]

* مدیر مسؤل:-نازش قرطاس وقلم حضرت علامہ محمد عارف رضا نوری نعیمی ارشدی مرادابادی مدیر مسؤل ماہنامہ ھذا -

رابطہ نمبر [7483747462/8191927658]

*مشیر اعلیٰ:-نازش شعر وسخن حضرت علامہ غلام غوث اجملی ارشدی بائسی پورنیہ (بہار) رابطہ نمبر [8057787636]